Digitized By eGangotri

خیابانِ کشمیر

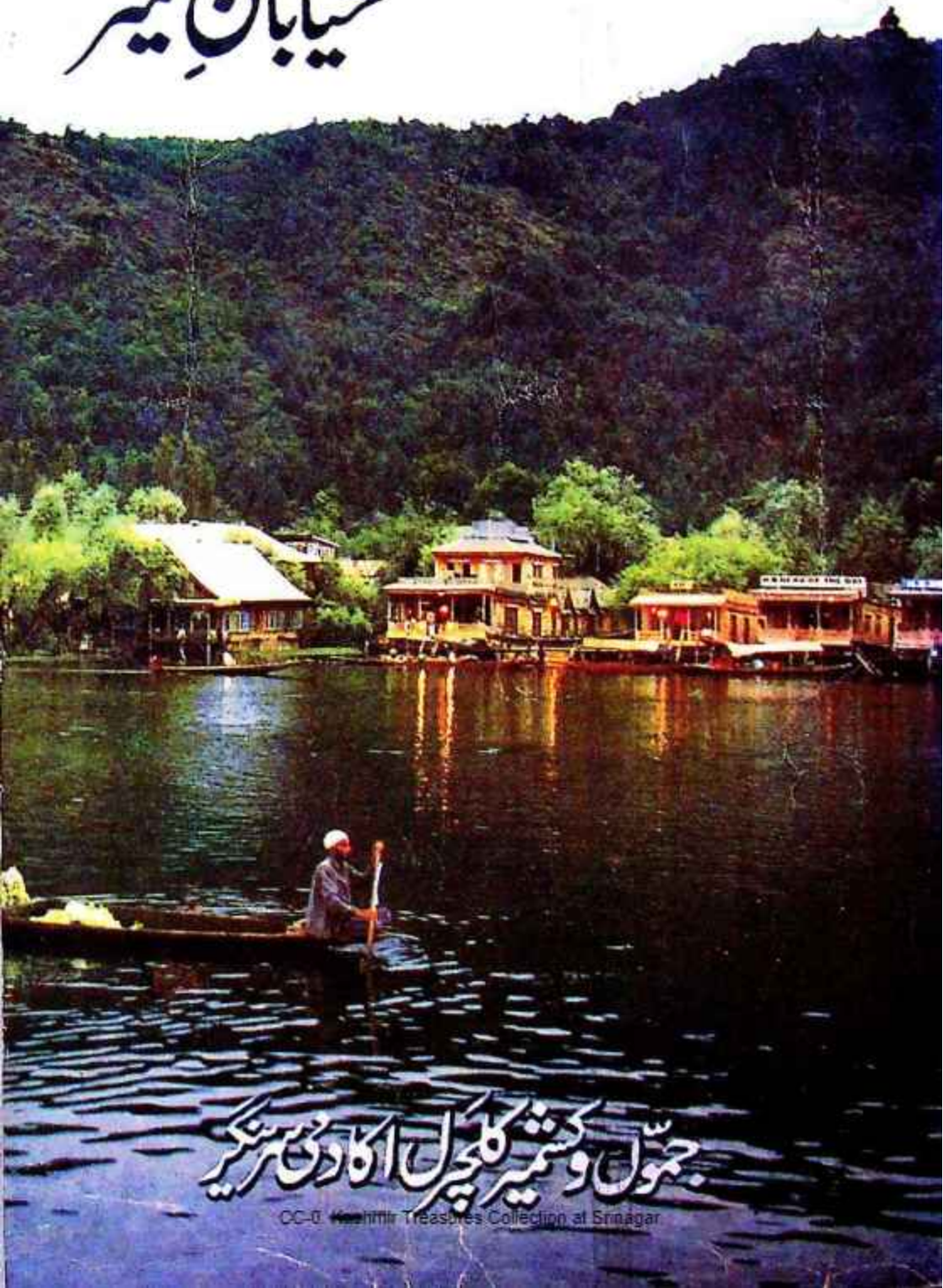

جموں و کشمیر کلچرل اکادمی سرینگر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar

Digitized By eGangotri

خیابانِ کشمیر

ترتیب و تدوین

غلام نبی خیالؔ

جموّں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سرینگر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(R) سیکرٹری جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز، سرینگر

کتابت ـــــ از کمپیوٹر

پریس ـــــ جے کے آفسیٹ پرنٹرز، دہلی

سالِ اشاعت ـــــ ۱۹۹۸ء

قیمت ـــــ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

انتساب

شاعر مشرق علامہ اقبال کی
حیات بخش شاعری کے نام!
جنہوں نے اپنی زندگی کے ہر گام پر
یہ دعا مانگ مانگ کر
اہل کشمیر کو
ایک تابناک مستقبل کی
بشارت دی:

ازاں مئے فشاں قطرۂ بر کشیری
کہ خاکسترش آفریند شرارے

—غلام نبی خیال

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مندرجات

کشمیری ادب کا جائزہ	غلام نبی خیال	
شاعر	عنوان	مترجم
• للہ عارفہ	واکھیہ	نند لال طالب
	واکھیہ	کمال احمد صدیقی
• شیخ نورالدین نورانی	نورنامہ	نند لال طالب
	ریشی نامہ	طاوس بانہالی
	اشلوک	نشاط انصاری
• لوک گیت	یاد صبح دم	مسعودہ بانو
	سلامت پوچھ	غلام نبی خیال
	میرے چاند	غلام نبی خیال
	بیٹی	غلام نبی خیال
• حبہ خاتون	پانچ گیت	مظفر علی سید
	گیت	تابش صدیقی
	نظم	طاوس بانہالی
	پھولوں کی شہزادی	تابش صدیقی
	دل کی پکار	تابش صدیقی
	گیت	وصی محمد وصی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

• خواجہ حبیب اللہ نوشہری	کسی سے نہ کہنا	غلام نبی خیال
• محمود گامی	جوانی	تابش صدیقی
	میرے معشوق	غلام نبی خیال
• رسول میر	بے رخی	تابش صدیقی
	میرے محبوب حسین	شہیب رضوی
	شوخ گل اندام	شہیب رضوی
	حسن	شہیب رضوی
	غزل	شہیب رضوی
	غزل	شہیب رضوی
	جان من	شہیب رضوی
• عبدالاحد ناظم	یار مدینہؐ	غلام نبی خیال
• مقبول کرالہ واری	پس پردہ	مقبول احمد سیدؔ
• عبدلاحد نادم	نعت شریف	غلام نبی خیال
• شمس فقیر	آواز	غلام نبی خیال
• رحمان ڈار	شش رنگ	غلام نبی خیال
• عبدالوہاب حاجنی	نعت شریف	بشیر صرفی
• ولی اللہ متو	نعت شریف	غلام نبی خیال
• عزیز اللہ حقانی	نعت رسول مقبول	غلام نبی خیال
• صمد میر	داستان درد و جان	غلام نبی خیال

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

• غلام احمد مہجور	چمن والے	کیفی اعظمی
	آزادی	کیفی اعظمی
	کھیتوں کی شہزادی	پریم دھون
	اُمید و بیم	مقبول احمد سیدؔ
	غزل	خاور لدھیانوی
	طلوع بہار	مقبول احمد سید
	گل لالہ	غلام نبی خیال
	غزل	سلطان الحق شہیدی
	گلشن وطن ہمارا	سلطان الحق شہیدی
	پیدا کر	سلطان الحق شہیدی
	پیام	سلطان الحق شہیدی
	سلام بہ حضور رسالتؐ	سلطان الحق شہیدی
• عبدالاحد آزاد	غزل	خاور لدھیانوی
	ایک نظم	مقبول احمد سیدؔ
	ہمارا وطن	غلام نبی خیال
• احد زرگر	دل میں تیر چبھا	غلام نبی خیال
• غلام رسول نازکی	آوازِ دوست	غلام رسول نازکی
• غلام نبی عارض	غلامی	غلام نبی خیال
	میرے ساقی	غلام نبی خیال

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

• غلام احمد ناز کولگامی	گیت	غلام نبی خیال
	مجاہدوں کا ترانہ	مسعود کشفی
• تہاانصاری	غزل	نشاط انصاری
• فاضل کشمیری	سکھی میں کیا کروں	فاروق نازکی
• مرزا عارف	پھول کہانی	تابش صدیقی
• دینا ناتھ نادم	صبح کا تارا	فاروق نازکی
	حساب فہمی	رسا جاودانی
• رحمان راہی	تاب جلوہ	فاروق نازکی
	ادھ کہی بات	فرحت گیلانی
	رقص وشرر	قیصر قلندر
• امین کامل	کتنی صبحیں	فاروق نازکی
	پراسرار شہر	منیب الرحمان
	مرثیہ	منیب الرحمان
	کل کہاں جاؤ گے	امین کامل
• غلام نبی خیال	مناجات	قیصر قلندر
	امن اور زندگی	کمال احمد صدیقی
	خلش	قیصر قلندر
	شمع اور شاعر	غلام نبی خیال
	بھیانک راستہ	غلام نبی خیال

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

	شہر نامہ	غلام نبی خیال
• احمد شمیم	غزل	غلام نبی خیال
	اشعار	غلام نبی خیال
• طاؤس بانہالی	شہدائے کشمیر کی یاد	طاؤس بانہالی
• مسعود کشفی	پھولوں کے دیوانو	عبدالعزیز فطرت
• غلام رسول سنتوش	بحر طویل	قیصر قلندر
	کون مرا	فاروق نازکی
• مظفر عازم	عازم ہے فقط پیار	فاروق نازکی
	بازدیدہ	مظفر عازم
	الف	مظفر عازم
	نظم	حکیم منظور
• غلام نبی فراق	انجان نہیں ہوں	فرحت گیلانی
	بلبل کے نام	فاروق نازکی
• واسدیو ریہہ	شب گرد	فاروق نازکی
• محی الدین گوھر	زندگی	نشاط انصاری
• چمن لال چمن	تقاضا	غلام نبی خیال
• مشعل سلطانپوری	اس موسم میں	مشعل سلطانپوری
• پیتامبر ناتھ درفانی	نغمۂ حیات	پیتامبر ناتھ درفانی
• سیدہ آمنہ بہار رونا	حمد	سیّد عارف بہار

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کشمیری ادب کا جائزہ

—— غلام نبی خیال

کشمیری زبان میں ادب کی تحقیق کا آغاز باقاعدہ طور پر تحقیق کے مطابق آج سے چھ سو سال قبل اُس وقت ہوتا ہے جب انگلستان میں انگریزی کے اولین شاعر چاسر نے CENTERBURY TALES کو نظم کرنے کا سلسلہ شروع کیا تھا اور یہاں سرزمین کشمیر میں شیوزم اور روحانیت کی مبلغہ للہ عارفہ کشمیری کی پہلی فلسفہ دان شاعرہ کی حیثیت میں اُبھر رہی تھیں۔ اسے زمانے کی ستم ظریفی ہی کہا جاسکتا ہے کہ انگریزی اور کشمیری دونوں ہم عصر زبانیں ہونے کے باوجود اول الذکر جہاں آج سارے جہاں میں مقبول ہے وہاں کشمیری زبان وادی کشمیر کی چار دیواری میں محبوس ہو کے رہ گئی ہے۔ حالانکہ ایک مشہور مستشرق جے ہٹن نولز نے اس زبان کی لوک کہانیاں مرتب کرتے وقت کہا تھا کہ "غالباً دنیا کی کسی بھی زبان میں اُس اعلیٰ پایہ کا لوک ادب موجود نہیں ہوگا جس قدر یہ کشمیری زبان میں پایا جاتا ہے۔"

چودھویں صدی عیسوی کی ابتدا میں للہ عافہ کی پیدائش کے وقت کشمیر میں تقریباً چھ سو سالہ شیوزم اور تانترک فلسفہ دم توڑ رہا تھا اور اس کی جگہ مقامی فکر و ذہن کو اسلام کے بلند و بالا اصولوں اور عالی شان انسانی تصورات نے اپنی روشنی سے منور کرنا شروع کیا تھا۔ کشمیر کے افکار و اذہان میں ایک حیات بخش تبدیلی لانے کا یہ عمل شاہ ہمدان حضرت میر سید علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eBangotri

وسط ایشا سے کشمیر تشریف لانے اور ان کی طرف سے یہاں اسلام کی تبلیغ و تشہیر کا سلسلہ شروع کرنے سے سالہا سال تک جاری رہا۔

للہ عارفہ کے محسوسات کو بھی روایتی شیوزم اور ترقی پسند اسلام کے امتزاج نے ایک نئے شعور اور طرز فکر کی شکل میں متاثر کیا اور اس طرح اُن کا کلام جذبات اور مذہبی خیالات کے مثبت پہلوؤں کا حامل ہو کر انسانیت اور وحدانیت کے آہنگ سے روشناس ہو گیا۔

للہ کے واکھیوں میں جن شاعرانہ نزاکتوں اور لطافتوں کا شاندار مظاہرہ ہوا ہے ان کے پیش نظر یہ کہنا کبھی کبھی مشکل ہوتا ہے کہ وہ کشمیری زبان کی اولین شاعرہ ہو سکتی ہیں۔ ہمارے ایک مشہور شاعر اور مورخ عبدالاحد آزاد نے اپنی تصنیف "کشمیری زبان اور شاعری" میں بھی یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ "للہ عارفہ کا دور کشمیری ادب کے کسی ایسے ترقی یافتہ دور کا ایک باب ہو سکتا ہے جس کے خدوخال زمانے کے حادثات نے مٹا دئے ہوں"۔ آزاد کا یہ عندیہ واقعی ادب کے طالب علم کو دعوت فکر اور ترغیب تحقیق دیتا ہے۔

للہ عارفہ کی ذاتی زندگی دُنیاوی آلایشوں اور لذتوں سے مبرّا فنافی اللہ کے عالم میں گذری ہے۔ ان کی شاعری کے وجدانی انداز اور الہیاتی تکلم کے پیش نظر کشمیر میں مسلمانوں اور ہندوؤں میں وہ برابر مقبول و مشہور ہیں اور اسی مناسبت سے مسلمان انہیں للہ عارفہ یا کاملہ اور ہندو للّی ایشوری کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

للہ عارفہ کا جو بھی کلام چند مغربی محققین اور مستشرقین کو دستیاب ہو سکا اُسے جارج گریرسن اور رچرڈ ٹمپل نے انگریزی میں منتقل کیا لیکن اُردو میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

للہؔ کے واکھیوں کا بہترین ترجمہ پروفیسر نند لال طالب نے کیا ہے جس کی چند مثالیں یوں ہیں :

آسان تھا بادلوں کا ہٹانا میرے لئے
ممکن ہے میں نکالتی دریا سے سارا آب
بیمار خستہ حال کا کرسکتی میں علاج
لیکن میں بیوقوف کو قائل نہ کرسکی (1)

O

دم میں جمتی شبنم دیکھی دم میں دیکھا پڑتا پالا
دم میں دیکھی رات اندھیری دم میں دیکھا میں دن کا اجالا
تھی میں ایک کم سن سی دختر دم میں جوانی کو جا پہنچی
چلتی پھرتی تھی میں اب تک ہوگئی جل کر راکھ کی ڈھیری

O

ترک کر حرص و ہوا ترک کر یہ ماسوا
دیکھ اس کے نور کو نور ہی میں ڈوب جا
وہ بہت نایاب ہے وہ بہت ہے بے بہا
ہے وہ تیرے ہی قریب ڈھونڈتا ہے دور کیا
وہ خلا ہے یا ملا
کچھ نہیں اُس کے سوا

---

(1) پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر
(اقبال کی نظم میں یہ بات کہی گئی ہے)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

للہ عارفہ کے ہم عصر اور اسلامی تصوف کے سب سے بڑے کشمیری نغمہ گو شیخ نورالدین نورانی شیخ العالم شاعری کی زبان میں اس مشن کی دوسری کڑی ثابت ہوئے جسے للہ نے ہاتھ میں لیا تھا۔ اس طرح سے للہ اور شیخ کا دور کشمیری شیوزم اور تصوف کے فلسفہ کو بیان شعری دینے اور اسے ایک ہم جہت اور ہمہ گیر نصب العین بنانے میں زبردست تاریخی کردار کا حامل ہے۔

روایت ہے کہ جب شیخ نورالدین اس عالم ہست وبود میں آئے تو انھوں نے اپنی والدہ کا دودھ پینے سے انکار کیا۔ لیکن جب للہ عارفہ نے اُن کے کان میں یہ کہا: ''زینہ مند چھوکھ نہ تہ چینہ کووہ چھک مند چھان ؟'' (تمہیں پیدا ہونے سے یعنی جینے سے شرم نہیں آئی تو پینے سے کیوں شرماتا ہے ؟) تو شیخ نے غٹا غٹ سارا دودھ پی لیا۔ اس کے بعد للہ خود بھی کبھی کبھی انہیں اپنا دودھ پلایا کرتی تھیں۔

شیخ العالم نے ایک جگہ اپنے کلام میں للہ عارفہ کو جو خراج تحسین پیش کیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان کی شعوری نشوونما اور ذہنی ارتقا پر للہ کے فلسفہ کا گہرا اثر رہا ہے۔

للہ عارفہ کے کلام کو واکھیہ کہا جاتا ہے جو ان چار بیتی چھوٹی چھوٹی منظومات پر مشتمل ہے جن کا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ایک ہی قافیہ رکھتے ہیں۔ شیخ نورالدین کی شاعری کو مقامی زبان میں شرکی یا اشلوک کا نام دیا گیا ہے اگرچہ ان دونوں سخن وروں کا کلام اپنے اسلوب۔ ہیت اور موضوع کے لحاظ سے کم وبیش ایک ہی فلسفہ حیات پیش کرتا ہے۔ شیخ العالم کے یہ اشلوک پڑھ کر گمان ہوتا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کہ یہ للہ کا بھی کلام ہو سکتا ہے :

کچھ تو وہ ہیں جن کو آئی غیب سے تیری ندا
اور کچھ وہ ہیں کہ ہم آغوش دریا ہو گئے
پی کے مئے آنکھیں کسی کی جم گئی ہیں سوئے بام
اور کسی کی پختہ فصلیں کھا گئی ہیں ٹڈیاں

○

عہد جوانی میں جی بھر کے پاپ کمائے
اور بڑھاپے میں آکر ریشی کہلائے
یہ تسبیح تمہارے ہاتھ میں ناگن ہے
اور نماز تمہاری بھلا کس کھاتے جائے

○

میرا جیون میری جوانی جیسے پھول انار کا ہو
میری جوانی کب چاہے گی ایندھن اس انگار کا ہو
میرے دست و بازو اپنے کئے کا پھل جب پائیں گے
کیا اُس وقت کروں کیا حاصل میری چیخ و پکار کا ہو

شیخ نورالدین نورانی کا تعلق مسلک ریشیان سے تھا اور انہوں نے کشمیر میں ریشی مت کا سلسلہ شروع کیا۔ ان کے کلام میں جو فلسفہ پیش ہوا ہے اس کے مطابق انسان کی جدوجہد حیات کی معراج اُس وجود سے ہم کنار ہونا ہے جسے حُسن مطلق یا ETERNAL TRUTH کہا جاتا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شیخ العالم نے اپنی سادہ زندگی گذار کر پاکیٔ نفس۔ خدا پرستی اور خود آگاہی کا وہ مقام ارفع حاصل کیا کہ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے جنازے میں بادشاہ وقت سلطان زین العابدین بڈشاہ نے بھی شرکت کی۔

1400ء میں للہ عارفہ کی وفات کے وقت شیخ العالم شیخ نور الدین نورانی کی عمر صرف تیئس سال تھی اور انہوں نے ابھی اپنے خیالات و محسوسات کی شاعرانہ جلوہ نمائی کا کمال نہیں دکھایا تھا لیکن واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیخ العالم کے ذہنی ارتقاء اور شعوری نشوونما اور مجموعی طور پر اُن کے فکر و فن پر للہ عارفہ کا گہرا اثر رہا ہے۔ للہ عارفہ اور شیخ العالم کا تقابلی موازنہ کرتے وقت اس حقیقت کو زیر نظر رکھنا ناگریز ہے۔

یہ تقابلی مطالعہ اس لحاظ سے ایک مشکل مسئلہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے کہ ہمارے فکر و دانش کے ان عظیم رہبروں کی تخلیقات زمانے کے حادثات اور تعصبات کے ہاتھوں اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل گئی ہیں کہ ان کی شناخت اور پہچان موجودہ حالات میں شاید ممکن نہیں کیونکہ اس سلسلے میں آج بھی سائنسی نوعیت کی تحقیق و تلاش سے ذاتی پسند و ناپسند اور روایتی دلائل پر ستی پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ جیالال کول کی مرتبہ "لل دید" اور امین کامل کا "نور نامہ" اس ضمن میں دو مثالوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

للہ عارفہ کے واکھیوں کی شیرازہ بندی کا آغاز سب سے پہلے آج سے دو ڈھائی سو سال قبل بھاسکر راز دان سے ہوا جس نے شاعرہ کے ساٹھ ستر واکھیہ جمع کر لئے اور شیخ العالم کے اشلوکی ناموں کی ترتیب و تدوین بھی سولہویں صدی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سے پہلے نہیں ہوپائی ہے جن میں بابا نصیر الدین غازی۔ بابا کمال اور بابا عقیل نے کلام شیخ کو بھی شامل کر لیا ہے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ للہ اور شیخ العالم کے بعد کم از کم دو سو سال تک ان کے واکھیہ اور اشلوک محض سینہ بہ سینہ ہی ایک دور سے دوسرے دور اور ایک نسل سے دوسری نسل کی یادداشت تک منتقل ہوتے رہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس کے دوران ان کے کلام کا ایک دوسرے میں خلط ملط ہو جانا تاریخی نقطہ نظر سے ثابت ہو جاتا ہے۔

کلام شیخ میں اس وقت بھی ایسے اشلوک ہماری نظروں سے گذرتے ہیں جنہیں جارج گریرسن اور بارنیٹ نے 1921ء میں اپنی "للہ واکیانی" میں للہ کے ایک سو نو واکھیوں میں شامل کر لیا ہے۔ اس تحقیق میں پنڈت مکند رام شاستری نے گریرسن کا ہاتھ بٹایا تھا جنہوں نے بارہ مولہ کے گش نامی گاؤں سے کسی دھرم داس کی زبانی یہ واکھیہ سُن کر قلم بند کئے تھے۔ امین کامل کا یہ اندازہ بہت حد تک معتبر معلوم ہوتا ہے کہ "دراصل گریرسن کی نظر ریشی ناموں پر نہیں تھی ورنہ اس نے للہ واکھیوں کو پرکھتے وقت اس بات کی طرف اشارہ کیا ہوتا اور اُس مرتبہ کے محقق سے یہ بھول سرزد نہیں ہو جاتی۔ اُسے معلوم نہیں تھا کہ للہ واکھیوں کے ساتھ ساتھ حضرت شیخ کے اشلوک بھی موجود ہیں۔ میرے خیال میں مکند رام شاستری نے گریرسن کی توجہ اس طرف نہیں دلائی ہے۔"

للہ اور شیخ کا کلام پورے دو سو سال تک ترتیب نہ پانے کی وجہ سے اس طویل عرصے میں پنڈتوں اور مُلاؤں۔ گلوکاروں اور معتقدوں کے ساتھ ساتھ عوام الناس نے بھی جس ڈھنگ سے چاہا ازبر کر لیا۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ایک عام

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اندازہ کے مطابق ان دونوں کی تخلیقات کا تقریباً پچاس فیصد حصہ آج بھی دونوں کے ساتھ معنون ہو کر مورخین اور محققین کے لئے ایک نقطۂ استفہام بنا ہوا ہے۔

للہ عارفہ اور شیخ العالم نے جس فلسفہ کی توضیح اور ترجمانی کی ہے اُس کے ہمہ جہت پہلو بنیادی طور پر خُدایا مالکِ کُل کے وجود کا پرتو جمیل ہے۔ یہ پہلو زندگی کے اُن سارے شعبوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں جن کا تعلق حیاتِ انسانی کے طریق عمل اور طرز فکر کے ساتھ ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ للہ عارفہ اپنے دقیق فلسفے کی تشریح انتہائی نازک بیانی کے ساتھ کرتی ہیں اور شیخ العالم نے اپنے خیالات کی تفسیر بالعموم روزمرہ کی گفتگو کے روپ میں پیش کی ہے البتہ شعریت کی روح دونوں کے کلام میں اپنی مکمل حدت اور حرارت کے ساتھ زندہ اور جلوہ گر ہے۔

شیخ العالم نے جہاں قران کا استفادہ کرتے ہوئے اس صحیفۂ الٰہی کے ارشادات اور ہدایات کو اپنے شاعرانہ گفتار کے پیکر میں ڈھالا ہے وہاں انہوں نے سخن گویانہ پُرکاری سے زیادہ تبلیغی اسلوب سے کام لے کر قرآن مقدس کو کشمیری جامہ پہنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلام شیخ کو مقامی طور پر "کشمیری قرآن" کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس للہ عارفہ شیوزم کے بحر بے کراں کی غواصی کرتے ہوئے معنی کے جو موتی نکالتی ہیں اُن کی آب و تاب شعریت اور اصطلاحی ترکیبوں کے فن کارانہ استعمال کی بہت حد تک مرہون منت ہے۔

ہمیں ذاتی طور پر اُن نقادوں اور تذکرہ نگاروں کے ساتھ اتفاق نہیں ہے جنہوں نے للہ عارفہ کو ایک سنیاسن اور جوگن اور حضرت شیخ کو ایک تارک الدنیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ریشی کی صورت میں پیش کیا ہے۔ ان دونوں نے اپنے ماحول۔ روایات اور مروّجہ اقدار کے مطابق زندگی کے ساتھ رشتہ داری کی ہے اور دُنیاوی خواہشات اور ترغیبات سے اُن کے دل و دماغ کی کنارہ کشی کو زندگی سے فرار کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ للہ عارفہ اور شیخ کا کلام اُن پُر نور تجربات کے اظہار سے روشن ہے جن کے عملی مراحل سے گذر کر انہوں نے صداقت۔ محبت۔ شفقت اور اخوت کی دولت اپنے دامن میں بھر لی۔ خُدا اور انسان کے مابین بے پناہ عشق کے تصوّر کو واضح کیا اور پھر ان کا وجود خود شناسی اور آگہی کا دلکش اور دلنواز پیکر بن گیا۔ للہ عارفہ اور شیخ العالم کے کلام میں واردات کی ہم رنگی اور ترسیل کی ہم آہنگی کی مسلسل طور پر نشان دہی ہوتی ہے جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ماحول کے اثرات اُن کے ذہنوں پر ایک ہی انداز اور زاویہ سے مُرتب ہوئے اور اس تاثُر کے نقوش کم و بیش ایک ہی صورت میں اُن کے لاشعور پر ثبت ہوئے ہیں۔

دینِ حقیقی اور دھرم کے بارے میں شیخ العالم اور للہ عارفہ کا یہ تصوّر تھا کہ مقامِ الٰہی تک فرضی عقائد اور غیر انسانی حرکات کے سہارے رسائی حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ مذہب کا براہِ راست ناطہ دل اور رُوح کے ساتھ جڑا ہوتا ہے اور اس کی پرورش اور پیروی خواہشات نفسانی کا قلع قمع اور ظاہر داری کی عبادت ترک کرنے کے بعد اور علم الیقین کی بدولت خدا کے ساتھ ایک ہو کر ہی کی جاسکتی ہے۔ نفس کے معاملے میں اگرچہ شیخ العالم مکمل نفس شکنی کا درس دیتے ہیں تو للہ عارفہ اس کی ضرورت کو یہاں تک تسلیم کرتی ہیں کہ انسان کی جسمانی پرداخت کا سلسلہ منقطع نہ ہونے پائے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شیخ العالم کے دور میں سر زمین کشمیر کے مطلع پر اسلام کا سورج طلوع ہو رہا تھا جس نے حضرت شیخ کے فکر و خیال کے تہہ خانوں کو اپنی ضیاباری سے منور کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی آٹھویں صدی سے مقامی شعور کی آبیاری کرنے والا شیوزم بھی کشمیریت کے قالب میں ڈھل کر عرفان و ہدایت کی منزلوں کی طرف اہلِ کشمیر کی رہنمائی کر رہا تھا۔ ان دونوں فلسفوں کے مکتبہ ہائے خیال اس طرح سے ایک دوسرے کے دوش بدوش جاری رہے کہ دانشوروں کے علاوہ ان کے حیات بخش اثرات نے عام انسان کے دل سے بھی بیگانگی اور تفریق کے سارے خیالات کو مٹا دیا اور اُس کے نزدیک ہر مذہب صراط المستقیم یا جادۂ حق کے ذریعہ صداقت کی منزل سے ہم کنار ہونے کا ایک وسیلہ بن گیا۔ جیسا کہ للہ عارفہ نے کہا ہے :

شو ہی شو ہے جا بجا جلوہ نما جلوہ طراز
کر نہ ہندو اور مسلماں میں تُو کچھ بھی امتیاز
گر ہے تُو ذی ہوش اپنی ذات کو پہچان لے
در حقیقت بس یہی اللہ کی پہچان ہے

للہ عارفہ اور حضرت شیخ کی شاعری کی ان گنت مثالیں انسانیت کے ان دو پیغمبروں کی فکری ہم نوائی اور فلسفیانہ ہم خیالی کی معتبر دلیل ہیں۔

شیخ العالم کی شاعری اور فلسفہ کے سر چشمے قرآن اور تصوف اسلامی کے حیات بخش منبع سے پھوٹے ہیں اور للہ عارفہ نے اپنے محسوسات کو بودھ مت اور شیوزم کے نظریات سے جلا بخشی ہے۔ اِن دونوں مکتبوں کے پس منظر اور ان

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تحریکوں کے ارتقائی عمل کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا منتہائے مقصد وحدانیت کے ساتھ ساتھ ایک ہو کر رُوحانی معراج حاصل کرنا۔ داخلیت کی پاکیزگی کو بالاتر سمجھنا اور خارجی دنیا کی حرص وہوا اور اُس کی رنگین اور نظر فریب دلچسپیوں سے اُسی طرح بے پروا اور لا اُبال ہو کر گذرنا تھا جس طرح بادِ صبا ہر آلودگی پر سے گذرنے کے باوجود اپنی تازگی اور شادابی کو برقرار رکھتی ہے۔

للہ عارفہ اور شیخ العالم کی شاعری اور فلسفہ کے رنگ اس قدر گہرے اور جاذب نظر ہیں کہ چھ صدیاں گذر جانے کے باوجود ان کا پرتو قوسِ قزح کی طرح نظر نواز ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں ہوگا کہ یہی دو سخن ور ہماری آج تک کی دُنیائے شاعری میں سب سے زیادہ ابدیت اور آفاقیت کے مالک ہیں۔

اس طویل عرصے کے دوران کشمیر میں ہزاروں شاعروں نے رومانیت سے لے کر سیاست تک بحرِ سخن میں غواصی کی ہے لیکن جو ہمہ وقت اور ہمہ گیر پیغام للہ عارفہ اور شیخ العالم نے بنی نوع انسان کو دیا ہے وہ آج بھی ہر ذہن میں اُترنے والا اور ہر دل میں گھر کرنے والا ہے۔

للہ عارفہ اور شیخ العالم کے ڈیڑھ سو سال بعد تک کشمیری ادب کے نقوش مقامی افراتفری اور انقلابات کی دُھند میں کھوئے رہے مگر سولہویں صدی کے وسط میں وادی کشمیر ایک بار پھر حبہ خاتون کے رسیلے نغموں سے گونجنے لگی۔

حبہ خاتون نے کشمیر کے دارالحکومت سری نگر کے مشرق میں ایک نواحی گاؤں پانپور میں جنم لیا جو زعفران کی کاشت کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ حبہ کا اصلی نام زون یعنی چاند تھا اور ایک روز جب وہ ایک زعفران زار میں اپنی ناکام

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ازدواجی زندگی کی صعوبتوں اور کلفتوں کا روناروررہی تھیں تو سلطانِ کشمیر یوسف شاہ چک کا وہاں سے گذر ہوا۔ یوسف شاہ نے حبہ کے حسن اور اُن کی پرسوز آواز سے متاثر ہو کر انہیں ان کے شوہر عزیز لون سے طلاق دلوا کر اپنے قصر شاہی میں داخل کر لیا اور دربار یوسفی میں زون حبہ خاتون بن گئیں۔

یوسف شاہ نے 1579ء میں تخت نشین ہونے کے بعد حبہ خاتون کو اپنی ملکہ کا درجہ دے دیا۔ یہ بادشاہ خود بھی شعر و موسیقی کا دلدادہ تھا۔ شاہی دربار میں حبہ ایک الہڑ اور جاہل دیہاتی گھرانے کے خشک اور بے جان ماحول سے نکل کر سخن گوئی اور نغمہ گری کی حسین دنیا میں آباد ہو گئیں۔ کہتے ہیں کہ حبہ خاتون نے انہیں دنوں کشمیری کلاسیکی موسیقی میں ایک اہم راگ "راست کشمیری" کو ایجاد کیا۔

یوسف شاہ چک کے دورِ حکومت میں مغل بادشاہ اکبر کی للچائی نگاہیں وادی کشمیر کے حُسن و خوبصورتی پر مرکوز ہو گئیں اور اُس نے کشمیر پر دھاوا بول دیا۔ یوسف شاہ اور اُس کے بیٹے شہزادہ یعقوب شاہ نے اپنی حریت پسندی کا زبردست مظاہرہ کر کے مغل افواج کو شکست فاش دی۔ کشمیر پر قابض ہونے کے اپنے توسیع پسندانہ ارادے کو ایک عملی شکل دینے کی غرض سے اکبر نے ایک بااصول اور بہادر بادشاہ ہونے کے بالکل برعکس ایک مکار اور فریبی حکمران کا رول ادا کرتے ہوئے 1581ء میں یوسف شاہ کو صلح جوئی کی دعوت دے کر اپنے دربار میں بلایا اور بعد میں اُسے جلاوطنی میں گرفتار کر کے بہار کے صوبہ میں بسوک نامی ایک گاؤں میں قید کر لیا جہاں اپنے وطن عزیز اور ملکہ کی یاد میں آزاد اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خود مختار کشمیر کا یہ آخری شہنشاہ ایک عالم بے بسی میں جاں بحق ہوا۔

زمانہ کے ظالم ہاتھوں نے جب حبہ خاتون کو اپنے محبوب سے جُدا کیا تو ہجر و فراق کی تپتی بھٹی میں ان کے فن کا سونا کندن بن کر نکلا اور اُنہوں نے اس عالم فراق میں جو درد بھرے گیت اور پر سوز نغمے تخلیق کیے وہ کشمیری شاعری کے سرمایہ میں ایک بیش بہا اور بے مثال اضافہ ہیں۔ حبہ خاتون بھی جدائی کے اسی عالم میں 1605ء میں باون سال کی عمر پا کر خُدا کو پیاری ہو گئیں۔ ان کے کلام کا یہ نمونہ ملاحظہ ہو :

دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں لدے ہوئے پھولوں کے سبزہ زار
تو نے سُنی بھی میرے دل کی پکار
ڈوب گئیں پھولوں میں یکسر میرے دیس کی جھیلیں اور کہسار
آؤ لوٹیں جلوۂ حسنِ بہار
جنگل جنگل چھایا ہوا ہے بید مشک کی خوشبوؤں کا خمار
تو نے سُنی بھی میرے دل کی پکار

O

قدم قدم گلزار کھلائیں آؤ میرے پھولوں کے رسیا
آؤ چلیں ہم چنیں چنبیلی موت کے بعد ہے اللہ بیلی
راہ تکوں میں بیٹھ اکیلی آؤ میرے پھولوں کے رسیا
آؤ چلیں باندھے گلدستے کیوں روٹھے ہو ساجن ہم سے
دور دیس میں کیا سکھ لوگے آؤ میرے پھولوں کے رسیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آؤ چلیں ہم کاہو توڑیں دنیا والے تہمت جوڑیں
لیکھ کی دھارا کیسے موڑیں آؤ میرے پھولوں کے رسیا
آؤ چلیں ہم ندی کنارے مست پڑے ہیں نیند کے مارے
بیٹھی ہوں سندیس سہارے آؤ میرے پھولوں کے رسیا

حبہ خاتون کے کلام سے کشمیری سخن گوئی میں پہلی بار گیت معرض وجود میں آیا۔ رومان اور عنایت کی ملکہ حبہ چونکہ اپنی عمر کا بیشتر حصہ اپنے شوہر کی جدائی میں گذارنے پر مجبور ہوئی تھیں۔ لہٰذا اپنے محبوب کی یاد میں جو نغمے انہوں نے تخلیق کئے اُن میں نسوانی جذبات کا بیان واظہار انتہائی موثر انداز میں کیا گیا ہے۔ بعد میں ایک روایت بن کر کشمیری شاعری میں یہی رسم چل نکلی کہ گیتوں۔ نغموں اور رومانی شاعری میں تخاطب عورت کی طرف سے مرد کے نام ہوتا رہا اور فراق کی ماری معشوقہ یعنی عورت ایک والہانہ پن کے ساتھ اپنے محسوسات کو بیان کرتی رہی۔

للہ عارفہ اور شیخ العالم کے عہد کو اگر کشمیری شاعری کا اولین دور اور حبہ خاتون کے دور کو اس کا دورِ ثانی کہا جائے تو محمود گامی سے اس کا تیسرا دور شروع ہو جاتا ہے۔

محمود گامی 1765ء میں وادی کشمیر کے جنوب میں ایک خوبصورت علاقے شاہ آباد ڈورو میں پیدا ہوئے۔ ان کے زمانے میں کشمیر کی مقامی زبان کس مپرسی کے عالم میں پڑی ہوئی تھی اور اس کی جگہ ہندوستان میں مغل بادشاہوں کی سرپرستی کی وجہ سے فارسی نے لے لی تھی۔ عام لوگ اگرچہ بول چال میں اپنی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مادری زبان ہی استعمال کرتے تھے مگر دربار کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے شعرا اور روسا کے طبقے نے فارسی علم وادب کا مطالعہ روزمرہ میں شامل کرلیا تھا۔ اسی طرح درسگاہوں میں بھی فارسی کے کلاسیکی شہ پارے پنج گنج، گلستان اور بوستان اور یوسف زلیخا وغیرہ نصاب میں شامل تھے۔

انہی ہمہ گیر اور غالب اثرات کے تحت کشمیری شاعروں محمود گامی، ولی اللہ متو، محی الدین مسکین، پیر عزیز اللہ حقانی، مقبول کرالہ واری، عبدالاحد ناظم، ثناءاللہ کریری، امیر شاہ کریری، وہاب حاجنی، مولوی صدیق اللہ حاجنی اور پیر غلام محمد حنفی وغیرہ نے فارسی زبان کی کئی مثنویات یوسف زلیخا، لیلیٰ مجنوں، شیریں خسرو، قصہ ہارون الرشید، پنج گنج نظامی، زیبانگار، جوہر عشق، گلدستہ بے نظیر، قصہ ممتاز بے نظیر، گل ریز، گل بکاولی، شاہنامہ فردوسی، سکندرنامہ، سام نامہ اور جنگ امیر حمزہ کو کشمیری میں منتقل کیا لیکن فارسی اور اردو کی روایات کے برعکس کسی ترجمہ کے آغاز میں بادشاہان وقت یا ان کے مقرر کردہ حکام کی تعریف و توصیف میں ایک مصرعہ بھی قلم بند نہیں کیا۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ کشمیری شعرا کو مغلوں کے وقت میں شاہی عنایات سے محروم ہی رکھا گیا۔

محمود گامی کو دنیائے سخن میں کشمیر کا نظامی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے کشمیر کی ادبی تاریخ میں مثنوی کو متعارف کیا اور فارسی سے استفادہ کرتے ہوئے نظامی گنجوی اور مولینا عبدالرحمٰن جامی کے شاہپاروں کو اپنی زبان کا جامہ پہنایا۔ محمود کی ان تمام مثنویات میں یوسف زلیخا کو سب سے زیادہ شہرہ اور قبول عام حاصل ہوا ہے۔ اس مثنوی کے اختتام پر جو مرثیہ شاعر نے حضرت یوسف

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کی وفات پر بی بی زلیخا کی زبانی کہا ہے اسے دنیائے ادب کی اس صنف میں ٹامس گرے کی ممتاز ELEGY کے ہم پلہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ یوسف زلیخا کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ بعد میں جرمنی کے ایک عالم کارل برکہارڈ نے اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کر کے اس پر ایک تعارفی مضمون بھی لکھا جو 1895ء میں شائع ہوا۔

محمود گامی ایک پر گو شاعر تھے۔ مثنوی کے علاوہ انہوں نے غزلیات، گیت۔ منظومات اور ریختہ بھی تخلیق کیے ہیں۔ بعد میں محمود ہی کے دیہات میں پیدا ہونے والے ایک اور غنائی شاعر اور ان کے ہم عصر رسول میر شاہ آبادی نے کشمیری زبان میں غزل کو باقاعدہ ترویج دے کر رومانیت کے نئے آہنگ اور اسلوب سے مالامال کر دیا۔

کشمیر کے مثنویاتی ادب میں مقبول کرالہ واری کی "گلریز" نے جو نام پایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ گلریز دراصل ضیائی محشی نے فارسی میں لکھی تھی۔ لیکن فارسی میں اسے وہ شہرت نصیب نہ ہو سکی جو مقبول کے فن کارانہ تخیل کی بدولت اسے اسی طرح حاصل ہوئی جس طرح عمر خیام کی رباعیات کو ایڈورڈ فٹز جیرالڈ نے یورپ میں زبان زد خاص و عام کر لیا۔ اس مثنوی میں مقبول کی قوت تخیل اور فنی صلاحیتیں اس طرح سے نکھر آئی ہیں کہ گلریز کو کشمیری میں ایک عظیم شعری کارنامہ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

کشمیری شاعری میں سب سے زیادہ پر گوئی ان فارسی مثنویات پر حامل ہے جن کے منظوم تراجم کے ذریعہ کشمیر کے لوگ عجیب و غریب اور پر اسرار

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کرداروں کے تانے بانے سے بنی ہوئی کہانیاں اور افسانے سنا کرتے تھے۔ ان تراجم کو ادبی اصطلاح میں ADAPTATION کہنا زیادہ موزوں رہے گا کیونکہ اکثر مثنویات میں جہاں مترجم نے اصل کی روح کو قائم رکھنے کی بدرجہ اتم کوشش کی ہے وہاں وہ کئی مقامات پر حسب منشا یا اختصار کی غرض سے چھلانگیں لگاتا ہوا آگے بڑھ جاتا ہے اور اس طرح سے سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی اس کی کوشش بہر حال سعی ناتمام کے سوا اور کچھ نہیں رہ پاتی۔ اس کی ایک مثال ساٹھ ہزار اشعار پر مشتمل فردوسی کا شہنامہ ہے جسے کشمیر کے ایک شاعر وہاب حاجنی نے اصل کے ایک تہائی سے بھی کم اشعار میں سمونے کی کوشش کی ہے۔

کشمیری مثنویاں اگرچہ ایک طرف ہمارے ادبی خزانہ کا ایک قابل قدر سرمایہ کہلائی جاسکتی ہیں وہاں دوسری جانب خالص ادبی لحاظ سے یہ کشمیری زبان کی شاعرانہ خیال آرائی اور شاعری کی آفاقیت کے لئے کسی خاص وجدان کا باعث نہیں بن سکی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے مثنویاتی دور کے اکثر کشمیری شاعر خود فارسی زبان کے عاشق تھے لہٰذا انہوں نے اپنے تراجم میں بھی فارسی تلمیحات۔ اصطلاحات اور ترکیبوں کا بے محابا استعمال کر کے ایک تصنع کا عالم پیدا کر لیا ہے۔ اس کے پیش نظر مقامی لوک داستانوں یعنی "ہی مال ناگرائے" کو ولی اللہ متو اور "اکہ نندن" کو رمضان بٹ، احد زرگر اور صمد میر نے زیادہ اثر آفرینی اور طبع آرائی کے ساتھ پیش کیا ہے۔

غزل کشمیری شاعری کے ماتھے کا سب سے چمکتا ہوا جھومر ہے جس میں آب و تاب والے نگینے جوڑنے کا آغاز محمود گامی اور رسول میر نے کیا۔ ان دونوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اساتذہ کے دور سے جب کشمیری غزل دور جدید میں داخل ہوئی تو وہ فارسی کے گہرے اثر سے آزاد ہو کر مہجور اور آزاد کے ہاتھوں خالص کشمیری محاوروں اور استعاروں سے آراستہ ہونے لگی۔

جدید غزل کشمیری میں بالواسطہ طور پر اردو غزل سے وارد ہوئی ہے لہٰذا پہلے پہلے اس پر وہی موضوعات غالب رہے جن پر فیض احمد فیض 'اسرار الحق مجاز معین احسن جذبی اور سردار جعفری نے خامہ فرسائی کی تھی۔ (یہاں جدید غزل سے ہماری مراد 1947ء کے بعد کی کشمیری غزل ہے) ترقی پسند تحریک کے معین کردہ آداب ولوازمات نے غزل کے موضوع کا دائرہ اور بھی تنگ کر دیا لیکن یہ مرحلہ بھی طے ہوا تو کشمیری غزل نے بعد میں جگر مراد آبادی' قتیل شفائی اور فراق گورکھپوری کے ساتھ ساتھ غالب اور اقبال کے اثرات قبول کئے اور اسطرح کشمیر میں اس دور نگی امتزاج کی بدولت راہی 'کامل اور فاضل کی کئی خوبصورت غزلیات معرض وجود میں آئیں۔ دوسری طرف غزل گوئی کے اس بے پناہ ذوق و شوق کے عالم میں کئی ایسے شعراء مستقل طور پر روایت پرستی کے محدود ماحول سے اپنے خیالات کو آزاد کرانے میں برابر ناکام رہے اور انکی غزلیات گنے چنے محاوروں اور اصطلاحوں کے دائرے میں قید ہو کر رہ گئیں۔ ان میں محی الدین نواز۔ پیتامبر ناتھ فانی' عبدالمجید سائر' رسا جاودانی' عبدالغفار مجبور اور غلام محمد مشتاق وغیرہ شامل ہیں۔

کشمیری غزل کو اگرچہ غالب کی ہم سری کا دعوی کرنے کا حق نہیں دیا جاسکتا لیکن تقابلی مطالعہ مقصود ہو تو یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ یہ غزل اپنی معنوی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

برتری اور اظہار کی سر بلندی کے لحاظ سے ہندوستان کی کئی زبانوں کی غزلیات سے بہتر اور افضل قرار دی جاسکتی ہے جن میں اردو، ہندی، پنجابی اور سندھی کی جدید غزل کی مثالیں بھی شامل ہیں۔

کشمیری شاعری میں تصوف نگاری کو ایک عام کشمیری سخن فہم اور "روحانیت" کے طالب کی نظروں میں آج بھی اس زبان کی شاعرانہ صلاحیتوں کا ایک پر سوز حصہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ آج تک جدید زاویہ نگاہ اور نقطہ نظر سے اس شاعری کو تنقید کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی اس نام نہاد روحانیت کے صحیح مطالب تلاش کرنے کی طرف توجہ دی گئی ہے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ کشمیری نقادوں اور سخن شناسوں نے بذات خود اس نوع کے تصوف کا کوئی مطالعہ نہیں کیا ہے۔ چند عربی، فارسی اور سنسکرت کتابوں کے اقتباسات کو دوسروں کے ذریعہ اپنے الفاظ کا جامہ پہنانا اور اس طرح سے کشمیری زبان کی صوفی شاعری پر مقالات تحریر کرنا محض ایک ادبی مذاق ہو سکتا ہے اور کچھ نہیں۔

کشمیر کی صوفی شاعری کے بارے میں مبہم قسم کے شکوک و شبہات کو اس لحاظ سے بھی تقویت ملتی ہے کہ ہمارے اکثر صوفی شاعر یعنی شمس فقیر سوچھ کرال، رحمان ڈار، رحیم صاحب سوپوری، نعمہ صاحب، صمد میر، وہاب کھار احمد بٹہ واری، رمضان بٹ اور احد زرگر مکمل طور پر ناخواندہ تھے مگر اس کے باوجود ان کی شاعری میں کہیں کہیں عظیم شاعری کی جھلکیاں بھی نظر آتی ہیں جس میں رحمان ڈار کے "شش رنگ" کو نمایاں طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کیا ایک ان پڑھ لوہار، کمہار، گلکار یا مزدور کسی مطالعاتی تجربے کے بغیر دل کو چھو لینے والی شاعری کرنے کا اہل ہو سکتا ہے اور کیا وہ اُن موضوعات کی شیرازہ بندی کرنے کے قابل بن سکتا ہے جن کا رشتہ براہِ راست ایک خاص فلسفہ کے ساتھ بندھا ہوا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جواب بھی حل طلب ہے اور جس کی گرہ کشائی اطمینان بخش حد تک کسی کشمیری نقاد کے ہاتھوں آج تک نہیں ہو سکی ہے۔ شاعری میں الہام یا آورد کو خارج از امکان قرار نہیں دیا گیا ہے مگر شاعری میں اُن خاص تلمیحات اور محاورات کا استعمال اُس زبان یا زبانوں کے بھرپور مطالعہ کے بغیر نا قابلِ فہم ہے۔ جن کا تعلق ان زبانوں کی لسانی شیرازہ بندی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

کشمیری نظم بھی اپنے ابتدائی دور میں نعرہ بازی اور ہنگامی موضوعات کی تبلیغ تک ہی محدود رہی جس کی بنیاد عبدالاحد آزاد نے ڈالی۔ آزاد کی منظومات میں شاعرانہ آہنگ کے برعکس شور و غوغا کا کھوکھلا پن زیادہ گونجتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ بات بلا تامل کہی جا سکتی ہے کہ اگر آج آزاد زندہ ہوتے تو وہ اپنی نظموں "انقلابِ روس" اور "مارکسزم" کو خود ہی رد کر لیتے کیونکہ اُن کی وفات کے بعد انقلابات اور ازموں کا تصور بہت حد تک معنوی لحاظ سے تبدیل ہوتا رہا۔ البتہ ان کی طویل نظم "دریا" اس قسم کے سارے نقائص اور سطحیت سے بالاتر ہے۔

کشمیری زبان کی بہترین نظمیں 1955ء سے لے کر 1970ء تک تخلیق کی گئیں۔ یہ مختصر سا زمانہ کشمیر میں حقائق کو پرکھنے اور سمجھنے اور سیاسی سازشوں کے پردے چاک ہونے کا زمانہ تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کشمیری ادب میں غلام احمد مہجور کو نشاۃ الثانیہ کا نقیب کہا جا سکتا ہے جنہوں نے کشمیر کے فکر و فن کو شعور اور آگہی کی دولت سے مالامال کر دیا۔

مہجور نے 1885ء میں ایک ایسے نظام میں آنکھ کھولی جب کشمیر کی سرزمین جاگیر داری کے استحصال سے کراہ رہی تھی اور صدیوں کی غلامی نے اہل کشمیر کو مجبوری اور مقہوری کی زنجیروں میں جکڑ کے رکھ دیا تھا۔

مہجور چونکہ پیشے کے لحاظ سے پٹواری تھے اور انہیں اس وجہ سے وادی کشمیر کے دیہاتوں میں گھومنے کا بھرپور موقع ملا تھا۔ اس لئے ان کی منظومات میں کشمیر کے دل فریب مناظر۔ روپہلی ندیوں اور نالوں۔ فلک بوس اور برف پوش پہاڑوں اور عطر بیز مرغ زاروں کی گوناگوں تصویر کشی نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مہجور نے اہل کشمیر کی غلامی کو بھی اپنی شاعری میں نمایاں طور پر آشکارا کیا ہے۔ مہجور کے شاگرد اور ہم عصر عبدالاحد آزاد نے مہجور کے دل میں موجزن جذبات کو بعد میں اپنے فن کی سب سے زوردار تحریک کی شکل میں نمایاں کیا۔ اپنی عوامی تخلیقات اور قوم پرستانہ منظومات کی بدولت مہجور کو کشمیر کا قومی شاعر کہا جاتا ہے اور اُن کا وہ نغمہ آج بھی مقامی طور پر سیاسی۔ سماجی اور ثقافتی اجتماعات میں پیش لفظ کی حیثیت رکھتا ہے جس کا پہلا شعر ہے :

چمن والے چمن میں اب نئی اک شان پیدا کر
کھلیں گل ہوں فدا بلبل تو وہ سامان پیدا کر

مہجور کی منظومات کا بہت کم حصہ اردو اور دوسری زبانوں میں منتقل ہوا ہے لیکن جب دیویندر ستھیارتھی اور مرحوم بلراج ساہنی نے تقریباً ساٹھ سال

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

قبل بنگال کے "وشوابھارتی" رسالے میں ان پر تعارفی مضمون قلم بند کئے اور ان میں مہجور کے چند گیتوں کے انگریزی تراجم بھی شامل کر لئے تو رابندر ناتھ ٹیگور نے یہ ترجمہ پڑھنے کے بعد کہا "اگر مہجور بنگالی زبان سے واقف ہوتا تو میں ضرور کہتا کہ اُس نے میرے خیالات سے استفادہ کیا ہے"۔

عبدالاحد آزاد بیک وقت اقبال اور اشتراکی خیالات سے متاثر تھے لہٰذا اُن کے یہاں فلسفۂ خودی اور سماجی طبقات کی کش مکش دونوں ساتھ ساتھ ابھرتے ہیں۔ آزاد نے اپنی عمر درس و تدریس میں گزاری اور جوانی میں ہی بیکسی کے عالم میں 1948ء میں خدا کو پیارے ہوئے۔ اپنی مختصر زندگی کے دوران ہی آزاد نے خاص طور پر کشمیری ادب میں نظم کی صنف کو اپنی کئی بے مثال تخلیقات سے مالامال کیا۔ جن میں شکوۂ ابلیس۔ دریا۔ وتستا اور شکوہ کشمیر وغیرہ ایک خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

1947ء میں کشمیری ادیب اور شاعر کلچرل کانگریس کے پرچم تلے پہلی بار ایک منظم صورت میں یکجا ہو گئے اور انہیں دنوں کشمیری ادب میں پہلی بار افسانہ اور ڈرامہ وجود میں آیا۔ اس ترقی پسند تحریک نے مرزا غلام حسن بیگ عارف۔ دینا ناتھ نادم۔ نور محمد روشن۔ حبیب کامران۔ سوم ناتھ زتشی۔ اختر محی الدین۔ رحمان راہی۔ امین کامل۔ غلام نبی عارض۔ پیتامبر ناتھ فانی۔ غلام احمد ناز کو لگامی اور فاضل کشمیری وغیرہ کو کاروان سخن کے قافلہ سالاروں کا درجہ بخشا۔ بعد میں غلام نبی فراق۔ مظفر عازم۔ چمن لال چمن۔ مکھن لال بیکس۔ واسدیو ریہہ۔ اُمیش کول۔ فارق بڈگامی۔ غلام نبی خیال۔ عبدالعزیز ہارون۔ علی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

محمد لون۔ ہری کشن کول۔ رتن لال شانت اور پشکر بھان اپنے فن سے ہم عصر ادب کا دامن بھرتے رہے۔

تنقید و تحقیق کے میدان میں رحمان راہی۔ غلام نبی فراق۔ امین کامل غلام نبی خیال۔ موتی لال ساقی۔ بشیر اختر۔ ناظر کولگامی اور مشعل سلطان پوری اپنی کدوکاوش جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اس وقت تک کشمیری ادیبوں اور شاعروں میں ماسٹر زندہ کول مرحوم (1956) اختر محی الدین (1958) رحمان راہی (1961) امین کامل (1967) عبدالخالق ٹاک زینہ گری (1969) محی الدین حاجنی (1970) علی محمد لون (1972) غلام نبی خیال (5ء 19) پشکر بھان (1976) غلام رسول سنتوش (1978) مرغوب بانہالی (1979) موتی لال ساقی (1981) موتی لال کیمو (1982) محمد زماں آزردہ (1984) مرزا عارف (1985) دینا ناتھ نادم (1986) غلام رسول نازکی (1987) غلام نبی گوہر (1988) پران کشور (1989) فاضل کشمیری (1990) ناظر کولگامی (1991) شفیع شیدا (1992) رسول پونپر (1993) سجود سیلانی (1994) اور فاروق نازکی (1995) کو اُن کی تصانیف پر ساہتہ اکادمی ہند کے انعامات سے نوازا گیا ہے۔ ریاستی کلچرل اکادمی کی طرف سے بھی ہر سال کشمیری زبان کی بہترین مطبوعات پر انعامات دئے جانے کا سلسلہ چل رہا ہے۔

کشمیری زبان میں تراجم کے لین دین کا عمل بھی کئی برسوں سے جاری ہے جس کی بدولت رُباعیات عمر خیام (خیال) گوگول کی انسپکٹر جنرل (شانت) گورکی کی ماں (لون) الف لیلہٰ (حاجنی) زین العابدین کی پیامبر (شمس الدین احمد)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ابسن کے ڈرامے گھوسٹ (اختر) اور وایلڈ ڈک (زتشی) ارسطو کی بوطیقا (خیال) ٹالسٹائی کی جنگ اور امن (عازم) ڈاکٹر فاسٹس کا ایک منظر (فراق) شیکسپیئر کی جولیس سیزر (ناجی منور) مُسدس حالی (حاجنی) بابا فرید کا پنجابی کلام (راہی) بال جبریل (اندرابی) اسرار خودی (ناز) دیوان غالب (ناظر) ٹیگور کے ڈرامے چوکھیر بالی۔ ڈاک گھر اور سائکل آف سپرنگ (عارف) مکتہ دھارا۔ راجا اور رانی اور گل لالہ۔ منظوماتِ اقبال اور غالب۔ ٹنی سن۔ کیٹس۔ ناظم حکمت اور یوری پیڈیز کا یونانی المیہ میڈیا (خیال) کشمیری میں منتقل ہو چکے ہیں۔

کشمیری ادب میں جدیدیت کی نہج کو کوئی واضح سمت نہیں مل سکی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کشمیری ادب جن روایاتی اثرات کے سائے میں پروان چڑھا ہے اُن کے مقرر کردہ اسالیب اور موضوعات کشمیری ادیبوں اور شاعروں کے ذہن پر مکمل طور پر غالب و حاوی ہیں اور کشمیری شاعری اب بھی کلاسیکی لہجے کو ترجیح دیتی ہے۔ اس سبب سے رحمان راہی۔ مظفر عازم۔ فراق۔ روسل پونپر اور دینا ناتھ نادم اور کئی اور شعراء کا جدیدیت کے رنگ میں رنگا ہوا کلام قاری کے دل و دماغ پر ایک سطحی اثر کے سوا کوئی دیرپا تاثر قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا لیکن اس کے ہرگز یہ معنی نہیں کہ کشمیری شاعر اور ادیب سائنس اور تکنالوجی کے اس تیز گام زمانے میں ہر آن بدلتے ہوئے ماحول اور اقدار کے مدو جزر سے آگاہ نہیں۔ اُس کے تحت الشعور پر وقت کی ہر کروٹ کے نشانات ثبت ہوتے ہیں جس کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً فن کے مختلف النواع پیکروں کو تراش کر کرتا ہے اور بعض اوقات یہ تصویر کشی جاذب نظر اور دیدہ زیب بھی بن جاتی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کشمیری ادب گذشتہ چھ صدیوں کے دوران زندگی کی ہر دھڑکن کو محسوس کرتا رہا ہے اور ان دھڑکنوں اور محسوسات اور تجربات کا ردعمل ساری دنیا کے ادبی اظہار کی طرح ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

راول پورہ ہاؤسنگ کالونی
سری نگر 190005 کشمیر
ٹیلی فون نمبر : 31122 : (0091-194)
فیکس نمبر : 32132 (0091-194)
نئی دہلی فون : 2470707 : (0091-11)

○

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

للّہ عارفہ

للّہ عارفہ کے حالاتِ زندگی پر استبدادِ زمانہ کی گرد پڑی ہوئی ہے۔ البتہ اس اولین کشمیری شاعرہ کے بارے میں جو کچھ آج تک ورطہ تحریر میں آیا ہے اس کی رُو سے للّہ عارفہ کشمیر کے دارالحکومت سری نگر شہر سے چھ میل دور جنوب مشرق کی طرف سیم پور نامی گاؤں میں 1335ء میں پیدا ہوئیں اور وہاں سے دو میل کی دوری پر قصبہ پانپور میں بیاہی گئیں۔

سسرال میں للّہ عارفہ کی ساس اُن کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتی رہی اور ہر روز طرح طرح کے الزامات ان پر عاید ہوتے رہے۔ للّہ عارفہ کی ساس کھانا پروستے وقت ہر روز ابلے ہوئے چاولوں کے چند دانوں کے نیچے ایک گول پتھر رکھ دیتی تھی تاکہ برتن بھرا ہوا نظر آئے۔ لیکن للّہ یہ ساری سختیاں اور تکالیف ہنسی خوشی برداشت کر لیتی تھیں۔

للّہ عارفہ کو جب روحانیت کا فیضان حاصل ہوا تو وہ بسا اوقات گھر سے تنہا نکل کر ویرانوں اور جنگلوں میں گھومتی رہتیں۔ تھوڑے ہی دنوں میں وہ فنافی اللہ کے عالم میں اس طرح محو ہوئیں کہ پردۂ غیب کے پیچھے مخفی اسرار حیات و ممات اُس پر آشکارا ہونے لگے۔

اس طرح سے للّہ عارفہ نے اپنی اس نئی دنیا کو آباد کرنے کی غرض سے اپنے سسرال کو خیرباد کہا اور ایک مست قلندر کی طرح نیم برہنہ حالت میں جابہ جا پھرنے لگیں۔ اسی دوران ان کے پیٹ کا نچلا حصہ بڑھ کر پھیل گیا جس سے اُن

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کی جائے ستر کی پردہ پوشی ہوئی۔ اس حصے کو کشمیری میں ''لل'' کہتے ہیں اور اسی مناسبت سے ان کا نام للہ پڑ گیا۔

روایت ہے کہ انہی دنوں للہ عارفہ کی ملاقات سرزمین کشمیر میں اسلام کے نقیب حضرت سید علی ہمدانی امیر کبیر رحمتہ اللہ علیہ سے ہوئی اور انہیں دیکھتے ہی وہ چھپ گئیں۔ جب للہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے جواب دیا۔ ''میں نے زندگی میں پہلی بار ایک مردِ خدا کو دیکھا ہے اور میں اُس کے سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ لا سکی''۔

للہ عارفہ 1400ء میں جنوبی کشمیر کے قصبہ بیج بہاڑہ میں جامع مسجد کے باہر انتقال کر گئیں۔

چونکہ للہ عارفہ کا دور کشمیر میں شیوزم کے اختتام کا دور تھا لہٰذا ان کے کلام میں سنسکرت الفاظ کی بھرمار نظر آتی ہے۔

للہ عارفہ کے 64 واکھیوں کا ترجمہ سب سے پہلے پنڈت بھاسکر رازدان نے سنسکرت میں کیا تھا جسے ریاست جموں و کشمیر کے محکمہ تحقیق نے منظر عام پر لایا۔ مشہور یورپی مستشرق سر جاج گریرسن نے 1921ء میں 109 واکھیوں کا انگریزی ترجمہ کیا اور اس کے چند سال بعد سر رچرڈ ٹمپل نے بھی للہ کے کلام کو انگریزی میں منتقل کیا۔ اردو میں للہ واکھیوں کا منظوم ترجمہ مرحوم پروفیسر نند لال طالب نے کیا ہے جو کلچرل اکادمی سری نگر کی طرف سے 1961ء میں اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔

للہ عارفہ مشہور صوفی شاعر اور سلسلۂ ریشیان کے بانی شیخ العالم

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شیخ نورالدین نورانی کی ہم عصر رہی ہیں۔ اس پس منظر میں بھی ان دونوں کے کلام کو آج بھی قطعی طور پر ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔

للہ عارفہ کے بارے میں یہ بھی روایت ہے کہ انتقال سے پہلے انہوں نے ایک نانبائی کے دہکتے تنور میں چھلانگ لگادی جہاں سے بعد میں صرف پھول ہی پھول بر آمد ہوئے۔ ان پھولوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں نے تبرکاً حاصل کر کے للہ عارفہ کی آخری رسومات اپنی اپنی مذہبی روایات کے مطابق سر انجام دیں۔ یہی وجہ ہے کہ للہ عارفہ آج بھی کشمیر میں مسلمانوں اور غیر مسلموں میں اپنی روحانی برتری۔ فکری سربلندی اور شاعرانہ عظمت کے سبب یکساں طور پر مقبول و معروف ہیں۔

○

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

للہ عارفہ

واکھیہ

شاہراہِ عام سے گو آئی میں جا سکی واپس نہ پھر اِس راہ سے
جا رہی تھی میں کنارے پر ابھی میں نے دیکھا اتنے میں دن ڈھل گیا
ڈال کر تب ہاتھ دیکھا جیب میں آہ اس میں ایک کوڑی بھی نہ تھی
پار دریا سے اترنے کے لئے آپ ہی کہئے کہ اب دوں گی میں کیا

○

بار ہا آتے رہے اور بار ہا جاتے رہے
سلسلہ یہ آنے جانے کا رہے گا برقرار
جس جگہ سے اس طرح آتے رہے ہیں پے بہ پے
پھر وہیں جاتے رہیں گے ہم برابر بار بار
راز ہے کوئی نہ کوئی اس میں پوشیدہ ضرور
ورنہ کیا سارا ہی یہ ہنگامہ ہے بے اعتبار

○

آسان تھا بادلوں کا ہٹانا میرے لئے
ممکن تھا میں نکالتی دریا سے سارا آب
بیمارِ خستہ حال کا کر سکتی میں علاج
لیکن میں بیوقوف کو قائل نہ کر سکی

○

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کچے دھاگے کی مدد سے ناؤ کو کھیتی ہوں میں
درمیان دریا کے متواتر جو ڈانواں ڈول ہے

کاش سُن پائے میرا مالک میری آواز اب
اور اُتارے پار مجھ کو اپنے رحم و فضل سے

حال اپنا کیا سناؤں کچھ کہا جاتا نہیں
میں ہوں اک کچاسا برتن جو نئی مٹی کا ہو

اور جس سے پانی رستا رہتا ہو آٹھوں پہر
رُوح کو خواہش ہے پائے اپنا یہ اعلیٰ مقام

○

لکڑی کی تھی کمان ملا تیر گھاس کا
نجار بے وقوف ملا قصر کے لئے

بازار میں دُکان رہی قفل کے بغیر
میرا بدن نہ پاک زیارت سے ہوسکا

کس حال میں ہوں اس کی کسی کو خبر نہیں!

○

میں نے ایک دانا کو دیکھا بھوک سے مرتے ہوئے
جیسے پت جھڑ میں ہوا سے گرتے ہیں برگِ شجر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ایک ناداں شخص کو دیکھا جو ہوکر تُرش رو
پیٹتا تھا اپنے باورچی کو بے خوف و خطر

ہوکے بد دل منتظر رہتی ہوں اب اس دن کی "لل"
چھوٹ جائیں مجھ سے اِس دنیا کے بندھن سربسر

○

بچن ایک مرشد نے مجھ کو بتایا کہ باہر سے اندر ہی اندر چلی جا
اسی کو ہدایت، رشادت میں سمجھی لگی ناچنے مست ہوکر میں ننگی

○

شِو ہی شِو ہے جابجا جلوہ نما جلوہ طراز
کر نہ ہندو اور مسلماں میں تو کچھ بھی امتیاز
گر ہے تو ذی ہوش اپنی ذات کو پہچان لے
در حقیقت بس یہی اللہ کی پہچان ہے

○

میل میں نے من کا سارا دھو لیا
خواہشات دل کو بھی قابو کیا
مست ہوکر دامن عجز و نیاز
اس کے آگے شوق سے پھیلا دیا
ہوگئی مشہور "لل" نزدیک و دور

○

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(۶)

ترک کر حرص و ہوا ترک کر یہ ماسوا
دیکھ اُس کے نور کو نور ہی میں ڈوب جا
وہ بہت نایاب ہے وہ بہت ہے بے بہا
ہے وہ تیرے ہی قریب ڈھونڈتا ہے دور کیا
وہ خلا ہے یا ملا
کچھ نہیں اُس کے سوا

○

دم میں جمتی شبنم دیکھی دم میں دیکھا پڑتا پالا
دم میں دیکھی رات اندھیری دم میں دیکھا دن کا اُجالا
تھی میں اک کم سن سی دختر دم میں جوانی کو جا پہنچی
چلتی پھرتی تھی میں اب تک ہوگئی جل کر راکھ کی ڈھیری

(نند لال طالب)

واکھیہ

میں نے آلائش دنیا کو کیا خاکستر
میں نے دنیا کی ہر ایک چیز سے رشتہ توڑا
دامنِ ہستی فانی سے جھٹک دی میں نے
عیش و آرام کی آلودگی دھر کی گرد

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

 Digitized By eGangotri

میں نے خود خون کیا اپنی تمناؤں کا
اور آسودگی جسم کی ہر خواہش کو
ایک دشمن کی طرح قتل کیا ہے میں نے
اپنے ہاتھوں سے گلا گھونٹا ہے میں نے دل کا
زندگی تیاگ دی شنکر کے لئے جب میں نے
لوگ کہنے لگے یہ للہ ہے یہ عارفہ ہے

○

تھکی ہوئی تھی بہت سو گئی خیالوں میں
گذر گئی میں بیابانِ شش جہات سے جب
حسین چاند کی دھند نے جگادیا مجھ کو
میں سانس روک کے جب کھو گئی خیالوں میں
یہ خاک و باد کی دُنیا یہ خارجی دُنیا
میری رگوں میں ہوئی اس طرح سے یخ بستہ
کہ جیسے برف سر کوہسار سرما میں
ہر ایک سمت اندھیرے کے نصب تھے خیمے
کہ میرے دل میں محبت کی آگ جاگ اُٹھی
بھڑکتے شعلوں سے دل میں نے کرلیا روشن
حقیقت ابدی کا مجھے ہوا عرفان
حقیقت ابدی، نفس پاک شنکر ہے

○

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

وقت کے ساتھ یہ حالات بدل جائیں گے
وقت بدلے گا تو دن رات بدل جائیں گے
اُس نئے عہد کے آثار نظر آتے ہیں
جبکہ انسان کی تاریخ کے ساتوں اوراق
اپنے ہی بوجھ سے پاتال میں پھنس جائیں گے
آخر کار گھٹا اٹھے گی چھا جائے گی
مینہ برسے گا بیابان گلستاں ہوں گے
اور جھلسی ہوئی دھرتی پہ بہار آئے گی
اور انسانوں میں تفریق نہ ہوگی کوئی
اور تہذیب کے آداب بدل جائیں گے
سب کی آنکھوں میں نظر آئے گا صہبا کا سرور
خاکروب اور برہمن میں نہ پھر ہوگی تمیز
ایک ہی جام سے کل دونوں کو پینا ہوگا
ایک ہی طرح سے کل دونوں کو جینا ہوگا

(کمال احمد صدیقی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شیخ نورالدین نورانی

محمد امین کامل کا یہ خیال ہے جو درست بھی ہو سکتا ہے کہ "شیخ العالم کے سوانح حیات پر آج تک کسی نے صحیح کام نہیں کیا ہے۔ ریشی ناموں میں جو کچھ درج ہے اُس میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے اور ان میں شیخ العالم کے ساتھ کشف و کرامات کا اس قدر طویل سلسلہ منسلک کیا گیا ہے کہ اُن کی زندگی کے اصل واقعات پس پردہ رہ گئے ہیں"۔

عام مورخین کی رائے کے مطابق شیخ نورالدین نورانی 1377ء میں تولد ہوئے۔ جب آپ تیرہ سال کی عمر کو پہنچے تو پرنگ پرگنہ کے ساگام گاؤں کی زے نامی ایک لڑکی کے ساتھ اُن کا بیاہ ہوا۔ ازدواجی زندگی کے چھ سال میں ان کے یہاں ایک بیٹا حیدر اور ایک لڑکی زون پیدا ہوئے۔

کچھ عرصہ بعد شیخ العالم نے ترکِ دنیا کر کے نفس کشی اور ریاضت اختیار کر لی۔ اور اس طرح سے انہوں نے ایک غار کو اپنا مسکن بنایا۔ اسی غار میں فیضان اور عرفان کے حصول کے بعد شیخ العالم نے کشمیر کا طویل دورہ اختیار کر لیا اور اس دورے کے دوران اُنہوں نے وادی کے دور دراز علاقوں میں وقتاً فوقتاً رہائش اختیار کر لی۔ بالآخر آپ 1438ء میں انتقال فرما گئے اور چرار شریف کے مقام پر دفن ہوئے۔ آپ کے جنازے میں سلطان زین العابدین بڈشاہ نے بھی شمولیت کی۔

شیخ العالم کے ایک شیدائی غلام محمد رفیق نے اس پایہ ناز صوفی شاعر پر جو

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تحقیق کی ہے اُس کی رو سے شیخ نور الدین نورانی کا اصلی وطن نگر کوٹ کانگڑہ کی ریاست رہی ہے۔ ان کے جدِ بزرگوار راجہ بلدیو چندر کانگڑہ میں سیاسی انقلاب کی وجہ سے راجہ جے سنگھ (1155ء-1128ء) کے عہدِ حکومت میں کشمیر آئے تھے۔ وہ چندر بنسی راجپوت تھے۔ شیخ العالم کے والدِ ماجد کا نام سنگرام چندر رانا تھا۔ اور رفیق کے خیال میں شیخ العالم کیموہ میں نہیں بلکہ شہر سری نگر میں پیدا ہوئے تھے۔ رفیق کی اس تحقیق کو مزید گہرائی کے ساتھ جانچنے کی ضرورت ہے۔

شیخ العالم نے جہاں جہاں قران کا استفادہ کرتے ہوئے اس صحیفہ الٰہی کے ارشادات اور ہدایات کو اپنے شاعرانہ گفتار کے پیکر میں ڈھالا ہے وہاں انہوں نے سخن گویانہ پُرکاری سے زیادہ تبلیغی اسلوب سے کام لے کر قرآنِ مقدس کو کشمیری جامہ پہنایا ہے۔

پروفیسر رحمان راہی کا کہنا ہے کہ "کشمیری زبان کی خوش بختی تھی کہ للہ عارفہ کی طرح شیخ العالم نے بھی اپنے تجربات اور فکر کے ابلاغ کے لئے اس زبان کو استعمال کیا اس سے ایک کھلا اور اہم فائدہ یہ ہوا کہ کشمیری زبان غیر معمولی اور اعلیٰ پایے کے جذبات و خیالات کے اظہار پر قادر ہو گئی۔ شیخ العالم نے افراط و تفریط سے بچتے ہوئے مختلف زبانوں کے ذخیرۂ الفاظ سے ایک متوازن انداز میں فائدہ اُٹھا کر کشمیری زبان کو فصیح و بلیغ بنانے کی ایک لائقِ تقلید مثال قائم کی ہے۔ کلام شیخ کی بدولت کشمیری زبان کی قوتِ بیان میں قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے اور اس کے جوہر مضمر اور اس کی ترقی پذیری کی صلاحیت کا احساس گہرا ہو گیا ہے"۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شیخ نورالدین نورانی

نورنامہ

ہے تیرے نیچے چاہ تو اوپر ہے ناچتا
حیراں ہوں تیری عقل پہ کیونکر ہے مانتی
جو کچھ کیا ہے جمع یہیں چھوڑ جائے گا
کس طرح تجھ کو کھانے میں پھر آتا ہے مزا

○

پانچ دس گیارہ کو کہیے کیا کروں
میری ہانڈی کرکے خالی چل دئے
کھینچتے رسی کو سب مل کر اگر
کب یہ گیارہ گاے کو کھو بیٹھتے

○

ابھی ایک ندی تھی بہتی ہوئی
ابھی چار سو عالم آب تھا
جو دیکھا تو پُل تھا نہ ساحل کہیں
نہ تھا سیل دم میں نہ وہ جوئے آب
ابھی ایک جھاڑی تھی پھولوں سے پُر
ابھی پھر جو دیکھا نہ گُل تھا نہ خار

○

تجھ کو کچھ حاصل نہ ہوگا زینہار
خورد و نوشِ پے بہ پے سے رات دن

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اور اگر پابند فاقہ ہی رہا
تجھ پہ غالب آئے گا نخوت ، غرور

کھانے پینے میں ہے جائز اعتدال
زندگی کا یہ بنا اپنی اصول

اس عمل سے بایقین تیرے لئے
بند دروازے سبھی کھل جائیں گے

○

حرص و شہوت اور تکبّر تین ہیں رہزن بڑے
لوٹتے رہتے ہیں جو نوعِ بشر کو بار بار
زیر کرکے جو دلیری سے انہیں کردے ہلاک
اور پھر جو شوق سے ہو خلق کا خدمت گذار
سچے معنوں میں وہی ہے طالبِ ربِ اِعلا
ماسوا اُس کی نظر میں ہے فقط مشت غبار

○

کچھ تو وہ ہیں جن کو آئی غیب سے تیری ندا
اور کچھ وہ ہیں کہ ہم آغوشِ دریا ہوگئے
پی کے مئے آنکھیں کسی کی جم گئیں ہیں سوئے بام
اور کسی کی پختہ فصلیں کھاگئی ہیں ٹڈیاں

○

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دُور کر دیں باغِ دل سے اپنی سب آلائشیں
کیا تعجب اس میں پیدا ہوں گے پھر نرگس کے پھول
حاصلِ اعمال تجھ سے مانگیں گے مرنے کے بعد
تیرے در پہ موت ہے گویا کہ اِک تحصیلدار

○

غافل قدم اُٹھا کہ تیرا راستہ ہے دور
اب بھی ہے وقت دوست کی اپنے تلاش کر

پرواز کے لئے پر پرواز ہے ضرور
اب بھی ہے وقت دوست کی اپنے تلاش کر

○

تو اگر سمجھے کہ ہے توحید کیا! منفرد ہستی تری مِٹ جائیگی
نیست تھا میں ہست مجھ کو کر گیا مٹ گئی اُس سے میری بیگانگی
ہے یہی توحیدِ شانِ ذات حق پھر بھی جاری ہے یونہی جنگ دوئی
خود تو وہ بے رنگ ہے لیکن مُجھے
مبتلائے رنگ و بُو کر کے گیا

(نند لال طالب)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ریشی نامہ

عہدِ جوانی میں جی بھر کے پاپ کمائے
اور بڑھاپے میں آکر ریشی کہلائے
یہ تسبیح تمہارے ہاتھ میں ناگن ہے
اور نماز تمہاری بھلا کِس کھاتے جائے؟

○

ایسے بھی خوش بخت ہیں جن کی قبر ہے پیشانی پر پھول
کچھ ایسے بدبخت کہ جن کی گور ہے اک تاریک کنواں
ایک ذرا سی لغزش پر گردانے گئے کچھ نا معقول
وہ بھی ہیں تیری چاہت میں ڈوبا جن کا رُواں رُواں

○

میرا جیون میری جوانی جیسے پھول انار کا ہو
میری جوانی کب چاہے گی ایندھن اس انگار کا ہو
میرے دست و بازو اپنے کئے کا پھل جب پائیں گے
کیا اُس وقت کروں۔ کیا حاصل میری چیخ و پکار کا ہو

○

اوتھلا اتراتا پھرتا ہے اور سنجیدہ سر کو جھکائے
طوطے کو پکارتے دیکھا اور کوّے کو شور مچاتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خالی دیکھی اونچی ڈالی اور پھل والی جھک جھک جائے
باز کو بن میں چھپتے دیکھا چیل کو بستی میں منڈلاتے

○

مسخرے کم ظرف اٹھلاتے ہیں گھوڑوں پر سوار
امن کے طالب گھروں میں سرد مہری کے شکار
ہے میسر اوچھے لوگوں کو یہاں گوشت اور پلاؤ
اور اچھے لوگ روٹی کے لئے باندھے قطار

○

گلشن سے کیا رشتہ جوڑے ہریالی سے کیا سکھ پائے
جو گل شاخ سے ٹوٹ گرا ہو اور ہوا کی زد میں آئے
کیا سورج کی حرارت چاہے کیا مانگے کرنوں سے نور
وہ بیکس جو راستہ چلتے موت کی نیند میں گم ہو جائے

○

پنچھی کے اڑنے پر سونے پنجرے کو روئیں گے یار
سسکیاں نکلیں گی جب رخصت ہوں گے مچے گی ہاہاکار
موت کی زردی میں جو ڈھلے گا پھول کا وہ چہرہ گلنار
میرے گناہوں کی بخشش ہو یہی دعا ہے پالن ہار!

جان میں بھی اب جان نہیں اور سانس میں باقی دم نہ رہا
عقل، شعور اور حوصلہ ایک کا بھی اب وہ عالم نہ رہا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میرے اِن ابیات کو سمجھیں ! سمجھو پیچ و خم نہ رہا
میرے گناہوں کی بخشش ہو یہی دُعا ہے پالن ہار!

مسخرگی کے ایسے گھناؤنے دور میں کیسے بسر کرلی
میرے لئے یہ سیل تھا ایسے ہنس کو جیسے ہو پانی
مُحمد سنز نے وہ سب کہہ ڈالا جو کچھ بھی اُس پر بیتی
میرے گناہوں کی بخشش ہو یہی دُعا ہے پالن ہار!

○

گھاس ہے کیسر دھرتی سونا
جنّت ہے انعام عمل کا
روشنی جنّت کی ہے اسی سے
در پر ہے جو درختِ طوبیٰ
پتے پتے پر ہے کلمہ
شاخیں سنہری تنا روپہلا
جڑوں کے نیچے ٹھنڈا چشمہ
دودھ دُھلا بالائی ستھرا
چاہے گر تو مُراد عمل کی
قند و شکر سے زیادہ میٹھی
ہیرے اور یاقوت زمرّد
دیواریں ساری پتھریلی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized by eGangotri

ہیرے موتی ڈھیر لگادے
بات یہ اپنے دل میں بٹھادے
آنکھوں والے جلوہ دیکھیں
خوف اور لالچ سے در گذریں
اور ستارہ بخت اس دوڑ میں
سورج سے بھی آگے نکلیں

(طاؤس بانہالی)

اشلوک

میں شکستہ اور بناپتوار کشتی میں سوار
نذرِ گردابِ بلا ہو یا کہ ساحل سے لگے
ڈال دی کانجی کے مٹکے میں جو اِک شاخِ نبات
کون کڑوا یا کہ میٹھا یوں بنے اس طور سے

○

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مجھ الہڑ دو شیزہ کو چاہت ہوئی کیوپڈ کی تب
دیکھ کر دُنیا کے پھولوں پر ہوئی عاشق میں جب
جوں اُڑی میں برفِ کوہی جوں اُڑی آب و لر
ھسِ لارہ کے ٹھگ نے بے محابا ٹھگ لیا
جو پکی تھی کھیر اُس میں گھن و بوسی مل چکی
دان مرا مفلس کا گویا سال بھر کا ہوگیا

(نشاط انصاری)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یاد صبح دم

کُنجِ گلشن میں میرے محبوب تو یاد آگیا
پھر پروئے جا رہی ہوں آج میں پھولوں کے ہار
پھول کی یہ پتیاں اور اُن پہ شبنم کی یہ گوٹ
دیکھ کر ان کو پروئے میں نے پھر اشکوں کے ہار

○

لہلہاتا ہے ہر اک گُل موجِ بادِ صبح سے
شبنمی موتی لرزتے ہیں سرِ برگِ گلاب
گنگناتی جھومتی پھرتی ہے ہر جانبِ شمیم
ناچتا ہے پتّے پتّے پر بہاروں کا شباب

○

جھیل کے پانی میں سُورج کی ہیں کرنیں عکس ریز
برف سے ڈھانپی ہوئی چوٹی پہ ہے شعلوں کا رنگ
چھیڑتی جاتی ہے حسنِ شوق کو پھولوں کی بو
آہ! لیکن اس گھڑی کیوں تو نہیں ہے میرے سنگ
آمرے محبُوب رخساروں سے آنسو پونچھ لے
آمرے محبُوب میرے دل میں پھر شعلے اُٹھے

(مسعودہ بانو)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مت پوچھ

جب سے تو مجھ سے دُور چلی مت پوچھ کہ مجھ پر کیا گذری
سُونی سُونی ہے دل کی گلی مت پوچھ کہ مجھ پر کیا گذری

پہلے تھا ساتھ بہاروں کا کھلتے کھلتے گلزاروں کا
پھر ہر سُو اِک آندھی جو چلی مت پوچھ کہ مجھ پر کیا گذری

اک آگ سی تھی فریادوں کی اک شمع تھی تیری یادوں کی
جل جل کے بجھی بجھ بجھ کے جلی مت پوچھ کہ مجھ پر کیا گذری

غیروں سے نبھانا مشکل ہے اپنوں کو بھلانا مشکل ہے
جب بزم میں تیری بات چلی مت پوچھ کہ مجھ پر کیا گذری

ہر صبح کو حسنِ خیال تیرا ہر شام کو شوقِ وصال تیرا !
کیا جانو کیسے رات ڈھلی مت پوچھ کہ مجھ پر کیا گذری

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میرے چاند

آسماں پر چاند وہ نکلا اُدھر
اور گل ریحان پر شبنم کے موتی کھل اُٹھے

چاند میرے چاند سُن
بے کسوں کے ساتھ کچھ تو بات کر
دیکھ جن کے بھائی ہوتے ہیں حیات
ان کا وہ تو خود ہی رکھتے ہیں خیال
اور جن کے رشتہ داروں نے عدم کی راہ لی
وہ تو راہوں کو تکا کرتے ہیں ہر دم دور تک

چاند میرے چاند آ
تو ہی آ اور بے کسوں سے بات کر!

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بیٹی

باغ میں میں نے پھولوں کی ایک کیاری سینچی
لوٹ آئی تو پھر پنگھٹ کی اور چلی
وہاں ملے مجھے میرے ابوَ
وہ مجھے لے گئے اپنے گھر

جن زینوں پر میں نے اپنے پاؤں رکھے
ان پر انہوں نے پھولوں کی ورشا کرلی
پھر مجھے لے گئے کمرے میں
اور بٹھایا سنگھاسن پر
میرے دائیں ابو نے پھر پیارا سا اک طوطا رکھا
میرے بائیں انہوں نے اک شمع جلائی
پھر قرآنِ پاک کو کھولا
اور تلاوت سنتے سنتے میری آنکھیں چھلک پڑیں

دھیرے دھیرے میں نے اپنا درد بتایا ابو کو

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ابو بولے :

بیٹی صبر سے ہر ایک جبر کو سہنا ہوگا
آج ہی گھاٹ سے پانی کا اک مٹکا لے کر
ساس سسر کے پاؤں دھولے
پیاری بٹیا اپنے گھر جا
اب تیرا میکے میں رہنا ٹھیک نہیں ہے
اب اپنے سسرال میں تجھ کو

جیسے تیسے رہنا ہوگا
بیٹی سب کچھ سہنا ہوگا

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

حبہ خاتون

منشی محمد دین فوق نے اپنی اُردو تصنیف "خواتین کشمیر" میں پہلی بار حبہ خاتون کے سوانح پر بات کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں "کشمیر میں چندہ ہار کے گاؤں میں ایک کسان عبدی راتھر رہتا تھا۔ اُس کے یہاں 1551ء میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام زون رکھا گیا (زون کشمیری میں چاند کو کہتے ہیں) اُس کی خوبصورتی کا یہ عالم تھا کہ لوگ اسے دور دور سے دیکھنے آتے۔ غریب باپ نے پہلے تو پانچ سال تک اسے گاؤں کے ایک ملا کے پاس قرآن شریف پڑھوایا پھر امام مسجد کو اُس کی عربی اور فارسی تعلیم کے لئے اتالیق مقرر کیا۔ ایک ایسے گھر میں جہاں کوئی بھی شخص اس کے سوا الف ب سے بھی واقف نہ تھا اُس کا مذہبی و اخلاقی علوم پر مہارت حاصل کرنا لوگوں کی چہ مے گوئیوں کا باعث بن گیا۔ عبدی راتھر نے اپنی بیٹی کے اس کمال علم سے خائف ہو کر اُس کی شادی اپنے ہی خاندان کے ایک نو عمر لڑکے عزیز لون سے کر دی۔ یہ لڑکا نہ صرف اَن پڑھ تھا بلکہ حد درجہ بد اخلاق بھی۔ زون نے اپنی ساس اور سُسر کے طعن و تشنیع کے باعث کتابوں کا مطالعہ چھوڑ دیا اور عملی طور پر کھیتی باڑی میں جُت گئی۔ لیکن اس کے حساس دل کو جو صدمہ پہنچا وہ کشمیری اشعار کی صورت میں ظاہر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

ایک دن زون نے ایک صوفی بزرگ خواجہ مسعود کو اپنے مصائب کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

داستان سُنائی۔ اُس نے رقت وحال کے عالم میں اس کا نام حبہ خاتون رکھ دیا۔

1571ء کی بات ہے کہ حبہ خاتون کھیت میں (زعفران زار میں) گوڈی کرتے ہوئے مقام عراق پر کوئی کشمیری گیت گا رہی تھی کہ (سلطان کشمیر) یوسف شاہ کا وہاں سے گذر ہوا۔ وہ اس پر فریفتہ ہو گیا اور اسے اس کے شوہر سے پانچ ہزار درہم کے عوض طلاق دلوا کر اپنی زوجیت میں لے لیا۔ اس کے بعد حبہ خاتون نے ملکہ کشمیر بن کر چند سال تک شاہانہ زندگی بسر کی۔

یوسف شاہ راگ رنگ اور نغمہ وسُرور کا بے حد دلدادہ تھا۔ اس کے دربار میں کئی ماہرِ فن موسیقار تھے جن کی تربیت سے حبہ خاتون نے تھوڑے عرصے میں فن موسیقی پر عبور حاصل کیا۔ پھر ان ہی موسیقاروں کی مدد سے فارسی موسیقی کے اصول وقواعد مرتب کئے اور اپنی کشمیری غزلیں اس میں شامل کیں۔

1585ء میں جب اکبرِ اعظم نے کشمیر کو فتح کیا اور یوسف شاہ کو گرفتار کر کے بہار میں نظر بند کیا اس وقت مغل گورنر نے حبہ خاتون کی گرفتاری کا بھی پروانہ جاری کیا تھا۔ مگر وہ اس حکم سے پہلے ہی شاہی محلات چھوڑ کر اور فقیرانہ لباس پہن تارک الدنیا ہو گئی اور پانڈہ چھوک کے مقام پر دریائے جہلم کے کنارے اپنی کٹیا بنالی۔ کچھ مُدت کے بعد اس دنیا سے رخصت ہو کر اسی جگہ دفن ہو گئی"۔

حبہ خاتون کا سال وفات 1606ء بتایا جاتا ہے۔

امین کامل نے حبہ خاتون کی شاعری کا تجزیہ ان الفاظ میں کیا ہے "حبہ خاتون کے عشق ومحبت اور رومان بھرے گیتوں کی خوبی۔ اُن کا سوز وگداز۔ جذباتی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ملکہ حبہ خاتون

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

محمود گامی

رسول میر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لب و لہجہ ۔ اور لفظی ترنم۔ ہلکے پھلکے اور عام فہم خیالات اور وہ نسوانی آہنگ ہے جس کو محسوس تو کیا جاسکتا ہے لیکن بیان کرنا مشکل ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب فارسی زبان کے اقتدار کی وجہ سے کشمیر کے تمام شاعر اپنی مادری زبان کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے بلکہ اس میں طبع آزمائی کرنا کسرِ شان سمجھتے تھے۔ حبہ خاتون کے یہ گیت جہاں کشمیری زبان کی زندگی کے ضامن بن گئے وہاں عام لوگوں خاص کر عورتوں میں مقبول ہو کر اُن کے دلوں کو غم دوران برداشت کرنے کی قوت بھی بخشتے رہے"۔

حبہ خاتون کے کلام کا اکثر و بیشتر حصہ بھی دست برد زمانہ سے محفوظ نہیں رہ سکا ہے اور اس وقت ان کے صرف گنتی بھر گیت اور نغمے ہی تحریری صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ لیکن بقامت کہتر اور بقسمت بہتر کے مصداق حبہ کے اس مختصر سے دستیاب کلام کو کشمیری شاعری میں ایک لافانی مقام حاصل ہے جسے بہر حال غنائیت اور موسیقیت کی اس ملکہ کا ہی خاصہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

حبہ خاتون

پانچ گیت

(1)

قدم قدم گلزار کھلائیں
آؤ میرے پھولوں کے رسیا
آؤ چلیں ہم چنیں چنبیلی
موت کے بعد ہے اللہ بیلی
راہ تکوں میں بیٹھ اکیلی
آؤ میرے پھولوں کے رسیا
آؤ چلیں باندھے گلدستے
کیوں روٹھے ہو ساجن ہم سے
دور دیس میں کیا سکھ لو گے
آؤ میرے پھولوں کے رسیا
آؤ چلیں ہم کاہو توڑیں
دُنیا والے تہمت جوڑیں
لیکھ کی دھارا کیسے موڑیں
آؤ میرے پھولوں کے رسیا
آؤ چلیں ہم ندی کنارے
مست پڑے ہیں نیند کے مارے
بیٹھی ہوں سندیس سہارے
آؤ میرے پھولوں کے رسیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(2)

گھر سے نکلی کھیلن کو
پر لوٹ کے آنا بھولا
جب مغرب میں دن ڈوبا

میں ارباب کی پیاری بیٹی
حبہ خوتن کہلائی
بروہ پہنے بھیڑ سے نکلی
پھر بھی خلقت دیکھن آئی
جوگ لیا تو بڑے بڑوں سے
جوگ کا دھندا چھوٹا
جب مغرب میں دن ڈوبا

(3)

تم نے کیا دیکھا اس کو سکھی
جو پریم کی چوٹ لگائے گیو
پوہ کے پالے میں ٹھٹھرایا
ہاڑ کی دھوپ جلایا
اور ندی ورنگ بہائے گیو
جو پریم کی چوٹ لگائے گیو

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ایک صنوبر بن میں پایا
لکڑ ہارے نے کاٹ لیا
اور پل میں راکھ بنائے گیو
جو پریم کی چوٹ لگائے گیو

(4)

برکھا آئی کھیتی اُپجی پھل بھی اُگے ہزاروں
بسنت آیو بسنت کا راجہ
سوسن۔ کمل۔ سنہرا کیسر۔ جنگل جنگل مہکا
پتا پتا بوٹا بوٹا ہولے ہولے لہکا

(5)

آؤ مورے رنگ جی
تمہرے سنگ میں کھیلن آئی
میں تیرے نام کی مالا پھیروں
میٹھا جیوں بھینٹ کروں
رات دن تیری باٹ کو دیکھوں
نا سوؤں نا بیٹھ سکوں
اب آؤ دیدار کراؤ
توری برہا مورے گالن آئی
آؤ مورے رنگ جی
تمہرے سنگ میں کھیلن آئی
(مظفر علی سیّد)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گیت

میں تو ہاتھوں میں مہندی رچائے
کب سے بیٹھی ہوں آس لگائے
وہ کب آئیں گے کوئی بتائے
وہ جو آئیں سیج سجائے

مری جاتی ہوں کاش وہ آئیں
اب تو راہ نہ اتنی دکھائیں
اب تو دل کی لگی کو بجھائیں
چلی جیون کی سیج لٹائے

کوئی تیرے بنا میرے پیارے
کیسے جیون کی رین گذارے
میں تو جیتی ہوں تیرے سہارے
تیری یادوں کے ناز اٹھائے

(تابش صدیقی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نظم

کچھ سندر الہڑ کرنیں
اُتریں گھر آنگن میں
آکاش سے پریاں اُتریں
زمزم کے پانی میں
نہلا کر پھر جا بیٹھیں
اتریں گھر آنگن میں
روپک مایا کو دھن میں
بہروپی الجھائیں
ان لہروں سے بھی الجھیں
اتریں گھر آنگن میں

جب آنکھ کھلے جو بن میں
سسرال کے دن آئیں
خوابوں میں ڈوبی آنکھیں
اتریں گھر آنگن میں
(طاؤس بانہالی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پھولوں کی شہزادی

میں ہوں ایک حسین دو شیزہ
میں پھولوں کی شہزادی ہوں
میں باغوں کی رسیا تتلی
پھول بغشے کے چنتی ہوں
میری پیشانی کا پسینہ
موتی بن بن کر بہتا ہے
ساقی گری کا شیوۂ رنگیں
دم سے میرے زندہ رہتا ہے

ہر ایک باغ کے تختہ گل پر
جام پہ جام لنڈھائے میں نے
اپنے اک محبوب کی خاطر
کیا کیا سوانگ رچائے میں نے
میں نے اپنے دوست کی خاطر
کیسے کیسے ہار بنائے
ڈل کی اجلی رعنائی میں
کیا کیا پیانے چھلکائے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لانبی کالی ناگن زلفیں
کس کس طرح سجاتی ہوں میں

آج وہی ہیں آنے والے
جن کو روز بُلاتی ہوں میں

ہار پہ ہار میں گوندھ رہی ہوں
اور اُن کا رستہ تکتی ہوں
میں ہوں ایک حسین دو شیزہ
پھول بہشتے کے چنتی ہوں

(تابش صدیقی)

دل کی پکار

دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں
لدے ہوئے پھولوں کے سبزہ زار
تو نے سنی بھی میرے دل کی پکار
ڈوب گئیں پھولوں میں یکسر
میرے دیس کی جھیلیں اور کہسار
آؤ لوٹیں جلوۂ حسنِ یار
جنگل جنگل چھایا ہوا ہے
بید مشک کی خوشبوؤں کا خمار
تو نے سنی بھی میرے دل کی پکار

(تابش صدیقی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گیت

عذاب جان ہے سسرال میری سمت بھی دیکھو
میرے بھائی میرے بیرا مجھے اب میکے بلوالو

گئی تھی پانی بھرنے میں گھڑا ہاتھوں سے جا چھوٹا
گھڑے کے دام بھیجو یا گھڑا بدلے میں بھجوادو

نہیں طاقت وہ پہلی سی چڑھوں اونچائی پر کیسے
میرے ہاتھوں میں چاول کوٹنے سے پڑ گئے چھالے

چھڑکتے ہیں نمک زخموں پر اپنے اور بیگانے
عذاب جان ہے سسرال میری سمت بھی دیکھو

کہوں کیا کیا ابھی چرخے کی مجھ سے ڈور جو ٹوٹی
تو میری ساس نے بالوں کو میرے اس طرح کھینچا

کہ آنسو آگئے آنکھوں میں سر پر گر گئی بجلی
عذابِ جان ہے سسرال میری سمت تو دیکھو

تمہاری یاد میں اب تک بہت کچھ رو چکی ہوں میں
یہ جیون بار تھا اس کو بہت کچھ ڈھو چکی ہوں میں

تمہاری آبرو پر حرف کب آنے دیا میں نے
میرے بھائی میرے بیرا تمہیں آگاہ کرتی ہوں

اشارہ حبہ خاتون اس طرح کرتی ہے کچھ سمجھو
میرے بھائی میرے بیرا مجھے اب میکے بلوالو

(وصی محمد وصی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خواجہ حبیب اللہ نوشہری حُبّی

خواجہ حبیب اللہ نوشہری سری نگر سے شمال کی طرف آٹھ کلو میٹر کی دوری پر واقع مشہور علاقے نوشہرہ میں پیدا ہوئے۔ نوشہرہ سلطان زین العابدین کے دور میں ملک کا دار الخلافہ تھا۔ ان کا سالِ ولادت 1555ء ہے۔

خواجہ حبیب اللہ نے صغر سنی ہی میں قرآن کریم حفظ کیا اور اپنے والد شمس الدین گنائی کے ارشاد پر نمک فروشی کی دکان کھولی۔ مشہور ہے کہ دکانداری کرتے وقت انہوں نے کبھی ترازو ہاتھ میں نہیں لیا بلکہ وہ خود تلاوتِ کلام اللہ میں مشغول رہتے اور گاہک آکر نقدی یا جنس کے عوض خود ہی سودا سلف تول کر لے جاتے۔

بقول عبدالاحد آزاد "تجارت میں ترقی پائی تو علومِ ظاہری کا شوق ہوا اور ایک عالم باکمال ملا حسین آفاقی سے عربی اور فارسی میں تعلیم حاصل کی۔ اسی طرح شیخ یعقوب صرفی کے خلیفہ میر محمد سے بھی تعلیماتِ سلوک کا اکتساب کیا۔

خواجہ حبیب اللہ نے جو حُبّی تخلص کرتے تھے فارسی میں تنبیہ القلوب۔ راحتہ القلوب۔ مرآۃ القلوب۔ رسالتہ الانصاف۔ مقاماتِ حضرتِ ایشان اور فارسی ہی میں غزل کے دیوان اور قصائد تخلیق کئے ہیں۔ فارسی کلام کا نمونہ یہ ہے:

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اے کہ بہشتِ بریں بے تو عذابم عذاب
آتش دوزخ ہمہ باتو گلابم گلاب

نرمئی شوقت چہ کرد گرمئی ذوقت چہ کرد
دیدۂ آبم پر آب سینہ کبا بم کباب

بے تو نہ سرو و نہ گل بے تو نہ جام و نہ مل
بے تو کدام است ماہ بے تو کدام آفتاب

حبّئی بے چارہ بین اشک فشاں برزمین
کردۂ زراعت چنیں زوست طعام و شراب

خواجہ حبّی، حبہ خاتون کے ہم عصر تھے۔ عموماً ان کے سامنے گانے بجانے کی محفلیں منعقد ہوا کرتی تھیں۔ جب حبہ خاتون کا کلام موسیقی سے ہم آہنگ ہو کر ان کے سامنے پیش ہوا تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے بھی کشمیری میں طبع آزمائی شروع کی۔

خواجہ حبّی کا بہت کم کلام باقی رہا ہے۔

آپ نے 1618ء میں انتقال کیا۔ سری نگر شہر کے نوشہرہ ہی کے علاقے میں ان کی زیارت گاہ تعمیر ہوئی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خواجہ حبیب اللہ نوشہری حبّی

کسی سے نہ کہنا!

جو اک روز دیکھا برہنہ اسے
گُل نور جیسا تھا اُس کا بدن
سہیلی ! کسی سے نہ کہنا کہیں
کہ پھیلے گی سارے جہاں میں یہ بات
وہ اک روز جب خود ہی آغوش میں آگیا
اُسی لمس کی تاب سے آج تک جل رہی ہوں
اُسے میری قربت گوارا نہ تھی
کسی سے نہ کہنا سہیلی کبھی
کہ پھیلے گی سارے جہاں میں یہ بات
چلے جنگلوں کی طرف عارفان عاشقان
سُنا جب یہ منصور نے سوختہ جاں ہوا
انا الحق کی آواز پھر گونج اُٹھی
یہاں سے وہاں اور وہاں سے بھی دور
کسی سے نہ کہنا
کہ یہ بات پھیلے گی ہر سو ضرور

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

محمود گامی

محمود گامی کی پیدائش کے وقت یعنی 1765ء میں ملک کشمیر میں پٹھانوں (درانیوں) کو حکمرانی کرتے ہوئے تیرہ سال ہو چکے تھے اور اپنی موت یعنی 1855ء تک محمود نے کشمیر پر دو اور حکومتوں یعنی سکھا شاہی اور ڈوگرہ راج کے زمانے بھی دیکھے۔

محمود گامی کشمیر میں اسلام آباد ضلع کی تحصیل شاہ آباد ڈورو میں آرہ وار نام کے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ محمود گامی کا ایک بیٹا سلطان ان کی زندگی کے دوران ہی فوت ہو گیا۔ شاعر نے اس کے غم میں جو مرثیہ لکھا ہے وہ کشمیر میں بے حد مقبول ہے۔

محمود عربی اور فارسی زبانوں پر خاصا عبور رکھتے تھے۔ ان کا شغل ابتدا میں درس و تدریس رہا ہے لیکن بعد میں انہوں نے پیر بن کر اپنے مریدوں کا حلقہ وسیع کر لیا اور یہی سلسلہ ان کی وفات تک ان کے پیشے کی شکل میں جاری رہا۔

محمود گامی کے دور میں کشمیر میں فارسی زبان کا طوطی بول رہا تھا اور عام و خاص اس زبان کے تئیں اپنی محبت کا اظہار کرتے تھے۔ اس ماحول میں کوئی کشمیری دانشور اپنی مادری زبان میں طبع آزمائی اور خامہ فرسائی کرنے کی جرات نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ محمود نے اُس ناموافق ماحول میں رہ کر بھی کشمیری میں شاعری کی۔ یہی وجہ ہے کہ جب شاہ آباد ڈورو کے ایک گمنام گوشے سے ایک نئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آواز گونجنے لگی تو یہ گونج گاؤں گاؤں اور شہر شہر سنائی دی۔ حیرانی کا مقام یہ ہے کہ شہر سری نگر کے باشندوں اور خاص کر فارسی نوازوں اور پٹھان حکام کے حواریوں نے محمود کو حقارت کے ساتھ "گامی گامی" کہہ کر پکارنا شروع کیا۔ گامی کشمیری زبان میں گنوار کو کہتے ہیں۔ مگر محمود نے کمال جرأت کا مظاہرہ کر کے اس تحقیر آمیز نام کو اپنا کر اپنا پورا نام محمود گامی رکھ لیا۔

محمود گامی کا جو کشمیری کلام اس وقت موجود ہے اُس میں اُن کی نو مثنویات لیلیٰ مجنوں ۔یوسف زلیخا۔ شیرین فرہاد۔ قصۂ ہارون الرشید۔ محمود غزنوی۔ شیخ صنعان۔ شیخ منصور۔ پہل نامہ اور یک حکایت کے علاوہ تقریباً ایک سو غزلیات۔ گیت۔ نظمیں اور فارسی میں دو ایک شعری تخلیقات کے ساتھ وفات نامہ اور معراج نامہ شامل ہیں۔

جہاں محمود کی تمام مثنویات میں سے لیلیٰ مجنوں کا ہر شعر شاعر کے ابتدائی تجربات کا پھیکا پن ظاہر کرتا ہے وہاں یوسف زلیخا کو ان کی مایہ ناز تخلیق سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یوسف زلیخا مولینا عبدالرحمٰن جامی کی مشہورِ عالم فارسی مثنوی کا کشمیری روپ ہے جسے محمود نے کمال فنکاری اور حسن بیان کے ساتھ کشمیری میں منتقل کیا ہے۔

محمود گامی کا مقبرہ اُن کے آبائی گاؤں میں از سر نو تعمیر کیا گیا ہے اور اب اس گاؤں کا نام بھی محمود آباد رکھا گیا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

محمود گامی

جوانی

جوانی مجھے تو نے دھوکا دیا
جوانی ترا کام دھوکا رہا
کوئی وعدہ بھی تو نے ایفا کیا؟

جواں ہم بھی تھے یاد ہے کچھ تجھے
وہ دن جب یہ کہسار سونا بنے
نگاہوں سے پیری میں پردے ہٹے
جو دیکھا تو کہسار پتھر کے تھے

تجھے یاد تو ہوگا جب تھے جواں
سجاتی تھی پھولوں سے تو گلستاں
بڑھاپے کو لائی جو عمرِ رواں
تو گھاس اور کانٹوں کا دیکھا سماں

کل آیا تھا طوفان گرجتا ہوا
بہاکر چٹانیں بھی جو لے گیا
یہ طوفاں مگر جلد ہی تھم گیا
جو دیکھا سوا گرد کے کچھ نہ تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میرے نغمہ گر زندگی بھی تری
نبھائے گی کب تک بھلا دوستی ؟
مسرّت بھی اب تجھ سے چھن جائے گی
کہ راہِ عدم منتظر ہے تری

جوانی مجھے تو نے دھوکا دیا
جوانی ترا کام دھوکا رہا
کوئی وعدہ بھی تو نے ایفا کیا ؟
(تابش صدیقی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میرے معشوق

کہاں ہو تم بتاؤ نا — میرے معشوق آ بھی جا
بصورت ہو پری پیکر — تیرے شایاں لباسِ زر
یہ کس نے تم کو بہکایا — میرے معشوق آ بھی جا
جُدا ہو میری نظروں سے — جدائی میں ستم جھیلے
اگر مرجاؤں تیرا کیا ؟ — میرے معشوق آ بھی جا
وہ دن لاؤں کہاں سے اب — کہ تھے یک جان روز و شب
تڑپنے کا مزا دیکھا — میرے معشوق آبھی جا
لب دریا کبھی آجا — میں تیرے پاؤں دھو لوں گا
جگر کا داغ بھی رویا — میرے معشوق آ بھی جا
شراب ناز پی لیں گے — گلوں سے تازگی لیں گے
کہ کل یا آج ہے مرنا — میرے معشوق آ بھی جا

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رسول میر

رسول میر جنہیں کشمیری شاعری کا میر تقی میر کہا جاتا ہے، 1825ء کے آس پاس جنوبی کشمیر میں ڈورو شاہ آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ جب چھوٹی ہی عمر کے تھے تو محمود گامی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ ایک روایت کے مطابق محمود گامی نے اس لڑکے کے خداداد جوہر کو دیکھ کر یہ مخصوص پیش گوئی کی تھی کہ "اُمس چھ جانہ مرگی ہندی کیرن" یعنی اس لڑکے کے تیور کچھ ایسے ہیں کہ یہ عین جوانی میں مر جائے گا۔ رسولِ میر کے عالمِ شباب میں انتقال کرنے کی عبدالاحد آزاد نے بھی اپنی تصنیف "کشمیری زبان اور شاعری" میں تصدیق کی ہے۔ اس طرح آپ کے سالِ وفات کا تعین 1870ء کے لگ بھگ کیا جاتا ہے۔

رسولِ میر کے دو صاحبزادے فتح میر اور اشرف میر ان کی وفات کے وقت بقیدِ حیات تھے۔ فتح میر بعد میں اپنے آبائی گاؤں میں فوت ہوا۔ لیکن اشرف میر وانی گام بانہال میں انتقال کر گیا جہاں وہ درس و تدریس کے سلسلے میں ہجرت کر گیا تھا۔

رسول میر کے عشق کے بارے میں بیان ہے کہ آپ کے آبائی محلہ میرہ میدن میں ایک مکتب تھا جہاں فارسی زبان میں علم و ادب کی تربیت دی جاتی تھی۔ رسول میر نے بھی اسی مکتب میں داخلہ لے لیا جہاں ایک ہم جماعت ہندو لڑکی سے اسے عشق ہو گیا۔ اس لڑکی کو رسول میر نے اپنی شاعری میں کونگ یعنی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

"زعفران" کے نام سے پکارا ہے۔ بعد میں کونگ کی شادی اسی علاقے کے ایک گھرانے میں ہوئی لیکن رسول میر اُس کے فراق میں عمر بھر جُدائی کے گیت گاتے رہے۔

رسول میر کو کشمیری غزل کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ ان کی سو سے زیادہ کشمیری غزلیات ہم تک پہنچی ہیں جو ہر کشمیری گھر میں زبان زدِ خاص وعام ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رسول میر

بے رخی

میرے محبوب بے رخی تیری !
اب میری جان لے کے چھوڑے گی
اب اذیت تیری جُدائی کی
رشتہ زندگی ہی توڑے گی

لطف و آرام اب کہاں ہے مجھے
اب تری جستجو میں نکلوں گی
حشر میں بچ سکو گے تم مجھ سے
حشر کے روز تم سے نپٹوں گی

میں ہوں کاتک کا چاند اے محبوب
اور تو آفتاب ہے میرا
میں تیرے غم میں گھلتی جاتی ہوں
اور ابھی انتظار ہے تیرا

تیرے ابرو جھکی کمانیں ہیں
تیر پیہم چلائے جاتی ہیں
تیر کرتے ہیں دل میں گھر اور وہ
دل کو چھلنی بنائے جاتی ہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مدتوں تک غم محبت میں
ذلت اور بے رخی سہی میں نے
اب مگر ایسا جان پڑتا ہے
مفت میں کھوئی زندگی میں نے

میری چاہت کے باغ میں ہر سو
دل کے زخموں کے پھول خنداں ہیں
سرو آزاد ہیں میری آہیں
قمریاں جن پہ شعلہ افشاں ہیں

جوش گریہ سے باغ میں ہر سو
طرفہ عالم ہے ایک جل تھل ہے
تو نے جادو سا کر دیا جیسے
ہوش گم ہیں تو روح بے کل ہے

میرے محبوب تو کہاں ہے بتا
کس کی دنیا میں کھو گیا ہے تو
کیا وہ مجھ سے بھی ہے حسیں بڑھ کر
جس کا دیوانہ ہوگیا ہے تو
(تابش صدیقی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مرے محبوب حسین!

پرخ نے کتنے حسینوں پہ چڑھادی مٹی
میرے محبوب حسین سُن تو سہی سُن تو سہی

تیرا رُخ ایسا چمکتا ہے کہ جیسے ماہتاب
تیرے آنچل میں غضب ڈھاتے ہیں در خوش آب
تُو نے تو لوٹ لئے آج ہمارے دل ہی
میرے محبوب حسین سن تو سہی سن تو سہی

قریہ حسن کی نو عمر حسین دو شیزہ!
اپنے چہرے پہ جو ڈالا ہے وہ گھونگھٹ تو ہٹا
صرف پوشاک عروسی ہے دلہن پہ سجتی
میرے محبوب حسیں سن تو سہی سن تو سہی

زلف سنبل کی طرح سے خم کاکل نہ بنا
ورنہ دل شوق بھرا دل ہے مچل جائے گا
جانے کس نے یہ تیری زلف سنواری ہوگی
میرے محبوب حسین سن تو سہی سن تو سہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کبھی بادام و الاچی تو کبھی شاخِ نبات
کچھ تجھے اور بھی مرغوب ہے کہہ دے یہ بات
کیا تو آئے گی جو بھیجوں میں یہ سوغات اپنی
میرے محبوب حسین سن تو سہی سن تو سہی
(شہیب رضوی)

شوخ گُل اندام

اُس کی دلکش پرچھائیں پر ہو جاؤں میں واری رے
پھُولوں جیسی چنچل گوری کھیلنے کو ہے نکلی رے
راج کماری کی گردن ہے ہنس کی گردن ہو جیسے
میرے مولا چشمِ بد سے کرنا حفاظت اس کی تو
رحمت کی درگاہ میں اس سے ہوگی کمی کیا کوئی رے
پھُولوں جیسی چنچل گوری کھیلنے کو ہے نکلی رے

اُس کے کالے بالوں کے اوپر طاقوں کی زرکاری ہے
اُس کے تن سے عطر کی خوشبو مشک کی نکہت جاری ہے
جس کو سنواریں دائی داسی وہ ہے راجکماری رے
پھولوں جیسی چنچل گوری کھیلنے کو ہے نکلی رے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چھنک اٹھی پازیب جو اس کی کان دھرے آوازوں پر
راجہ اندر رقصاں رقصاں مست ہوا ان سازوں پر
پھول پجارن پھولوں والی میرے دل کی رانی رے
پھولوں جیسی چنچل گوری کھیلنے کو ہے نکلی رے

اس کے حلقہ بند کے نیچے آگ لگی ہے جوبن میں
اس کو دیکھ مچی ہے ہل چل پاک فرشتوں کے من میں
آج رسول میر اپنی دُنیا اُس کی چاہ نے لوٹی رے
پھولوں جیسی چنچل گوری کھیلنے کو ہے نکلی رے!
(شہیب رضوی)

حسن

روٹھ مت روٹھ میرے گلبدن و گُل اندام
حسن پر ناز نہ کر حسن رہے گا نہ مدام

پیچ کا گل ترا زنجیر بنا جال ہوا
دیکھ کر قد کو الف اتنا جھکا دال ہوا
تو ہے ہمت کی بلندی پر میرے سرد مقام
حسن پر ناز نہ کر حسن رہے گا نہ مدام

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہے جبین آئینہ اور عکس فگن زلف سیاہ
جیسے قرآن کے اوپر ہو رقم بسم اللہ
اور راقم خود ہو اک ذات جلال و اکرام
حسن پر ناز نہ کر حُسن رہے گا نہ مدام

ارغواں پھول پہ جیسے چڑھے عشق پیچاں
چاند دو ناگوں کے حلقے میں ہو جیسے تاباں
نقش چین ڈالے ہے زنار کا خود پر اک دام
حسن پہ ناز نہ کر حسن رہے گا نہ مُدام

تیرے لب قند کی شیرینی سے بھی میٹھے ہیں
ان کو یاقوت کبھی لعل یمن کہتے ہیں
اک مزہ ،دوسرے سرخی میں ہے شوخی کا قیام
حسن پہ ناز نہ کر حُسن رہے گا نہ مُدام

تیری ان پلکوں کے تیروں پہ ہیں پھل ہیروں کے
دل تڑپتے ہیں اسی درد سے نخچیروں کے
سور ما کون ہے ان تیروں کے آگے خوش کام
حسن پہ ناز نہ کر حسن رہے گا نہ مدام

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بالیاں تیری ہیں سنوری ہوئی زلفوں کے تلے
جان من سونے کے آویزوں میں ہیں موتی جڑے
کون مشاق تھا جس نے انہیں بخشا ہے نظام
حسن پہ ناز نہ کر حسن رہے گا نہ مدام

یاسمن! گل کدۂ حسن کی مستور ہے تو
خلد کی نرگس مستانہ و مخمور ہے تو
کیا کس ساقی نے یوں مست شراب گل فام
حسن پر ناز نہ کر حسن رہے گا نہ مدام

کون ہے کس کو دکھائے دل سوزاں یہ "رسول"
رحم ہوتا نہیں اور دل ہے طلب گار و ملول
عشق کی آگ میں کتنے ہی جلے ہیں ناکام
حسن پر ناز نہ کر حسن رہے گا نہ مدام
(شہیب رضوی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غزل

سکھی دلدار نے شانہ سے زلفوں کو سجایا ہے
دل دیوانہ کی خاطر لئے زنجیر آیا ہے

فقط میرا ہی دل قیدی نہیں ہے اس کے گیسو کا
دو عالم کو بھی اس نے اپنے حلقے میں پھنسایا ہے

ہے اس کے حسن کے جلووں سے آب و تاب پھولوں میں
وہ میرا دوست صحن گل میں رنگ و نور لایا ہے

جو رخ ہے حسن کا کعبہ تو ہے محراب طاق ابرو
براہ عشق جائز سجدہ دونوں نے بنایا ہے

درون پردہ سوز عشق گونج اٹھا ذرا سن لے
کہ چنگ وساز نے کچھ ایسا زیر و بم بڑھایا ہے

کئے ہیں ناوک مژگاں سے اس نے دل سبھی زخمی
لہو پھر ناخنوں پر بدلے مہندی کے لگایا ہے

سکھی میں نے جلایا ہے جگر اس کی تمنا میں
نہ جانے اس نے کس کے ساتھ عیش دل منایا ہے

مجھے لپٹائے وہ گل رو تو دل کے داغ دھل جائیں
"رسل" فرش سمن نے رشک سے مجھ کو جلایا ہے

(شہیب رضوی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غزل

تو دردانہ ہے لیکن بے خبر مر جان کہتے ہیں
رخ خورشید کو کچھ کج نظر پد مان کہتے ہیں

ترے سینے کا قبہ دیکھ کر دل ڈوب جاتا ہے
یہ کہہ دیں کیوں انار ان کو جنہیں پستان کہتے ہیں

ترے لب یا یمن کے لعل ہیں ورنہ بدخشاں کے
مگر یہ اپنے کو خوں سے رنگا اک پان کہتے ہیں

ارے او یار ظالم آفت دل غارت ایماں
بجا کہتے ہیں جو تجھ کو نشاط جان کہتے ہیں

"رسل" تم الفت غنچہ لباں میں ہوگئے رسوا
مگر خوش ہو کہ عاشق تابع فرمان کہتے ہیں

(شہیب رضوی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جان من

دل بند دل آزار و دل آرام جان من
گل خندہ ہے گل رُخ ہے گل اندام جان من

سورج بھی ہے فق دیکھ کے صندل سی تیری شکل
اور زرد چاند کو ہوا سر سام جان من

خنجر ہیں تیرے دست حنائی، دم جنگاہ
آئے نہیں رستم نہ کوئی سام جان من

سیماب صفت یار گیا بے خبری میں
وہ صبر کا دشمن نہ ہوا رام جان من

خود حالتِ دل پوچھ میرے قاصد جاں سے
کیا جانوں بھلا نامہ و پیغام جان من

خورشید بھی جمشید بھی یاں تشنہ دہن ہیں
آئے ہیں فقیرانہ لئے جام جان من

اب تیرے رخ و زلف "رسول" اپنے ہیں ایماں
کیا جانوں میں یہ کفر یہ اسلام جان من
(شہیب رضوی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عبدالاحد ناظم

عبدالاحد ناظم کشمیر کے قصبہ بیج بہاڑہ میں 1816ء میں پیدا ہوئے ان کا آبائی پیشہ وعظ خوانی اور پیر مریدی تھا۔ آپ نے 1865ء میں وفات پائی اور مقبرہ اسی قصبے میں زیارت حضرت بابا نصیب الدین غازی کی خانقاہ کے نزدیک واقع ہے۔

ناظم کے کلام میں سے ایک مثنوی زین العرب ' غزلیات ' نعتیں اور ہجویہ نظمیں موجود ہیں۔ بقول آزاد "ناظم کسی طرز خاص کے موجد نہیں ہیں۔ مثنوی میں محمود گامی کے پیش کئے ہوئے خاکے میں رنگ بھر لیتے ہیں۔ طبیعت کا رجحان خیال بندی کی طرف ہے۔ غزل میں جذبات ابھرتے ہی خیال بندی کی تلاش ستانے لگتی ہے اور طبیعت پر تصنع اور تکلف غالب آجاتا ہے"۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عبدالاحد ناظم

یارِ مدینہ ؐ

میں دور ہوں مجبور ہوں از یار مدینہؐ
اس نُور سے روشن در و دیوار مدینہ

واللیل مو کی عطر سے مخمور ہیں عالم
والشّمس رو ہے جلوہ رخسار مدینہ

گل رو ہے عنبر بو ہے سنبل موہے آ ہو چشم
اس حسن سے جنت بنا گلزار مدینہ

نا دان طبیب اور تپ عشق جُدا ہیں
بس اس کی شفا ہو کہ ہوں بیمار مدینہ

کعبے سے اور عرش سے بہتر ہے وہی جگہ
جس جا ہے جانشین وہ سردار مدینہؐ

بے چارہ "ناظم" آرزوئے وصل کا مارا
ہے شہر اس کے خواب کا بازار مدینہ
(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مقبول کرالہ واری

پیر محمد مقبول شاہ، کرالہ واری کے مقام پر 1820ء میں پیدا ہوئے کرالہ واری کا گاؤں سری نگر کے جنوب مغربی علاقے میں چاڈورہ اور ناگام کے دیہاتوں سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد بزرگوار خواجہ عبدالقدوس کی نگرانی میں پائی جس میں عربی اور فارسی کی مروجہ کتابوں کا مطالعہ بھی شامل تھا۔

مقبول کی صحت بچپن ہی سے خراب رہتی تھی بیس برس کی عمر سے آپ کو زکام اور بخار کی شکایت رہنے لگی۔ طبیعت کی یہ ناسازی کئی گھریلو اور معاشی مشکلات کی وجہ سے بہت جلد تشویشناک صورت اختیار کر گئی اور آپ تپ دق کے مرض میں مبتلا ہو گئے۔ اس کے علاوہ آپ کے ایک عزیز فرزند کے جوان مرگ ہونے نے مقبول کو شدید طور پر غم زدہ کر دیا۔ اس سانحہ سے متاثر ہو کر مقبول نے ایک مرثیہ لکھا جس کا ہر شعر ان کے درد و کرب کی پکار ہے۔ اس مرثیہ کا ایک بند یوں ہے:

"اے ہوا! تو میرے لئے زحمت کر کے مجھے ممنون رکھ
تو جا کے دیکھ کہ اس کا پھول جیسا جسم سڑ تو نہیں گیا ہے
وہ گھر سے نکلا تو تھا پھر واپس کیوں نہیں لوٹا
ناتوانوں کو چھوڑ کر اور دغا دے کر جانا شایان نہیں
عہد و پیمان کر کے اپنے وعدے سے مکر جانا شایان نہیں"۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آخر 1876ء میں ایک سوختہ جگر مقبول خود بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

مقبول کرالہ واری کی جو کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں ان میں گل ریز۔ کلیات مقبول۔ گریسی نامہ (دہقان نامہ) بہار نامہ۔ پیر نامہ اور عیوب نامہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مقبول کی چار اور مثنویوں منصور نامہ۔ آب نامہ۔ نار نامہ اور بے بوجھ نامہ (اندھیر نگری) کا بھی ذکر ملتا ہے۔ لیکن ان کے مسودات آج تک دستیاب نہیں ہو سکے ہیں۔

"گل ریز" کو کشمیر کے مثنویاتی ادب میں مقبول نے ایک یادگار کارنامے کی حیثیت میں منتقل کیا ہے۔ یہ مثنوی فارسی میں ضیائی محتشی نے لکھی تھی اور مقبول نے اسے کشمیری نظم میں بڑی روانی اور سادگی کے ساتھ ایک خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مقبول کرالہ واری

پس پردہ

دامن کوہ میں دہکتے ہوئے لالے کی طرح
تو جو ہنگامۂ بازار سے بیگانہ ہے
تیرے ہی دم سے ہے عالم میں بہاروں کو فروغ
رنگ و رعنائی گل تیرا ہی افسانہ ہے

شمع کا نور ہی ہے قربتِ منزل کا سراغ
شمع کی لو ہے لرزتا ہوا بے نام قلم
شمع میخانہ ہو یا شمع سرِ راہگذار
لوح ظلمت پہ بھی ہے تیرا ہی اک نام رقم

میرے محبوب میرے جملہ نشیں گوشہ نشیں
تو میری آنکھ سے مستور ہے دل سے تو نہیں
دلِ بیتاب کی دھڑکن کو سمجھتا ہوں میں
میں اگر راہ سے بیگانہ ہوں منزل سے نہیں

(مقبول احمد سیدؔ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عبدالاحد نادم

عبدالاحد نادم 1838ء میں پیدا ہوئے آپ نے مغربی کشمیر کی تحصیل بڈگام کے ایک گاؤں اوم پورہ میں سکونت اختیار کرلی۔

سری نگر کے محلّہ میاں شاہ صاحب میں حکیموں کا ایک خاندان رہتا تھا۔ نادم اسی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ وہ زیادہ دیر سری نگر میں نہ ٹھہر سکے اور اس لئے شہر سے ہجرت، ترکے علاقہ بڈگام میں رہائش پذیر ہوئے لیکن یہ اُن کی زندگی کے آخری حصے کا واقعہ ہے۔ اُن کا بچپن اصل میں بانڈی پورہ کے نزدیک ایک گاؤں میں گذرا اور وہیں پر 1911ء میں اُن کی وفات ہوئی۔

نادم نے مناقب اولیاء اور نعتیہ نظمیں عموماً گیتوں کی طرز پر لکھی ہیں۔ بقول آزاد "اصناف سخن میں سے نعت گوئی میں خاص دسترس تھی بلکہ یہ کہنا غالباً بے جانہ ہوگا کہ کشمیری شاعری میں گیتوں کی طرز پر کی گئی نعت گوئی میں نادم کو ممتاز رُتبہ حاصل ہے"۔ نادم کو اسی مناسبت سے "جامیٔ کشمیر" کہا جاتا ہے۔

کلیاتِ نادم کو کلچرل اکادمی سری نگر کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عبدالاحد نادم

نعت شریف

ماہ مدینہ شاہ عرب ہو — اندھیارے میں نور دِکھا
ذکر تیرا ہر دم بر لب ہو — اندھیارے میں نور دکھا
چاندنی رات ہے جلوہ دکھلا — چاند بھی پھر شرمائے گا
بارشِ رحمت مجھ پر کب ہو — اندھیارے میں نور دِکھا
ہمت والا تو ہے آقا — اُمت ساری گریاں ہے
تیرے خوابوں کی ہر شب ہو — اندھیارے میں نور دکھا
در پر ہم بیکس آئے ہیں — تو ہی ہمارا چارہ کر
چارہ گری کا سامان کب ہو — اندھیارے میں نُور دکھا
تیری چاہت درد کا درماں — تیری اُلفت اور بڑھے
ہر دل میں پھر تاب و تب ہو — اندھیارے میں نور دکھا
"نادم" آیا تھا فریادی — پاپوں کا اک پیکر ہے
شاید وہ بھی جان بہ لب ہو — اندھیارے میں نور دکھا

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شمس فقیر

شمس فقیر سری نگر شہر کے چنکرال محلّہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کا اصلی نام محمد صدیق بٹ تھا۔ آپ اس محلّہ میں 1843ء میں پیدا ہوئے۔

شمس فقیر کے والد شالبافی کا کام کرتے تھے۔ شمس فقیر کے بچپن کے حالات زیادہ معلوم نہیں ہیں۔ البتہ آپ کا تعلق ایک غریب گھرانے سے تھا۔ دس بارہ سال کی عمر میں آپ کو والد نے شالبافی کے ایک کارخانے میں بھیج دیا۔ اسی کارخانے میں شمس فقیر نے چند بزرگ کاریگروں سے شریعت و طریقت کے تذکرے سنے اور فطری طور پر اُن کی طبیعت بھی روحانیت کی طرف مائل ہونے لگی۔

شمس فقیر کی عمر چوبیس یا پچیس سال کی تھی جب آپ روحانی تربیت کی خاطر ایک مشہور مجذوب و قلندر کے پاس امرتسر گئے۔ شمس فقیر نے عمر بھر اپنے اس پیر کا نام ظاہر نہیں کیا البتہ اُن کے روحانی کمالات کا تذکرہ اپنے ہم عصروں کے پاس بار بار کیا کرتے تھے۔

امرتسر پہنچنے پر شمس فقیر نے دیکھا کہ یہ مجذوب ننگے پاؤں اور ننگے بدن پر ایک تار تار قمیض کے ساتھ امرتسر کی گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہا تھا۔ طالبان حق کی ایک بہت بڑی جماعت اُس کے پیچھے پیچھے تھی۔ شمس فقیر پورے بارہ سال تک اس فقیر کے ہاں جبّہ سائی کرتے رہے پھر جا کر کہیں ان کی اُمید بر آئی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شمس فقیر جب تریسٹھ سال کے ہوئے تو اُن کا قیام سری نگر ہی میں تھا۔ مرنے سے صرف ایک دن قبل چند اشعار کہے جن کا مطلب یوں ہے کہ "مکہ اور مدینہ کے دروازے کھل گئے ہیں۔ شمس فقیر کو کوچ کا پروانہ آیا ہے"۔ اور دوسرے دن جمعہ کے روز انتقال کر گئے۔ سن 1904ء تھا۔ آپ اپنے ہی مکان کے صحن میں مدفون ہیں۔

شمس فقیر کے کلام کا بیشتر حصہ نایاب ہے۔ آپ کا کلام دو حصوں میں شائع ہو چکا ہے۔ جو ساٹھ غزلیات پر مشتمل ہے جن میں ایک ہزار بیاسی ابیات ہیں۔

شمس فقیر کے ہم عصر صوفی شعراء میں وہاب کھار۔ احمد بٹواری۔ وازہ محمود اور محمود سراج کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

شمس الدین احمد کے بقول "شمس فقیر کا کلام عرفانِ الٰہی کے اسرار و رموز کا آئینہ ہے۔ آپ نے ایک ایسے مقام پر رسائی پائی تھی جہاں عقل انسانی کا گزر ممکن نہیں۔ کیونکہ مقامِ عشق مقامِ عقل سے مختلف ہے۔ تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس کے حاصل ہو جانے کے بعد شمس فقیر کے سامنے طریقت کی شاہراہ روشن ہو جاتی ہے اور وہ اس حقیقت سے واقف ہو جاتے ہیں کہ ریاضت و مجاہدہ کی منزل تو خود احساس وجود کی منزل ہے"۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شمس فقیر

آواز

اس نے گھنگھرو باندھے اور آواز سُنی میں نے
گھنگھرو کھل گئے وہ آواز نہ پھر آئی
سازوں کے اک زیر و بم میں ہوش و خرد بھی گنوا بیٹھا
گھنگھرو کھول کے وہ آواز نہ آئے گی

زاہد! مالا جپتے جپتے تیرے سارے دن بیتے
اصلی موتی کھو بیٹھے ہو
نقلی پتھر لے بیٹھے ہو
گھنگھرو کھل گئے تو آواز نہ آئے گی

چنگ و رباب کی لے پر ہر دم
نغمے اس نے بکھیرے ہیں
میری ریاضت ہیچ ہے اُس جا
گھنگھرو کھل گئے اور خاموشی پھیل گئی

وہ ہر ذرے میں ہے ظاہر
روشنی اور اندھیرے کا انمول ملن ہے
چاندنی رات میں کھیلنے نکلی
خون جگر کے جام پیے
اور آواز بھی ڈوب گئی

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رحمان ڈار

رحمان ڈار مشہور و معروف صوفی شاعر تھے۔ اُن کا مُصدقہ سالِ ولادت اگرچہ معلوم نہیں ہو سکا ہے پھر بھی تذکرہ نگاروں کے بقول آپ نے سری نگر کے محلّہ صفا کدل میں 1827ء میں ولادت پائی ۔ رحمان ڈار کا فرزند حبیب ڈار بھی کشمیری میں شاعری کرتا تھا۔ حبیب ڈار کی صرف چند ایک غزلیات ہی باقی رہی ہیں۔

رحمان ڈار کے کلام میں اُن کی نظم ''شش رنگ'' کو عالمی ادب کے عظیم فن پاروں میں جگہ دی جاسکتی ہے ۔ اس نظم میں شاعر نے حسن و عشق کے جذبات اور محسوسات کو ایک ایسے دل نشیں اسلوب میں بیان کیا ہے کہ کشمیری صوفی شعراء کے یہاں ایسی کوئی مثال کہیں نظر نہیں آتی ہے۔

رحمان ڈار نے 1900ء میں وفات پائی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رحمان ڈار

شش رنگ

آؤ کہ ڈھل نہ جائے جوانی کی یہ بہار
آؤ کہ سر کروں ترے قدموں پہ میں نثار
تیرا خیال دل سے بھلا یا نہیں گیا
تیرے حضور آئی ہوں انصاف تو ہی کر!
نر ہو کہ مادہ دردِ جگر سب کے لئے ہے
میں گوش بر آواز ہوں آواز مجھے دے

چاہت میں تیری میں نے گذارا ہر ایک دن
ملاؤں فقیروں کے یہاں منتیں مانگیں
دوشیزہ تھی میں محو در آرائش جمال
دل کی ہوس نکل نہ سکی دل ہی میں رہی
کتنے ہی ہاتھ ملتے یہاں سے چلے گئے
دُنیا فنا کا گھر ہے اور انجام فنا ہے

میں بارِ ہجر سہہ نہیں سکتی ہوں میرے یار!
کوئی بھی تجھ سے حال میرا کیوں نہیں کہتا
تیرا میرا وصال ازل خود ہی لکھ گیا
کیسے میں چھوڑ دوں تجھے کچھ بھی کہیں یہ لوگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تو ان کی بات چھوڑ میری بات مان جا!
میں زہر پی رہی ہوں کہ تو مانتا نہیں

میں نے کہا تھا یار سے ہو جاؤ اب میرے!
کچھ لوگ آئے اور بھرے کان جو اُس کے
میں ہجر کے الاؤ میں جل کر ہوئی ہوں راکھ
اور وہ ہے کہ اس پاپ سے ڈرتا بھی نہیں ہے
برگِ خزاں کی طرح زمیں بوس کردیا
پھر نشتروں سے چھیل دی ہر ایک رگِ جاں
لگتا ہے ساحروں نے اُسے زد میں کیا ہے

سب کو دکھا رہی تھی اور اترا رہی تھی میں
سونے کے بُندے اور وہ سامانِ زیب تن
راہوں میں میں نے موتیوں کے ہار بچھائے
کمرے کو میں نے خوب سنوارا تھا شوق میں
شاید کہ پلائے وہ مجھے جامِ وِصل شب
لیکن بتاؤں کیسے وہ پھر بھی نہیں آیا

میں ڈھونڈتی رہی اُسے تاروں کی رات میں
اور سوکنیں مری جو تھیں وہ تاک رہی تھیں
بیٹھے ہیں کمین گاہ میں ہر سو میرے دشمن
جو اُس سے مجھے بات بھی کرنے نہیں دیتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یہ اُس کی عنایت ہے کہ طعنوں میں پلی ہوں
اب ہُوں یہ میرے ہاتھ اور دامان ہو اُس کا

میں کیسے کہوں اُس سے ذرا بند قبا کھول
شرمارہی ہوں آج بھی کہتے ہوئے یہ بات
رُسوا کیاہے مجھ کو مگر خود ہے بے نیاز
یہ کیسے قلم نے میری تقدیر لکھی ہے ؟
لوح ازل پہ کندہ ہے بس لمبی جدائی
پر وصل کی گھڑی بھی کبھی آئے گی ضرور

گیسو پہ میرے وقت نے پھیری ہے سفیدی
اب بھی میرے دلبر کو بہانوں کی ہے تلاش
مینا تھی اور طوطے کو دل نذر کر دیا
اب ایک ہی خواہش ہے اُسے دیکھ تو پاؤں
"رحمان" نے پی لی ہے مئے معرفتِ دل
شش رنگ کہہ گیا ہے کہ مست خمار ہے

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عبدالوہاب حاجنی

عبدالوہاب پرے حاجنی 1846ء میں پیدا ہوئے جب کشمیر پر ستائیس سالہ سکھاشاہی کا خاتمہ ہوا۔ وہاب کے بچپن میں ہی جب اُن کے والد کا انتقال ہوا تو والدہ نے اُن کی تربیت کی اور جب وہ بیس سال کے ہوئے تو انہوں نے اُس زمانے کے مروجہ فارسی نصاب کی مکمل طور پر آگاہی حاصل کرلی تھی۔

وہاب کا انتقال 1914ء میں ہوا۔

وہاب حاجنی کو کشمیری زبان کے بسیار گو شاعروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ آپ نے فردوسی کے شاہنامہ کو اختصار کے ساتھ کشمیری زبان میں منتقل کیا۔ اُن کی دیگر تصانیف میں ہفت قصہ مکرِ زن۔ اکبر نامہ۔ بہرام گور۔ سلطانی۔ بے بوج نامہ (اندھیر نگری) دیوانِ وہاب۔ ہفت قصہ اعمٰی۔ قصہ چہار درویش۔ نونہال گُل بدن۔ خلافت نامہ۔ درویشی اور شکل و شمائل آنحضرت ﷺ شامل ہیں۔ ہفت قصہ اعمٰی۔ مکرزن اور نونہال گُل بدن وہاب کی وفات کے بعد تلِف ہوئی ہیں۔ البتہ اُن کا اکبر نامہ مسودہ کی شکل میں موجود ہے۔

وہاب حاجنی کی چند شعری تصانیف ابھی تک شائع نہیں ہو سکی ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عبدالوہاب حاجنی

احد زرگر

صمد میر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام احمد مہجور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عبدالوہاب پرے حاجنی

نعت شریف

ہے بس میرے دل کی کلی صلّوا وسلّم بر نبیؐ
وہ چارہ گر میں مُدّ نبی صلّوا وسلّم بر نبیؐ

مقصود ربِ ذولمنن وہ وجہ ایجادِ چمن
وہ نورِ یزداں ظاہری صلّوا وسلّم بر نبیؐ

وہ مظہر انوارِ رب میرا نبیؐ رحمت لقب
اُس کی شریعت دائمی صلّوا وسلّم بر نبیؐ

وہ صاحبِ شق القمر وہ بادشاہِ بحروبر
وہ ہر جہت میں روشنی صلّوا وسلّم بر نبیؐ

ہے ابر سر پر سایباں وہ وجہِ رشکِ گل جہاں
ہے لو لوئے لالہ وہی صلّوا وسلّم بر نبیؐ

اللہ خود محو ثنا رطب اللسان سب انبیاء
قرآن کا حرف جلی صلّوا وسلّم بر نبیؐ

زیبا اسے صبح ومسا صلِّ علی صلِّ علی
ہیں اُس سے اُمیدیں ہری صلّوا وسلّم بر نبیؐ

(بشیر صرفی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ولی اللہ متو

ولی اللہ کا نسبی تعلق ایک پیرزادہ خاندان کے ساتھ ہے۔ تحصیلِ بڈگام کے قصبہ بیرہ میں واقع وہن گام آپ کا آبائی مسکن تھا جہاں ولی اللہ نے 1795ء کے آس پاس ولادت پائی۔

آپ میر واعظ کشمیر کے عقیدت مند سامع تھے۔ آزاد نے اپنی "کشمیری زبان اور شاعری" میں یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ وعظ کی محفل میں میر واعظ سے مشہور نعت کا یہ مطلع سنا:

کے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم
گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

تو ولی اللہ کے قلب پر اتنی رقت طاری ہوئی کہ بے اختیار ہو کر بھری محفل میں اُٹھ کھڑے ہوئے اور میر واعظ سے بہ آواز بلند کہنے لگے کہ آپ "کے بود" فرماتے ہیں۔ حضرت میں ابھی روانہ ہوتا ہوں۔ اسی محویت اور اضطراب کے عالم میں وہن گام سے ہوتے ہوئے موضع چیوڈارہ پیر علی شاہ کے پاس پہنچے پیر صاحب حج کی تیاری کر رہے تھے۔ ولی اللہ عالمِ غربت میں اُنہیں کے ساتھ ہو لئے۔ پیر صاحب ولی اللہ کو مدینہ منورہ میں آسودہ کر کے کشمیر واپس آگئے۔ آزاد کا یہ بھی کہنا ہے کہ ولی اللہ مکہ معظمہ سے مدینہ منوہ کی طرف جاتے وقت بہت روئے اور عموماً خاکِ راہ مدینہ میں لوٹ جاتے تھے۔

ولی اللہ متو 1860ء میں انتقال کر گئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کشمیری زبان میں اُن کے قلم سے مثنوی ہی مال۔ ترجمہ چہل اسرار۔ ترجمہ ضروریاتِ دین اور چند صوفیانہ نظمیں تخلیق ہوئی ہیں۔

"ہی مال" ولی اللہ متو کی مشہور تصنیف ہے جس میں ایک کشمیری لڑکی ہی مال جو 1703 قبل مسیح میں کشمیر پر حکومت کرنے والے راجہ بلدیو کی دختر تھی، اور ایک شہزادہ ناگی ارجن یا ناگراے کے عشق کی داستان درج ہے۔ ولی اللہ نے اس لوک کہانی کا ترجمہ صدر الدین وفائی کی فارسی تصنیف کا نسخہ سامنے رکھ کر کیا ہے۔ شاعر نے اس میں عزیز خان اور ظریف خان کے گیت بھی شامل کیے ہیں اور اس طرح سے مثنوی ہی مال ولی اللہ۔ عزیز خان اور ظریف خان کے اشتراکِ عمل سے مکمل ہوئی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نعت شریف

خوار ہوں اک نفس امارہ نے مارا یا رسولؐ
عالم تذلیل میں ہر دن گذارا یا رسولؐ

کار بد ایسے کئے شیطان بھی شرمندہ ہو
دین و دنیا کی یہ بازی میں بھی ہارا یا رسولؐ

بندگی جو چھوڑدی تو روسیاہی مول لی
دوزخی بھی کل کریں مجھ سے کنارا یا رسولؐ

ہجر میں بھٹکوں مگردیدار کو ترسوں مدام
آبلہ پا سوختہ جاں بے سہارا یا رسولؐ

ہم نشیں ہے چار یارؓوں کو اگر تیرا خیال
کیوں ولی اللہ کو دوری نے مارا یا رسولؐ

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عزیز اللہ حقانی

آپ کی ولادت 1854ء میں کشمیر کے ایک معزز اور علمی خاندان میں ہوئی۔ حقانی کے جدّ بزرگوار وادی کشمیر کے ایک مشہور ولی کامل حضرت شاہ قاسم حقانی تھے۔ حقانی کے حلقہ ارادت میں حضرت خواجہ یعقوب دار ولی جیسے باکمال بزرگ شامل تھے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک بار کسی ناپختہ ذہن معترض نے اعتراض کیا کہ حقانی جیسے بلند پایہ ولی کو سماع کے ساتھ شغف نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ یہ امر خلاف شرع ہے۔ حقانی نے یہ سن کر جواب دیا کہ اگر سماع سن کر کوئی غلطی نہیں کر رہا ہوں ہے تو میری قبر سے بھی "نے" پیدا ہوگی جو ہوا کے زیر و بم پر مجھے راگ سناتی رہے گی۔ چنانچہ آپ کی وفات کے دوسرے ہی دن آپ کے مزار سے جو سری نگر میں فتح کدل کے پاس واقع ہے، نے کے درخت اُگنے لگے اور چند ہی روز میں سارا قبرستان نیستان میں بدل گیا۔ اسی مناسبت سے اس محلے کا نام نرپیر استھان یا نرپرستان پڑ گیا۔

حقانی نے اپنی زندگی میں لداخ۔ یارقند۔ بمبئی۔ سورت۔ دہلی۔ لاہور۔ صوبہ سرحد اور شملہ وغیرہ کا بھی سفر کیا۔ لاہور میں آپ چار سال تک مقیم رہے اور حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار پر کئی چلّے کاٹے۔ اسی طرح وزیر آباد میں قاضی احمد اللہ صاحب کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور اُن سے سلسلہ قادریہ کی بیعت حاصل کی۔ آپ 1928ء میں اللہ کو پیارے ہوئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

حقانی کی تصانیف میں دو مطبوعہ مثنویاں قصۂ ممتاز بے نظیر اور جوہر عشق اور غیر مطبوعہ مثنویاں سیلاب نامہ۔ آتش نامہ ۔ بہار نامہ۔ درویش نامہ۔ شہر آشوب اور دیوان حقانی وغیرہ شامل ہیں۔

حقانی کی غزلیات کے چند مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عزیزاللہ حقانی

نعت رسول مقبولؐ

ہے جہاں تازہ ز رخسار رسول عربیؐ
گل مہک اٹھے ز گفتار رسول عربیؐ

روز و شب خنداں ہیں اور شمس و قمر ہیں تاباں
نور برسا ہے از انوار رسول عربیؐ

حشر کے دن بخشوائیں گے وہ امت کے گناہ
اُمتی ہوں گے بہ دربار رسول عربیؐ

انبیاء سارے کہیں گے کہ خدا یا نفسی !
ربّ اِغفرلامُم کار رسول عربیؐ

خم کمر۔ خاک بہ سر۔ خستہ جگر حقانی
دیکھو آیا ہے بہ دربار رسول عربیؐ
(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

صمد میر

صمد میر سری نگر میں عید گاہ کے نزدیک محلّہ نزورہ میں 1901ء میں اس عالمِ ہست و بود میں آئے۔ صمد میر کو سخن وری وراثت میں ملی تھی کیونکہ اُن کے والد خالق میر بھی شاعر تھے۔

صمد میر کا تعلق ایک مفلوک الحال گھرانے سے تھا لہذا آپ کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا اور آپ عمر بھر ناخواندہ ہی رہے۔ لیکن ایک شاعر کی نظر باطن کے جن اسرار و رموز کو جانتی اور پہچانتی ہے صمد میر پر بھی وہ اسرار کھل چکے تھے۔ جس کا ثبوت اُن کا وہ کلام ہے جس میں میر کے بالغانہ شعور اور تصوف سے آگہی کا ثبوت ملتا ہے۔

صمد میر کی شاعری کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے کب آغازِ سخن کیا۔ البتہ انہوں نے ایک بار خود اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ جب مہاراجہ ہری سنگھ سری نگر میں گپکار کے پاس اپنا محل تعمیر کروا رہے تھے اور صمد میر وہاں مزدوری کرتے تھے تو انہوں نے اپنی وہ پہلی تخلیق "داستان درد و جان" موزوں کی جس کا ترجمہ اس مجموعے میں شامل ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

صمد میر ایک صوفی شاعر تھے۔ان کے مطبوعہ کلام میں "کلام صمد میر" چھ حصوں پر مشتمل ہے۔ اسی طرح انہوں نے ایک مقامی لوک کہانی "اکہ نندن" کو کشمیری نظم میں ڈھالا ہے اور چند اور داستانیں لال مال۔ اچھ دار (گڑیا)۔ کرالہ پد (کمہار کی کہانی) اور آرہ دل کے نام شائع کروائی ہیں۔

صمد میر نے 9 جنوری 1959ء کو سری نگر کے مضافات میں ممبل ہار کے مقام پر انتقال کیا جہاں انہیں اپنے والد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

ان کے مزار پر ہر سال نومبر میں ایک میلہ لگتا ہے جس میں مرحوم شاعر کے طالب اور مقامی لوگ شمولیت کرتے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

صمد میر

داستان درد و جان

سہیلی ! کار مشکل بن گیا بار گراں آخر
مگر سب کچھ مجھے سہنا پڑا خاموش رہ رہ کر
وہ لالہ کی طرح میرا بدن بھی ہوگیا کالا !
مگر سب کچھ مجھے سہنا پڑا خاموش رہ رہ کر

میں آئی اس جہاں میں پر نہیں معلوم کیوں آئی
کہ ساری عمر بس غم کے سوا اور کچھ نہیں کھایا
یہ لکھا اپنی قسمت کا کسے بخشوں کہاں رکھوں ؟
میں اپنے ہونٹ سی کر خود ہی سب کچھ جھیلتی ہوں اب

نکالا مجھ کو میکے سے میرے محبوب میکے نے
مگر سسرال میں بس رنج دیکھے اور ستم جھیلے
میں اتنا مانتی ہوں ساس کا مجھ پر تو حق ہی تھا
مگر اس کی بڑی بیٹی بھی مجھ پر ظلم کرتی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یہاں چرخے پہ آٹھوں پہر میں نے پشم کاتی تھی
مگر اس میں پڑا کمزور بل اب کیاکروں کہدے
گئی بازار تو قیمت ملی بس کوڑیوں جیسی
سہیلی ! اب تو بس چپ چاپ سہتی ہوں جو سہنا ہے

کہوں کیا اب میری سوتن بھی گھر میں آن پہنچی ہے
کہوں کیونکر کہ یہ دو ہری مصیبت بھی اُٹھاتی ہوں
مقدر میں ہے بس اشک رواں ، خونِ جگر پینا
سہیلی ! کارِ مشکل بن گیا بارِ گراں آخر

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام احمد مہجور

سری نگر کے جنوب میں تقریباً چالیس کلو میٹر کے فاصلے پر تحصیل پلوامہ میں متری گام نام کا ایک پُر فضا گاؤں ہے جہاں 1885ء ایک زمیندار گھرانے میں غلام احمد مہجور پیدا ہوئے۔ ان کے والد پیر عبداللہ شاہ عربی اور فارسی کے معلّم تھے۔ والدہ سیدہ بیگم بھی پڑھی لکھی خاتون تھیں جنہوں نے اپنے باپ سے فنِ خوش نویسی سیکھا تھا۔ لیکن مہجور ابھی دو سال کے بھی نہ ہو پائے تھے کہ ماں کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ والد نے ابتدا میں مہجور کو قصبہ ترال کے مولانا علی گنائی عاشق ترالی کے مشہور مکتب میں داخل کر دیا۔ عاشق سے پنج گنج نظامی پڑھ کر مہجور سری نگر آئے اور انجمن نصرۃ الاسلام کی درس گاہ میں مولوی حُسین شاہ "زیرک" کے خاص شاگرد رہے۔

1905ء میں مہجور مڈل کی تعلیم پوری کرنے سے پہلے ہی امر تسر جا پہنچے۔ وہاں اُنہیں مولوی عبداللہ بسمل کی سخن پرور صحبت نصیب ہوئی جہاں ان کا ادبی ذوق نکھرنے لگا اور اُس زمانے میں انہوں نے مہجور تخلص اختیار کیا۔ بسمل کے ہاں ہی مولانا شبلی نعمانی کے ساتھ مہجور کی پہلی ملاقات ہوئی۔ شبلی نے مہجور کے تخلص کے بارے میں اُن سے سوال کیا کہ آپ کس سے دور ہیں جبھی تخلص مہجور رکھا ہے۔ مہجور نے جواب دیا "اپنے وطن سے" مولانا شبلی نے پھر پوچھا "جب آپ وطن واپس لوٹیں گے تو پھر کس سے دور رہیں گے"۔ مہجور نے برجستہ جواب دیا "آپ سے" کہتے ہیں کہ مہجور کی اس حاضر جوابی سے شبلی بے حد

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

متاثر ہوئے اور انہوں نے یہ پیشین گوئی کی کہ یہ لڑکا شاعر بن جائے گا۔

1908ء میں مہجور واپس کشمیر لوٹے تو ان کی شادی ہو گئی۔ انہی دنوں اُردو کے شاعر چودھری خوشی محمد ناظر کے ساتھ ان کی شناسائی ہو گئی اور ناظر نے انہیں محکمہ بندوبست میں آٹھ روپے ماہوار مشاہرہ پر نوکری دلوائی۔ اس نوکری کے سلسلے میں مہجور کچھ عرصہ لداخ میں بھی رہے۔

1911ء میں مہجور نے دوسری بار پنجاب کا سفر کیا۔ لُدھیانہ میں انہوں نے جب آفت لُدھیانوی کی ایک بزمِ سخن کے طرحی مشاعرے میں اپنی غزل سنائی تو انہیں خوب داد ملی۔ طرحی مصرعہ یوں تھا:

طائر دل کے پھنسانے کو یہ دام اچھا ہے

اور مہجور نے ایک شعر اس طرح قلم بند کیا:

اجڑے غاروں میں رہا کرتے ہیں رہزن چھپ کر
قلب مضطر میں ہی دلبر کا قیام اچھا ہے

رفتہ رفتہ مہجور کی طبیعت فارسی اور اُردو سے ہٹ کر کشمیری کی طرف مائل ہو گئی کیونکہ اردو میں شاعری کرنے کے دوران انہیں کسی خاص قسم کی قبولیت حاصل نہیں ہو سکی تھی۔ اس سلسلے میں مہجور نے خاص کر حبہ خاتون۔ محمود گامی اور رسول میر سے تتبع کیا۔ حبہ خاتون کی طرز پر اُن کے چند گیت بے حد مقبولیت کے حامل ہیں۔

مہجور نے اپنی زندگی میں کئی مایہ ناز شخصیتوں کے ساتھ تعلقات استوار کر لئے تھے جن میں علامہ اقبال بھی شامل ہیں۔ علامہ کو ایک خط میں مہجور نے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لکھا کہ وہ کشمیری شعراء کا تذکرہ لکھنا چاہتے ہیں۔ اس خط کا جواب اقبال نے نہایت والہانہ پن کے ساتھ دیا اور مہجور کی مناسب حوصلہ افزائی کی۔ لیکن مہجور اپنی اس اہم تخلیق کو قلم بند نہیں کر سکے۔

1931ء میں جب اہل کشمیر نے ڈوگرہ شاہی کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا تو مہجور بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ لیکن 1947ء کے بعد جب انہوں نے آزادی کو محض چند مفاد پرستوں کے لئے ہی وقف پایا تو انہوں نے اپنا مشہور شعری طنزیہ "آزادی" تخلیق کیا۔

اگرچہ مہجور ذہنی اور فکری طور پر محض ایک رومان پرور اور حسن پرست شاعر تھے لیکن کشمیر کے سیاسی حالات سے تحریک لے کر وہ اپنے کلام میں ان حالات کا ردِ عمل ظاہر کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ اس سلسلے میں اُن کی کئی نظمیں مثال کے طور پر پیش کی جاسکتی ہیں۔

مہجور 9 اپریل 1952ء کو اپنے آبائی گاؤں میں وفات پا گئے لیکن اُس وقت ریاست کے نائب وزیر اعظم بخشی غلام محمد کے کہنے پر ان کی میت کو بعد میں سری نگر سے چند میل مشرق کی جانب اتھوا جن میں اُس جگہ دفن کیا گیا جہاں مہجور نے اپنی زندگی میں حبہ خاتون کے مزار کی خود ہی نشان دہی کی تھی۔

آج شاعر کشمیر کا یہ مقبرہ سر راہ ویرانی اور گم نامی کے عالم میں چند پتھروں کے درمیان زبانِ حال سے اپنی خستہ حالی کی داستان سنا رہا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام احمد مہجور

چمن والے

چمن والے چمن میں اب نئی اک شان پیدا کر
کھلیں گل ہوں فدا بلبل تو وہ سامان پیدا کر

ابھی ویراں ہے پھلواری ابھی خونیں ہے ہر کیاری
کہاں تک روئے گی شبنم بنا اشکوں کو چنگاری
کوئی ہل چل کوئی بادل کوئی طوفان پیدا کر
چمن والے چمن والوں کی کوئی شان پیدا کر

جدا ہیں رنگ پھولوں کے جدا ہیں ڈھنگ پھولوں کے
کبھی کانٹا نہ ہو دامن رہے جو سنگ پھولوں کے
نیا ہر ڈھب نیا مذہب نیا ایمان پیدا کر
چمن والے چمن والوں کی کوئی شان پیدا کر

تیری مشکل تیری مشکل تیری منزل تیری منزل
سہارا دے کوئی تجھ کو تو پھر چلنے سے کیا حاصل
تو اپنا ہوش اپنا جوش اپنی آن پیدا کر
چمن والے چمن والوں کی کوئی شان پیدا کر

(کیفی اعظمی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آزادی

آزادی ہمارے گھر آئی آزادی کا کیا کہنا
آتی نہیں تھی پر آئی آزادی کا کیا کہنا
یہ محلوں پر منڈلاتی ہے سونا چاندی برساتی ہے
سب کھنڈروں سے شرماتی ہے جب آئی جھکا کے سر آئی
بھوکوں کو بہلائے کیسے پیاسوں پر چھلکائے کیسے
جنتا کو سمجھائے کیسے اوروں کی تجوری بھر آئی
سب روتے ہیں کچھ گاتے ہیں سب کھوتے ہیں کچھ پاتے ہیں
پھل محنت کے لٹ جاتے ہیں انصاف عجب لے کر آئی
آزادی ہمارے گھر آئی

(کیفی اعظمی)

کھیتوں کی شہزادی

او کھیتوں کی شہزادی قربان تجھ پہ وادی
تو جب بھی مسکرادی ہر پھول نے دعا دی
خوشبو کی طرح ہر دم آوارہ جنگلوں میں
کاتک کا چاند دیکھے بے چین بادلوں میں
رنگین شباب جتنا اتنی ہی سیدھی سادھی
او کھیتوں کی شہزادی قربان تجھ پہ وادی

(پریم دھون)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

امید و بیم

طاق دل پر تری اُلفت کا ضیا پاش دیا
دستِ صر صر نے کئی بار بجھا نا چاہا

کبھی لہرایا غمِ اہلِ وطن کا دامن
اور گل، شعلہ، حسیں دیپ کی لو ڈول گئی
وسوسے سایوں کی مانند لپکتے آئے
یاد کے زینے پہ پگ دھرنے لگا کوئی خیال
کسی مونس کی جُدائی کا غم انگیز خیال
جس نے خوں دے کے زمانے کی حنا بندی کی
پھر کبھی دوریٔ منزل کا غم انگیز خیال
روح پر چھا گیا آزار دل و جان بن کر
وسوسے کانٹوں کی مانند ابھرتے آئے
جانے کس موڑ پہ ڈس جائیں چراغ دل کو
غم ایام کی ظلمت کے لپکتے ہوئے ناگ

لیکن اے جان تمنا اسی ہنگامے میں
ہم نے دیکھا کہ لپکتی ہوئی لو اور بڑھی

(مقبول احمد سیدؔ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غزل

سحر ہے باغ ہے مستی بھرا دل ہے جوانی ہے
گلوں سے داد کی طالب مری شعلہ بیانی ہے

یہ بے برگ و نوا شاخیں یہ بے صوت و صدا چشمے
دلیل ابر گوہر بار میری نغمہ خوانی ہے

سرور زندگی میں بے خودی وجہ خرابی ہے
خودی سے ریزہ ریزہ یہ حصار بدگمانی ہے

یہی کشمیر مشرق کو بہار بے خزاں دے گا
میرا پیغام شرح سوزو ساز زندگانی ہے

(خاور لدھیانوی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

طلوعِ بہار

سیاہیٔ شبِ ہجراں کا زور ٹوٹ گیا
اُفق سے جھانک رہی ہے نگارِ صبحِ وصال
قدم قدم پہ ہیں لالے کی مشعلیں روشن
نظر نظر سے عیاں ہیں سکون و صبر و قرار
چمن کا دامن صد رنگ ہے بہار نظر

روش روش پہ کھلے ہیں کنول محبت کے
سنا ہے سیرِ گل و لالہ کے بہانے سے
ہماری دید کو آئے گی وہ بہار خیال
مہک اٹھی ہے جو بوئے وفا سے وادیٔ دل

مٹا چکے ہیں دلوں سے غبارِ دورِ خزاں
فسانۂ شبِ ہجراں بھی لوگ بھول گئے
کچھ اس طرح سے ہوئی ہے طلوع صبحِ بہار

(مقبول احمد سیدؔ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گل لالہ

اے گل لالہ ذرا تو حال دل اپنا سنا !
داغ دل لایا جہاں سے اس جہاں کی کچھ بتا

کیا وہاں بھی قتل آدم کے لئے ہتھیار ہیں؟
کیا وہاں بھی ماؤں اور بہنوں کے دامن تار ہیں ؟

کیا وہاں بھی دور دورہ چور بازاری کا ہے
کیا وہاں بھی راج افلاس اور بیکاری کا ہے

کیا وہاں مومن ہے بیکس اور بے دیں ہیں امیر
کیا وہاں زرد دار کے ہاتھوں میں مفلس ہیں اسیر

کیا وہاں مظلوم پر ظالم کا استبداد ہے
کیا وہاں بھی اہل دانش کا چمن برباد ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کیا وہاں بھی حق پرستوں کے لئے بیداد ہے
کیا وہاں بھی چاپلوسوں کا جہاں آباد ہے

کیا وہاں بھی شہریوں پر ہے روا ظلم و ستم
کیا وہاں بھی قاتلوں کے ساتھ ہے لطف و کرم

کیا وہاں پر بھی سخن گو صبح کو کہتے ہیں رات
کیا وہاں بھی دل ہی میں ہے شاعروں کے دل کی بات
(غلام نبی خیال)

غزل

تا ابد آباد ساقی تیرا میخانہ رہے
صورت خورشید تاباں تیرا پیمانہ رہے

جب ترا دامن ہوا کانٹوں سے پہلے تار تار
تب ہوا ممکن کہ شاخِ گل پہ کاشانہ رہے

پالیا محراب ابرو سے صنم چہرے کا راز
چشم کعبہ کے مقابل تیرا بت خانہ رہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جنبش باد خزاں سے پھول جڑ جاتے ہیں ہائے
جل بجھے وہ آگ میں جو تیرا پروانہ رہے

پھر یہ ممکن ہے زمانے کو تہ و بالا کریں
ساز میرا سوز سے تیرے جو ہم شانہ رہے

برقِ اُلفت سے ہوا گر خاک میرا آشیاں
غم نہیں آباد لیکن تیرا کاشانہ رہے

رزم گاہِ شوق سے کچھ اور پیارے جنگ اور
ہر گھڑی مرتا ہے جس سے تیرا یارانہ رہے

پیار میں شیخ و برہمن ایک ہیں اپنے لئے
وقف دسترخواں یہ تیرا اور میخانہ رہے

سب نے مانا سب سنی مہجور کی تازہ غزل
شہ نشیں بزم خرد کا تیرا دیوانہ رہے

(سلطان الحق شہیدی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گلشن وطن ہمارا

بلبل نے یوں پکارا
گلشن وطن ہمارا
ہے کتنا پیارا پیارا
گلشن وطن ہمارا

سنبل کہے بنفشہ!
چھپتا پھرے ہے تو کیا
جنگل کو چھوڑ ادھر آ
گلشن وطن ہمارا

دیوارِ سنگ مرمر
ہر سو ہے جس کے اندر
لگتا ہے سبز گوہر
گلشن وطن ہمارا

چشمے ہوں یا کہ دریا
یا آبشارِ گویا
سب اس کا ہے کرشمہ
گلشن وطن ہمارا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہر سو ہیں کیا شگوفے
میداں ہوں یا کہ ٹیلے
بُلبل بھی کیوں نہ بہکے
گلشن وطن ہمارا

گل مرگ سے اُدھر چل
نیل ناگ کی ہے چھل بل
فرش بہار مخمل
گلشن وطن ہمارا

لولاب کو سحر دے
ہریالیوں سے بھر دے
مردوں کو زندہ کردے
گلشن وطن ہمارا

اے دوست سیر ڈل کر
نظارۂ کنول کر
جانا مگر سنبھل کر
گلشن وطن ہمارا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پانپور کیا حسیں ہے
کیسر کی سرزمیں ہے
تسکین کا امیں ہے
گلشن وطن ہمارا

ہو اہرہ بل کی حسرت
تو جا کے دیکھ قُدرت
پانی گہر کی صورت
گلشن وطن ہمارا

مہجور دیس اپنا
ہے دلکشی میں یکتا
قربان اس پہ ہو جا
گلشن وطن ہمارا

(سلطان الحق شہیدی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پیدا کر

حیاتِ نو کا ذرّے ذرّے میں ارمان پیدا کر
ہر ایک شہ کھلکھلا اُٹھے وہی سامان پیدا کر

چمن ویراں ہے شبنم رو رہی ہے گُل پریشاں ہیں
گلوں اور بلبلوں میں باغباں ! پھر جان پیدا کر

ببولوں کا گلوں کے درمیاں ہونا خرابی ہے
ضرورت ہے کہ ہر سو سنبل و ریحان پیدا کر

ہر اک انسان کو اپنے وطن کی چاہئے الفت
کہ زادِ راہ سے منزل کی، یہ ایمان پیدا کر

قفس کی تیلیوں کو توڑنے آتا نہیں کوئی
تو اے بلبل خود آ زادی کا اب سامان پیدا کر

حکومت مال و دولت ناز و نعمت اور شہنشاہی
یہ سب کچھ پاس ہے تیرے فقط پہچان پیدا کر

بہت ہیں طائران نغمہ پیرا باغ میں لیکن
اثر اُن کی نفاں میں اے خدا یکسان پیدا کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ترے اک زیرو بم سے مردہ بستی جاگ سکتی ہے
کڑک بن زلزلہ بن اک نیا طوفان پیدا کر

بھری دُنیا میں پھر کشمیریوں کا نام روشن ہو
وہ للتا وت وہ تازی بٹ، مبارک خان پیدا کر

بہادر شیر دل تسلیم کرلیں کابلی، ترکی
تو رحمان میر جیسا دوسرا کپتان پیدا کر

چلیں فرمانِ شاہی آج بھی تیرے اشاروں پر
دوبارہ اس زمانے میں تو زیبؔ بھان پیدا کر

تمہاری آگہی کا سکہ تا اوروں پہ ہو قائم
پھر اپنے مُلک میں نندہ رام سا دیوان پیدا کر

کریں سر خم تیرے آگے وہ شیرازی وہ ایرانی
غنی سا دوسرا کوئی تو نغمہ خوان پیدا کر

زمین شعر میں تُو نے کھلائے پھول ہیں کیا کیا
تو اے مہجور اب اک بلبل نالان پیدا کر

(سلطان الحق شہیدی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پیام!

مہرباں ہو وہ جانِ جاں تو عالی شان ہو جائے
وہ گل رو اور سنبل مو گل خندان ہو جائے

کسی صورت کسی محبوب سے تو کم نہیں لیکن
تعجب کیا جو تو رشک مہہ کنعان ہو جائے

جو خدمت آدمی کی کر نہیں سکتا تو کیا حاصل
کوئی سیّد ، قریشی ، مولوی یا خان بن جائے

زمانہ ہر قدم پر سینکڑوں فتنے جگاتا ہے
مبارک، عافیت کا تو اگر سامان ہو جائے

ترے دم خم سے طے ہو سکتے ہیں پھر ہفت خوان اے دل
جو یہ ثابت کرے تو رستم دوران ہو جائے

یہاں مہجور ہر اک چیز مل جاتی ہے کوشش سے
یہ کیا کچھ کم ہے پیارے تو اگر انسان بن جائے

(سلطان الحق شہیدی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سلام بحضورِ رسالتؐ

اے کبوتر جب بھی پہنچے روضہ خیر الانامؐ
بہر للہ پھر ادب سے پیش ہو میرا سلام

کچھ سنبھل کر رسمِ اُلفت کے مطابق صبح دم
حالِ دل میٹھی زباں سے کہنا یوں بالائے بام

آپ ہیں غم خوار امت کیا بڑی سرکار ہے
شاہ عالمؐ دور کر دے رنج و غم میرے تمام

آرزو ہے دید کی اور دل میرا ہے بے قرار
منتظر ہے پھول کی خاطر یہ بلبل صبح و شام

کب ترے کوچے میں پہنچوں اور فدا ہوجاؤں میں
میں تبِ فرقت میں جلتا رہتا آیا ہوں مُدام

جستجو میں دوڑتا اور منتظر رہتا وہیں
بے زری اور نارسائی میں ہوں با حسرت تمام

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کیجئے اب داد آقا چار سو بیداد ہے
لے رہا ہے کفر اب اسلامیوں سے انتقام

سایہ رحمت پڑے جو آپ کے احسان کا
ظلمت ہستی مٹادے آپ کا ادنیٰ غلام

اک تمنا لے کے آیا ہے یہاں مہجور آج
ہے امید نظر رحمت یاور ہر خاص و عام!

(سلطان الحق شہیدی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عبدالاحد آزاد

عبدالاحد آزاد کشمیر کے تحصیل چاڈورہ میں رانگر نام کے گاؤں میں 13 جون 1903ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد خواجہ سلطان ڈار صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ فارسی زبان کے اعلیٰ شاعر تھے۔ اس لحاظ سے آزاد نے ابتدائی دور میں تعلیم اپنے گھر ہی میں حاصل کرلی۔ بد قسمتی سے آزاد کا تعلیمی سلسلہ ان کے بچپن میں ہی منقطع ہو گیا اور انہوں نے ایک دُکان کھولی جو 1925ء تک اُن کے لئے روزی روٹی کا سامان فراہم کرتی رہی۔

آزاد پہلے عربی زبان کے مدرّس بن گئے اور وادی کے مختلف سکولوں میں بحیثیت اُستاد کام کرنے کے بعد 4 اپریل 1948ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے جب کہ اُن کی عمر صرف پنتالیس سال کی تھی۔ ان کے ہم عصر مہجور نے یہ تاریخ وفات لکھی :

آہ آزاد از جہاں روپوش شد
یا کہ از جام بقا بے ہوش شد
بہر سال رحلتش مہجور گفت
بلبل شیریں بیان خاموش شد

آزاد پہلے احد، پھر جانباز اور اخیر پر آزاد تخلص کرتے رہے۔ مہجور اور آزاد کے موازنہ کے سلسلے میں اکثر ناقدوں کا یہ خیال ہے کہ مہجور کے برعکس آزاد ہی اس زبان میں دورِ نو کے پیغمبر کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ آزاد کے بعد

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کشمیری شاعروں نے جو نہج۔ لے اور راستہ اختیار کیا وہ آزاد کے قریب اور مہجور سے دور دکھائی دیتا ہے۔

آزاد کا کلام کئی جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ "کشمیری زبان اور شاعری" آزاد کا وہ معرکتہ الآرا کارنامہ ہے جس نے کشمیر میں تنقید و سوانح کی بنیاد ڈالی۔ اُردو میں آزاد کی یہ تخلیقی کتاب تین ضخیم جلدوں میں اشاعت پذیر ہو چکی ہے۔ پریم ناتھ بزاز نے "شاعر انسانیت" کے نام سے آزاد کے سوانح لکھ کر اپنے اس ہمعصر کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ایک خیال کے مطابق آزاد نے تاریخ حریت کشمیر بھی قلم بند کی تھی لیکن یہ مُسودّہ غالباً ضائع ہو چکا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عبدالاحد آزاد

غزل

قدموں میں تیرے آنکھیں بچھاؤں
پھولوں کا سندر گجرا بناؤں
مرغ خوش الحاں کے ساتھ مل کر
سکھیوں کے دلکش جھرمٹ سے کٹ کر
تونے ہی بخشا دردِ محبت
تیری محبت کے گیت گاؤں
عہد وفا کی محفل سجاؤں
تجھ سے ہی در ماں پاؤں تو پاؤں
ڈھونڈھے گی دنیا "آزاد" کو بھی
سنگیت بن کر ہر لب پہ آؤں

(خاور لدھیانوی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ایک نظم

میرے محبوب میں تیرے صدقے
فرصت شوق و غم عشق کسے ؟
کیسہ زر ہی ہے رونق زیست
میں کہ ہوں کیسہ مفلسی کی طرح
بے زرو بے درم و زار و زبوں
شوق فکرو غمِ دل کیسے رکھوں
تجھ کو رخسار کی تزئین کا خیال
تجھ کو کاکل کے خم و پیچ کا غم
مری آنکھیں غم امروز سے نم
تیرے ہاتھوں میں حسین دستہ گل
میرے ہاتھوں میں ہے ہل کی ہتھی
تیرے پیروں میں ہے زرّیں خلخال
اور میرے پاؤں گل آلودہ نڈھال

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تو ہے انبارِ طلا کا مالک
سود در سود کے پھندے میں اسیر
میں تہی دست و تہی کیسہ فقیر
مجھ کو بے کار ہی جینا ہے ضرور
حاکمِ وقت کی مرضی ہے یہی
میرے پیروں میں ہے زنجیر گراں
تو ہے بوئے گل تر سرد رواں
میرے محبوب میں تیرے صدقے
فرصت شوق و غم عشق کسے؟
(مقبول احمد سیدؔ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہمارا وطن

یہ بادِ صبا اور معطر فضا جو کرتی ہے دل کو جوانی عطا
ٹلیں غم کھلیں فرصتوں کے چمن ہے پیارا ہی پیارا ہمارا وطن
چمن میں ہر اک پھول خندان ہے شب چار دہ نور افشان ہے
فلک پر ستاروں کی ہے انجمن ہے پیارا ہی پیارا ہمارا وطن
ہیں جھرنے یہاں تشنگاں کے لئے ہر اک مرد پیر و جواں کے لئے
چناروں کے سائے میں اترے تھکن ہے پیارا ہی پیارا ہمارا وطن
بلندی سے نیچے نظر جو گئی بہار تمنائے دل کھل اُٹھی
یہ وادی ہے اک اپسرا سیم تن ہے پیارا ہی پیارا ہمارا وطن
یہ جنت یہاں ہے عیاں سامنے وہ جنت نہاں ہے ہر اک دید سے
حقیقت ہے یہ اور وہ ہے سخن ہے پیارا ہی پیارا ہمارا وطن
یہ "آزاد" بلبل جو گاتا رہے گلستاں کو نغمے سناتا رہے
تو گل اور بلبل کا ہو گا ملن ہے پیارا ہی پیارا ہمارا وطن

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

احد زرگر

کشمیری صوفی شعراء کے کاروان کے آخری قافلہ سالاروں میں احد زرگر کا نام سب سے زیادہ نمایاں ہے۔

آپ 1905ء میں سری نگر میں پیدا ہوئے آپ کا آبائی پیشہ زرگری رہا ہے اس نسبت سے احد زرگر کہلاتے تھے۔

زرگر اگرچہ عام اصطلاح میں ناخواندہ ہی تھے مگر اُن کی شاعری میں بالخصوص سنسکرت الفاظ۔ تلمیحات اور تشبیہات کا جو بر محل استعمال نظر آتا ہے اُسے آورد کے سوا کسی اور حالت کے ساتھ تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔

احد زرگر کا کلام کئی مختصر جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ زرگر کی مثنوی "اکہ نندن" اسی نام کی کشمیری لوک کہانی کا ایک موثر شاعرانہ پیکر ہے جو کلچرل اکادمی کی وساطت سے شائع ہو چکا ہے۔

احد زرگر 1983ء میں انتقال کر گئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

احد زرگر

دل میں تیر چبھا

میں الہڑ سی دوشیزہ
میری جوانی کے گل تازہ کی رنگت پڑ گئی پھیکی
بس یہی میرے دل میں جیسے تیر چبھا

میں تھی ایک درخت تناور
اک آرے نے کتنے گہرے زخم لگائے
نے کی مانند اب سوراخوں سے چھلنی ہوں

میرے بدن میں آگ کے شعلے جاگ اُٹھے
اور یہ حدت رفتہ رفتہ تیز ہوئی
میرا پوشاک زریں بھی راکھ ہوا
منہ پر اب میں خاک ملوں
اور میں تھی جو چہکتی بلبل
کیوں ہو گئی خاموش بتا؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جو شے میں نے جاں کے بدلے حاصل کرلی
اسی کو میں نے سستے داموں بیچ دیا
بیگانوں سے کیا کہئے
میرے دل میں تیر چبھا

"زرگر" بس ہے دل کا شاعر اور غزل خواں
گلشن رضوان میں لے جاکر
حوریں اس کی نذر کروں
میرے دل میں تیر چبھا ہے

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام رسول نازکی

نازکی کشمیری اور اردو کے بزرگ شاعر ہیں جو وادی میں اور بیرون ریاست بھی ادبی دنیا میں جانے پہچانے ہیں۔ آپ کا سال ولادت 1909ء ہے۔

نازکی نے شمالی کشمیر میں بانڈی پور کے سرحدی گاؤں میں آنکھ کھولی لیکن اب مستقل طور پر سری نگر ہی میں قیام کرتے ہیں۔ ریڈیو کشمیر میں عرصہ دراز تک ملازمت کرنے کے بعد آپ فیلڈ سروے محکمہ کے ساتھ وابستہ رہے اور اب کئی سال سے خلوت نشینی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

نازکی کشمیری کے علاوہ اُردو۔ فارسی۔ عربی اور انگریزی زبانوں سے بھی واقف ہیں۔ آپ کا ابتدائی مجموعہ کلام بھی اردو ہی میں "دیدۂ تر" کے نام سے شائع ہوا تھا۔ بعد میں جب آپ نے کشمیری کی طرف رجوع کیا تو "نمرود نامہ" کے عنوان سے اپنی رباعیات اور قطعات کا ایک مجموعہ منظر عام پر لایا جو کشمیری زبان کی اس صنف سخن میں اہم حیثیت رکھتا ہے۔

نازکی نے غنی کشمیری اور عبدالاحد نادم پر بھی اپنے تحقیقی مقالات کو کتابی صورت دی ہے۔

نازکی کے تازہ ترین مجموعہ کلام "آوازِ دوست" کو کشمیری شاعری میں ایک خوبصورت اضافہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ جس کے لئے انہیں 1987ء میں ساہتیہ اکادمی کا انعام بھی دیا گیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام نبی عارض

تہا انصاری

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام رسول نازکی

مرزا عارف

غلام احمد ناز کوٹگامی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام رسول نازکی

آوازِ دوست

تعلق، مال و دولت، حشمت و زر
زن و فرزند، خیراندیش، بدخواہ
تو ضربِ لا الہ سے توڑ یہ بُت
کہ ہو دل میں گزیں آمنت باللہ

○

زمین و عرش و کُرسی سب تیرے ہیں
مگر تو عرش پر ہے جلوہ گستر
تفاوت عرش کی اور فرش کی دیکھ
خدائی چھوڑ، آ پیغمبری کر!

○

تیرا جلوہ، تیرا ہے طور سینا
وہ موسیٰ اور اُس کی چشمِ بینا
مشیت تیری برحق میری باطل
رضینا فاعُف عنّا اِن نسینا

(غلام رسول نازکی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام نبی عارض

عارض تحصیل چاڈورہ کے اُسی رانگر گاؤں میں 13 ستمبر 1916ء کو پیدا ہوئے جو عبدالاحد آزاد کی جائے پیدائش تھا۔ آزاد رشتے میں عارض کے ماموں لگتے تھے۔

گھریلو حالات ناموافق ہونے کی وجہ سے عارض کو اپنی تعلیم کا سلسلہ ایف اے کرنے کے بعد منقطع کرنا پڑا اور انہوں نے جنگلات کے محکمے میں نوکری حاصل کرنے کی خاطر متعلقہ تربیت حاصل کرلی۔ اس ٹریننگ کے بعد عارض فارسٹر ہوئے اور اپنی ملازمت کے دوران وہ کیرن۔ کشتواڑ اور بعد میں چرار شریف میں مقیم رہے۔

عارض معدے کی ایک بیماری کا آپریشن ہونے کے بعد 1965ء میں انتقال کر گئے۔

عارض بے حد حساس طبیعت کے مالک تھے۔ اس لئے ان کے کلام میں جابجا طبقاتی کش مکش اور مزدور اور مالک کے معاشی تفاوت کا ذکر ملتا ہے۔ یہ ذکر کرتے وقت عارض سماجی برابری اور غریبوں کی بہبود کا ترجمان بن کر سامنے آجاتے ہیں۔ عارض نے کشمیر کے مخصوص دیہاتی ماحول سے متاثر ہو کر چند رومانی غزلیں اور گیت بھی لکھے ہیں جو کئی سال تک مقامی طور پر مقبول خاص وعام رہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام نبی عارض

غلامی

بہاروں کو رلاتی ہے غلامی
گلوں سے خاک اڑاتی ہے غلامی

پھرے ہے در بدر ہر اہل دانش
تخیل کو مٹاتی ہے غلامی

جنہیں سجدے کریں ہر دور کے لوگ
انہیں رسوا کراتی ہے غلامی

وہاں پر بے کسی ہے بے بسی ہے
یہاں بنسی بجاتی ہے غلامی

وہ "عارض" دوسروں کو جو ہنسائے
اسے پیہم رلاتی ہے غلامی

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میرے ساقی!

میرے ساقی زباں تو بخش دے اب بے زبانوں کو
سکھا دے رسم شبیری یہاں کے نوجوانوں کو

رُلاتی ہے چمن میں بلبلوں کی یہ زباں بندی
کیا بے دست و پا کس نے یہاں کے باغبانوں کو

کبھی مزدور کا خون جگر مٹی میں ملتا ہے
سجاتا ہے کبھی اہل دول کے پھول دانوں کو

اگر مظلوم کی اک آہ نکلے خانہ دل سے
تو مشکل کس قدر ہوگا سنبھلنا آسمانوں کو

چلو عارض کہ شام غم گذاریں بزم میں جا کر
وہاں پل بھر ذرا چھیڑیں محبت کے فسانوں کو

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام احمد ناز کولگامی

غلام احمد ناز 1923ء میں کشمیر کے موضع ٹنگہ پورہ تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کولگام ہی میں ہوئی جہاں آپ نے مڈل پاس کیا۔ انٹرنس کی تعلیم اسلام آباد (اننت ناگ) میں ہوئی اور بی اے کی ڈگری سری پرتاپ کالج سرینگر سے حاصل کرلی۔

ادب سے ناز کو شروع ہی سے لگاؤ تھا۔ وہ کالج میگزین "پرتاپ" کے مُدیر بھی رہے۔ کالج چھوڑا تو سیاست میں داخل ہوئے۔ یہ احساس ایک کشمیری نوجوان کے لئے ناگریز تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جیل بھی گئے۔ جیل سے چھٹ کر 1949ء میں پاکستان پہنچے جہاں انہوں نے کراچی یونیورسٹی سے وکالت کا امتحان پاس کرلیا۔ اس کے بعد بیرسٹری کے لئے لندن گئے جہاں آٹھ سال قیام کرنے کے بعد 1960ء میں پاکستان واپس لوٹے۔

ناز کی پہلی تصنیف "معراج نامہ" ہے۔ 1948ء میں انہوں نے اقبال کے "شکوہ اور جواب شکوہ" کا بھی کشمیری ترجمہ کیا تھا۔ مگر اُس کے فوراً بعد تحریک کشمیر کے سلسلے میں جیل بھیج دیئے گئے اور وہ ترجمہ منظر عام پر نہیں آسکا۔ اقبال کی "اسرار خودی" کا ترجمہ ایک منفرد کارنامہ ہے جسے اقبال اکادمی کراچی نے 1969ء میں شائع کیا ہے۔ بقول ممتاز حسین "اسرارِ خودی" کا یہ ترجمہ اقبال کی شخصیت کے تینوں پہلوؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ اسرارِ خودی فارسی میں لکھی گئی۔ اس کا پیغام خالص اسلامی ہے اور اس پیغام کا ترجمہ ایرانِ صغیر یعنی کشمیر کی زبان میں کیا گیا ہے۔

ناز کولگامی 21 اکتوبر 1986ء کو وفات پاگئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام احمد ناز کولگامی

گیت

میرے دلبر پیار میں تیرے دیکھو بیت گیا بچپن
درد پکارے درماں درماں راکھ ہوا دامن دامن

شمع کا عاشق چاند کا شیدا پھولوں کا دیوانہ تھا
تیری نظریں تیر سی چبھ گئیں آنکھوں میں پگھلا آہن

ہر شب آہ و بکا میں بیتا ہر دن کاٹا رو رو کر
بس تیرے دیدار کی خاطر ٹوٹ گیا اک خستہ بدن

میری لے کے زیر و بم نے کیسا جادو کر ڈالا
ڈالی ڈالی جھوم اٹھی اور مست ہوا گلشن گلشن

جاناں کے دربار الگ ہیں شوق الگ اور پیار الگ
اے غم تجھ کو دل میں رچایا ہوگیا میرا تیرا ملن

"ناز" بجھا وہ سوز جگر تو من میں من کی بات رہی
اپنا پردہ خود ہی بن گیا میرے شعر کا پیراہن

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مجاہدوں کا ترانہ

پھر جاگ اٹھی سوئی ہوئی قوم کی تقدیر
بیدار ہے بیدار ہے بیدار ہے کشمیر
سینوں میں ہے قرآن تو ہاتھوں میں ہے شمشیر
بیدار ہے بیدار ہے بیدار ہے کشمیر

اب ایک نیا دور نیا رنگ لئے ہے
اب نغمہ نے سوز کا آہنگ لئے ہے
کمزور سمجھتے تھے جنہیں جگ کے مہادیر
بیدار ہے بیدار بیدار ہے کشمیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یہ شمع کے پروانے یہ کشمیری نو جوان
یہ حُریت اور قوم کے بے باک نگہبان
یہ وحدتِ ملّی کے حسین خواب کی تعبیر
بیدار ہے بیدار ہے بیدار ہے کشمیر

اب ظلم کی کوئی نہ یہاں رسم چلے گی
ملت کے مخالف کو سزا خوب ملے گی
واللہ یہ ہے کاتب تقدیر کی تحریر
بیدار ہے بیدار ہے بیدار ہے کشمیر

(مسعود کشفی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تنہا انصاری

حُسین علی تنہا انصاری بارہ مولہ کے قریب دلنہ کے گاؤں میں 23 فروری 1914ء کو اس عالمِ وجود میں آئے اُن کے گھر میں شروع ہی سے علمی وادبی ماحول موجود تھا جس کی بدولت تنہا نے مختلف موضوعات کی کتابوں کے مطالعہ کو اپنا سب سے قیمتی شغل بنالیا۔

1954ء میں تنہا ایک سرکاری اسکول میں ہیڈ ماسٹر ہو گئے اور بعد میں اساتذہ کے تربیتی سکول واقع سوپور میں اسی عہدے پر ریٹایر ہونے تک کام کرتے رہے۔ 1960ء میں تنہا انصاری کو ریاست کا بہترین اور کامیاب استاد ہونے کے لئے مرکزی وزارتِ تعلیم کے اعزاز سے نوازا گیا۔

تنہا ابتداء میں اُردو میں شاعری کرتے تھے۔ اُن کی غزلیں اُس زمانے میں لاہور کے "سدا بہار" اور راولپنڈی کے دو اخباروں "صداقت" اور "صادق" میں بھی شائع ہوتی تھیں۔ 1947ء کے بعد ہی کشمیری کی طرف رجوع کیا۔ اُن کے کلام میں دردِ وطن سب سے زیادہ نُمایاں ہے۔

تنہا 4 فروری 1969ء کو راہی عدم ہوئے۔

تنہا انصاری کی وفات کے بعد اُن کے برادر نشاط انصاری نے مرحوم کے دیوان کو "فرات" اور اُن کے اُردو خطوط کو "خاطر احباب" کے نام سے شائع کروایا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تنہاانصاری

غزل

اک لمحہ بیٹھ کیونکہ غنیمت ہے ملاقات
شاید کہیں نہ وصل کی ہو آخری یہ رات

بجنے لگا ہے ساز میرے دل کا بار بار
مضراب نظر کی نہ ہو خاموش کرامات

حالات پوچھنا بجا یکساں نہیں رہتے
گردش میں آسمان ہے گردش میں ہیں حالات

کرتا میں نچھاور تیری راہوں میں سیم و زر
سرمایہ اگر ہے تو ہے تخیل و محاکات

تجھ کو دئے ہیں زخم دل اپنوں نے ہی "تنہا"
ہے جیت تیری، ان کی پر ضائع ہوئی اوقات

(نشاط انصاری)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

فاضل کشمیری

غلام احمد فاضل 1916ء میں سری نگر میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1938ء میں سری نگر کے ایس پی کالج سے ڈگری حاصل کر کے محکمہ تعلیمات میں مدرس کا پیشہ اختیار کیا اور 1971ء میں ریٹائر ہونے تک اس محکمہ سے وابستہ رہے۔

ابتداء میں فاضل کشمیر کے مشہور بزرگ عالمِ دین اور دانشور مولانا غلام نبی مبارکی سے رہنمائی حاصل کرتے رہے۔ شاعری میں انہیں مہر شکوہ آبادی کا فیض نصیب ہوا۔ خوش نویسی فاضل نے حافظ محمد حسن وفائی سے سیکھی۔

آپ اردو اور کشمیری میں لکھتے ہیں۔ فاضل ایک پر گو شاعر ہیں۔ آپ کی نعتیں اور کئی گیت کشمیری ادب میں قبولِ عام کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ فاضل کی تصانیف میں ساغر مستی۔ شمع وطن۔ میراث۔ انوار محمدی۔ کرشن لیلا۔ شری جپ جی صاحب۔ ست رنگ (سات رنگ) وغیرہ شامل ہیں۔ انوار محمدی فاضل کی کہی ہوئی نعتوں کا مجموعہ ہے جس کے کئی ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔ آپ کو بھی ساہتیہ اکادمی کے انعام سے نوازا گیا ہے۔

فاضل کے بقول آپ حفیظ جالندھری۔ رسول میر اور عبدالاحد نادم کے کلام سے بہت حد تک متاثر ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آپ کے مزاحیہ کشمیری ڈرامے کوکری کاپکھ (مرغی کاپر) کو 1938ء میں لاہور کی راج پال گراموفون کمپنی نے دو ریکارڈوں میں صدا بند کیا۔ اسی نوعیت کا ایک اور ڈرامہ شیریں فرہاد فاضل نے اُسی سال تخلیق کیا۔

آپ کو شاعری کے میدان میں خاطر خواہ کارناموں کے عوض کئی انعامات واعزازات سے نوازا گیا ہے۔

فاضل آج کل سری نگر کے جنوبی علاقے میں ایک نو آباد رہائشی بستی گلشن نگر میں خلوت نشینی میں اپنے دن گذار رہے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

فاضل کشمیری

سکھی میں کیا کروں!

کبھی مجھ کو ہنساتی ہو کبھی مجھ کو رُلاتی ہو
کبھی تم آزماتی ہو
ہزاروں رنگ بدلتی ہو
سکھی میں کیا کروں کہدے

کھنکتی جام دیتی ہو مُجھے بیتاب کرتی ہو
یہ تیرا پیچ و بل کھانا
مجھے جینے پہ اکسانا
سکھی میں کیا کروں کہدے

کچھ اس انداز سے چلنا کہ جیسے صُبح کا کھلنا
اجالے جگمگاتے ہیں
اشارے گنگناتے ہیں
سکھی میں کیا کروں کہدے

تُو سروِ ناز ہے گویا لگے تن من تجھے میرا
میرا دل تونے لوٹا ہے
میرا سکھ تو نے چھینا ہے
سکھی میں کیا کروں کہدے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یہ عارض جب دہکتے ہیں پرندے سٹپٹاتے ہیں
گریبان گل نورس
اچانک چاک ہوتے ہیں
سکھی میں کیا کروں کہدے

بھنوؤں میں تیزیٔ خنجر جبیں پر تابش اطہر
جبینِ ناز کا بندہ
ہلال عید شرمندہ
سکھی میں کیا کروں کہدے
نگاہِ مست ہے بوجھل کہ جیسے ادھ کھلے کنول
مہکتے پریت ساگر میں
کہ تارا جیسے خاور میں
سکھی میں کیا کروں کہدے
شہد باتوں سے ٹپکاتی لبوں سے پھول برساتی
چہکتی جھومتی گاتی
کوئی تیرا نہیں ہمسر
سکھی میں کیا کروں کہدے

(فاروق نازکی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مرزا عارف

مرزا غلام حسن بیگ عارف نومبر 1910ء میں کشمیر کے مشہور جنوبی قصبے اسلام آباد (اننت ناگ) میں پیدا ہوئے۔

عارف علی گڑھ کی دانش گاہ سے ایم ایس سی کر کے جب وطن واپس لوٹے تو آپ کچھ عرصہ تک ایس پی کالج میں لکچرار رہے۔ آپ کا تعلق ریڈیو کشمیر جموں سے بھی رہا۔ مُلازمت کے سلسلے میں عارف ریاست کے محکمہ ابریشم کے ساتھ وابستہ ہوئے اور ریٹائر ہونے کے وقت وہ اس محکمے کے ڈائریکٹر تھے۔

عارف کشمیر کے جانے پہچانے شاعر ہیں۔ آپ نے سری نگر میں 1945ء میں بزمِ ادب قائم کرلی۔ مشہور کشمیری اور اُردو رسالے "گلریز" کے بھی عارف ہی بانی تھے۔ اس رسالے میں کشمیری ادب۔ زبان اور ثقافت سے متعلق کئی تحقیقی مقالے بھی شائع ہوئے ہیں۔ گلریز کا دور ثانی عارف نے 1962ء میں شروع کیا اور اس کی ادارت غلام نبی خیال نے سنبھالی مگر یہ رسالہ بعد میں صرف ایک سال تک زندہ رہا۔

عارف کشمیری کے نامور شعراء مہجور اور عبدالستار عاصی کے ہم عصر رہے ہیں۔

ان کی مطبوعات میں رباعیات عارف۔ ٹیگور کے ڈرامے "گردشِ بہاراں" اور چہل اسرار کے کشمیری تراجم بھی شامل ہیں۔ 1985ء میں اُن کی شعری تصنیف "لولہ ویژار" پر انہیں ساہتیہ اکادمی کا انعام دیا گیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مرزا عارف

پھول کہانی

میں نے پھول سے اک دن پوچھا
کون سے دیس سے تو آیا ہے
کیوں کر یہ عظمت پائی ہے
کن کانٹوں کا درد سہا ہے

پھول ہنسا اور کچھ بھی نہ بولا

میں نے کہا جب باد خزاں کے
یخ بستہ جھونکے آتے ہیں
اور بن کر پیغام فضا کا
صحن چمن پر لہلاتے ہیں

دیکھتا ہے ہر دیکھنے والا

دل میں دل کا درد چھپائے
اور کہیں کو چل دیتا ہے
اک گم نام سے شہر کی جانب
تو اپنی کشتی کھیتا ہے
غم میں تیرے گھلتی ہے دنیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پھر تو بیج کا بھیس بدل کر
خاک کے نیچے سو رہتا ہے
اور پھر کونپلیں پھوٹ آتی ہیں
جو ہونا تھا ہو رہتا ہے
تکتا رہ جاتا ہے وہ راجا
خاک میں اب بھی جو پنہاں ہے
خاک میں جب بھی جو پنہاں تھا
جب تو بیج کے روپ میں چھُپ کر
خاک میں محو خوابِ گراں تھا
کچھ بھی نہیں لیکن ہوسکتا

اور تو ہے کہ کھل کر ہنس کر
نور و مسرت پھیلاتا ہے
دھوپ اور چھاؤں کی دنیا پر
خوشبو بُن کر چھا جاتا ہے
اور یہی ہے تیری دنیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لمحہ گذرا تو غنچہ تھا تو
اور اب کھِل کر پھول بنا ہے
پھول سے پھل میں ڈھل جائے گا
جیسے اک لمحہ میں کھلا ہے

روز یہی ہوتا ہے تماشا

چاہے کتنے روپ بدل لے
پھول ہمیشہ پھول رہے گا
خوشبوؤں میں لہرائے گا
گیتوں کی لہروں پہ بہے گا

پھول ہنسا اور کچھ بھی نہ بولا

(تابش صدیقی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دینا ناتھ نادم

دینا ناتھ کول نادم 1916ء میں سری نگر میں پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے اُستاد کا پیشہ اختیار کیا۔

نادم نے اپنی شاعری کا آغاز اُردو سے کیا۔ انجمن ترقی پسند مصنفین کے ساتھ گہری وابستگی کے لحاظ سے اپنی شاعری میں عالمی امن۔ جنگ سے نفرت اور سامراج اور اس کے استبداد کے موضوعات کو نمایاں جگہ دیدی۔ 1942ء میں نادم نے اپنی پہلی کشمیری نظم "مادرِ کشمیر" کے عنوان سے لکھی اور اُس کے بعد ان کا تیز و طرار قلم کشمیری شاعری کو انقلاب کے رجز سے روشناس کرانے کا باعث بن گیا۔

نادم نے کشمیری زبان میں چند ایسی جاندار نظمیں تخلیق کی ہیں جن کا تاثر مدتوں تک سخن فہموں کے دل و دماغ پر ثبت رہے گا۔ نادم نے اپنی شاعری میں کئی انوکھے تجربات کئے ہیں جن میں ان کی تحریر کردہ بے بحر کی مختصر نظمیں بھی شامل ہیں جو معنوی اعتبار سے بہت دلکش شعری نمونے ہیں۔

آپ اپریل 1988ء میں انتقال کر گئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

صبح کا تارا

صبح کا تارا تنہا تنہا
نیل گگن میں ڈول رہا ہے
جیسے اک بھٹکا سا راہی
سنگھی ساتھی ڈھونڈ رہا ہے
امبر کی نیلی راہوں پر
اس بھٹکے راہی کو جس دم
ایک گل لالہ نے دیکھا
اپنے دل کا داغ بنایا
اس تارے کو اس راہی کو
یہ تارا یہ تنہا تارا
یہ راہی یہ بھٹکا راہی
شبنم بن کر گود میں ڈھلکا
لالے کی آنکھوں سے ٹپکا
دھرتی نے دیں اس کو دعائیں
ذکر ہوا پھر گلشن گلشن
چرچا پھیلا آنگن آنگن
غنچے چمکے کلیاں مہکیں
شاخیں جھومیں بیلیں لہکیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اس تارے نے اس راہی نے
سنگھی پائے ساتھی پائے
یہ تارا یہ تنہا تارا
یہ راہی یہ بھٹکا راہی
پھولوں میں اک پھول بنا تو
شبنم میں اک موتی چمکا
جیون کی سیما کو آخر
باغ کی رعنائی میں پایا

اونچائی پر رہنے سے جو
کھوٹ تھی اس کے دل میں پیدا
دور ہوئی وہ جس دم اس نے
سنگھی ساتھی ڈھونڈ نکالے
جو لوگوں میں گھل مل جائے
بس وہ آگے بڑھ جاتا ہے

جو خلوت میں عُمر بتائے
وہ منزل کو کیا پائے گا؟
رستے میں ہی رک جاتا ہے
جیسے تنہا ایک ستارا

(فاروق نازکی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

حساب فہمی

لب پر تھی ہنسی اور مجھ سے کہا : سب طے ہو گا
پو پھٹتے ہی سب دور اندھیرا ہو جائے گا
اب دیکھو سویرا ہو جائے گا
ہاں تجھ کو یقیں آیا کہ نہیں
میں بولا کیسے آجائے ؟
یہ حساب تو بالکل سادہ ہے
اور بات ہے سیدھی سادھی سی
دو کو جب دو میں جمع کریں تو کتنے ہوئے ؟
میں بولا صاحب چار ہوئے
وہ چار نہ ہونے میں آئے
کتنی ہی ہیرا پھیری وہ کرتے بھی رہے
وہ چار نہ ہونے میں آئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پہلے تھے دو اور دو تھے وہ
اک، اک سے الگ اک اک سے جدا
پھر تنہا دو۔ ادھ مواسا بس ایک جیسا
کچھ دیر رہا ایک الگ الگ پھر وہ بھی نہیں
پھر ایک صفر اک گول صفر
جو گاہ سمٹتا تھا یکسر
اور گاہے پھیلا تا تھا پر
تھا ہانپ رہا اور کانپ رہا
دم اس کا گھٹتا جاتا تھا
دم توڑ رہا تھا وہ گویا

یہ کیا جی ہوا؟
یہ کچھ نہیں کچھ نہیں کچھ نہ ہوا
یہ حساب تو بالکل سادہ ہے
یہ بات تو بالکل سیدھی ہے
جو دو اور دو تھے۔ تھے نا وہ؟
وہ ہوا میں اڑے اور دور کہیں تحلیل ہوئے

(رسا جاودانی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رحمان راہی

عبدالرحمان راہی دورِ جدید کی کشمیری شاعری میں سب سے اونچا مقام رکھتے ہیں۔ بقول موتی لال ساقی "آپ کی غزلوں میں زندگی کے وہ تمام رنگ جلوہ گر ہیں جو انسانی روح کو شرافت اور شیرینی عطا کرتے ہیں"

راہی سری نگر کے وازہ پورہ محلے میں 1925ء میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصہ تک اسلامیہ ہائی سکول میں بطورِ مُدرّس کام کرتے رہے۔ پھر ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد امر سنگھ کالج میں لکچرار ہو گئے۔ راہی کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ کشمیری کے سربراہ کی حیثیت میں کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد ریٹائر ہو گئے۔

اس صدی کے وسط میں جب کشمیر میں ترقی پسند مصنفین کی انجمن قائم ہوئی تو راہی اُس کے جنرل سیکریٹری مقرر ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ راہی کے ابتدائی کلام میں مارکسی رجحانات کی تشہیر و تبلیغ کا عمل زیادہ غالب نظر آتا ہے۔ ساقی ہی کے الفاظ میں "انقلابی بخار سے لے کر فکر کی موجودہ غزل تک راہی کی شاعری نے جو سفر طے کر لیا ہے اُس کا تجزیہ ایک دلچسپ مطالعہ ہو سکتا ہے"۔

راہی کے مجموعہ کلام "نوروز صبا" پر اُنہیں ساہتیہ اکادمی کا انعام بھی مل چکا ہے۔ آپ کے کشمیری مضامین کا مجموعہ بھی "کہوٹ" (کسوٹی) کے نام سے منظرِ عام پر آچکا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رحمان راہی

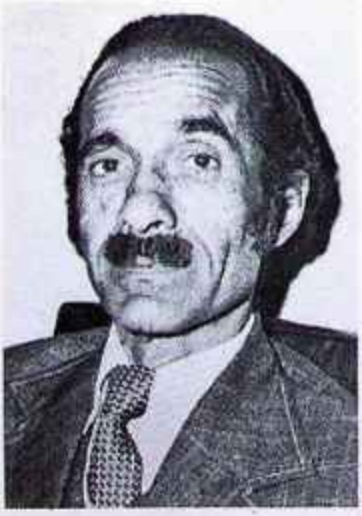

امین کامل

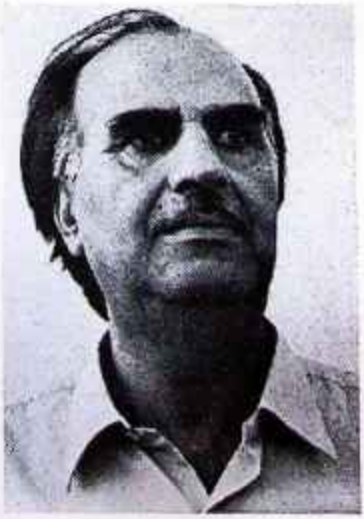

دینا ناتھ نادم

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

فاضل کشمیری

پیتامبر ناتھ درفانی

غلام رسول سنتوش

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رحمان راہی

تاب جلوہ

خلوصِ دل تو بڑی بات ہے مرے ہمدم !
گلاب نام نہیں برگ ہائے رنگیں کا
شعور ذہن کی جب تک کرے حنابندی
مہک کے دیتی ہے پیغام صبح بادِ صبا

نثار تم پہ میری روح میرے ہم وطنو!
تمہارے ذوق سے صحراؤں میں گلاب کھلے
تمہارے دم سے ہی قائم ہے عظمت الفت
تمہارے شوق سے جھومے ہیں دل بہاروں کے

حلیم جیسے مٹکتے ہوں مور جنگل کے
لطیف جیسے ٹپکتی ہو اوس کلیوں پر
غیور جیسے ہمالہ کی سر بلند چوٹی
طغاں سے بھی نہ جھکا ہے کبھی تمہارا سر

مگر یہ غم ہے کہ خوشبو نہیں ہے پھولوں میں
صدائے ساز ہے سر تال ہے مگر مفقود
حسین خواب مقدر کے ہاتھ میں بے بس
رُکا ہے قافلہ اور راستے بھی ہیں مسدود

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نثار سادہ دلی پر مگر یہ بے ہوشی
کہیں نہ تم کو سر عام کر چلے گمراہ
کہیں نہ اہلِ ہوس تم سے لے چلیں بازی
جو شب کو روز کہیں اور دن کو شامِ سیاہ

غلام سازوں سے کھائیں فریب آزادی
کمینہ خوے کلایو بنے ہے قرآں خوان
وہ ذکر مصر یا الجیریا کی بھولیں بات
اور بے بسی میں جواں آرزو ہو نوحہ کناں

بدلتے جاتے ہیں سرعت سے زیست کے معنی
ذلیل و جابر و جاہل ہیں صاحب تکریم
بکھر پڑے جو ارادوں کا قافلہ یارو
ہے حکم راہبراں رہزنوں کی ہو تعظیم

خدا کے نام پر ہوتا ہے قتل عام یہاں
ہزار تشنہ دہن کھو گئے سرابوں میں
دکھائے کس نے سبز باغ کھیتیاں بھولیں
صدف کی چاہ نہ کی پھنس گئے حبابوں میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نسیم صبح! تمہیں یاد کیا نہیں وہ دن؟
چھلک پڑے تھے یہاں پر بھی آرزو کے ایاغ
میرے وطن نے مقدر کی تیرہ راہوں میں
جلائے تھے وہ ارادوں کے خون رنگ چراغ

شعور کی وہ بغاوت ہے اب بھر آنکھوں میں
مٹا دیا تھا شہنشاہ کو جس کے طوفاں نے
جلا کے سینے میں قندیل شوخ جرأت کی
ہلا دیا تھا سنگھاسن کو اہلِ ایماں نے

مگر وہ رنگ میں ڈوبی ہوئی بہار کہاں ؟
کہ جیسے ہو گیا بلبل کا وہ بیاں خاموش
اُٹھی تھی موجِ غزل جانے کیسے ڈوب گئی
کہ جیسے ہو گئی "مہجور" کی زباں خاموش

یہ درد یونہی رہے گا یہ ٹیس زندہ ہے
جو تو نہ خود ہی مداوائے دردِ دل کر لے
نہ راستہ ہی ملے گا نہ منزلوں کا سراغ
اگر نہ رخت سفر باندھ لیں گے دیوانے
(فاروق نازکی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ادھ کہی بات

بس کے اڈے پر بنے اک بے حس و حرکت پرانے بام پر
جانے کب اُتری تھی وہ
میں نے جب دیکھا اسے اس بام پر
وہ کھرچتی جا رہی تھی فرش کے سیمنٹ کو
اپنی حسین منقار سے
دوڑتی چنگھاڑتی سڑکیں تھیں گرد و پیش میں
اور آوازوں کا اک سیل رواں
جن میں ہر آواز گم تھی
تھا دھواں ہر سو محیط
اس سے وہ پوچھتی سورج سے گر
تو بتا دیتا اسے :
اپنی حد میں رکھ زباں مت سمجھ لے ان کو کہ آدم زاد ہیں
ان کو پنچھی جان مت
یہ سبھی ہیں دیوتا
تیل سطح آب پر تیرے، بہے لہروں کے سنگ
رقص کرتا ہے بھنور کے بیچ میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اور پتھر ڈوب جاتے ہیں سدا
یہ وہ عالم ہے کہ جس میں ختم ہوا حساسِ درد
اور دامن تر نہ ہو
دل نہ خود سمجھے کسی آواز کو
اور نہ خود آمادہ گفتار ہو
پر نہ جانے اُس کو کیا دھوکا ہوا
میری جانب دیکھ کر دی بد دُعا
میرے کانوں نے صدا اس کی سنی
کہہ رہی تھی وہ سنو لوگو سنو

میں نے سوچا اس سے کہہ دوں ٹھہر جا
اور ہمارے ہاں بھی کچھ لمحے گذار
یاد کچھ پڑتا نہیں کس نوع کی
تجھ میں اور طوطے میں رسم و راہ تھی

میں نے سوچا اس سے کہہ دوں گر نہ ہو تجھ کو یقیں
ہم بھی دکھلا دیں تجھے
اپنے دل کی بے صدا ویرانیاں
روٹھ کر مجھ سے گیا جانے کہاں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میرا محبوب حسین طوطا میرا
تم نے تو دیکھا نہیں ؟

وہ صدائیں اب نہ وہ پرواز کی جولانیاں
اور نہ ہی باقی ہے وہ دردِ درون

ہاں ہر اک محفل میں
بس فرمائشی نغموں کے لے
بخشتی ہے سرد ہونٹوں کو حرارت آج کل
اور بھی سوچا تھا کچھ میں نے مگر
ہنہنا کر جیسے بھاگے کوئی رخش تیز گام
اور گذرے جیسے عجلت میں کوئی موج رواں
ٹل گیا میرا شراپ
گھس گیا میں غار کے اندر جہاں تھے دیوتا
خیر مقدم کے ترانے گونج اٹھے اور میں سنتا رہا
پر نہ یہ پوچھا کسی نے
بس کے اڈے پر بنے بے حس و حرکت بام پر
واقعی بولی بھی تھی کچھ یا فقط بس کھا رہی تھی ریت وہ!

(فرحت گیلانی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رقص و شرر

حسن کی شبنم عشق کی آگ خواب میں بھی رہنا بیدار
استکبار پہ آہ نہ کھینچ لالہ رنگت میں گل نار
پھیر میں لفظوں کے پڑنا اچھے شعروں کی ہے مار
ایسے میں ہے روح بے کل زخم ہرا ہوتا ہے یار
ھجر کا اک پل بے انجام وصل کی عمر ہے لمحے چار

مرنے کی مجبوری عام کون ہے جینے کا حقدار
ناحق شکووں میں نہ گنوا کس کی کون سنے گا یار
عرش پہ آدم کا پرتو فرش پہ سجدے ہیں بیکار
رقص مئے ہے رقص حور ارمانوں کا ہے اظہار

ساگر کی موجوں سے کھیل بے فکری میں وقت گذار
پھول ہنسے دکھلائے چاک کانٹوں کو دامن سے پیار
مئے گو تلخ ہے مستی ہے ایسی آگ پہ اوس شار
غصہ آئے دل ہو تنگ آنکھ کھلے تو بوجھ سہار
نفرت سے چھن جائے چین سنبل زار میں ڈس لیں مار
شب بھر پالے صبح کی آس ہوجائے گا دنیا دار

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دم لے سر سے سر تو ملا　　لوٹ آئے گا بچپن یار
دو دل ملنا خوش بختی　　کھل کے ہوجائے گفتار
موسم گل آہنگ طیور　　پت جھڑ کا بلبل فن کار
ساون جوہی سندر میت　　ماگھ میں اجلے ہیں گلزار
گھڑیاں گننا ہے مشکل　　فرصت کم ارماں بسیار
چوسر کھیل ہے حاصلِ شوق　　ہار میں جیت اور جیت میں ہار

جشنِ طرب ہے نیک شگون　　بادل کے آئے رہوار
تیر کرب ہے آنکھیں کھول　　چھائی ہے ہر سمت بہار
باتوں کی موسیقی سُن　　چھیڑیں بن کے پھول ستار
میرے خوابوں کی تعبیر　　تیری زلفوں کی مہکار
جس نے بس میں وقت کیا　　اُس کو مل گیا روٹھا یار
میری روح میں پھول کھلے　　لطف توجہ ہے سنسار

تاریں چمکیں آج کی رات
حسن و عشق کا میل ہے یار

(قیصر قلندر)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

امین کامل

محمد امین کامل اصل میں تحصیل کولگام کے کاپرن دیہات کے باشندے ہیں جنہوں نے بعد میں سری نگر میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

کامل یکم مارچ 1924ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے وکالت کا امتحان بھی پاس کرلیا اور محکمہ تعلیم سے سبکدوش ہونے کے بعد کشمیر کی کلچرل اکادمی کے ساتھ وابستہ ہوئے جہاں سے وہ اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔

کامل کشمیری زبان کے اُن شاعروں میں شمار کئے جاتے ہیں جنہوں نے جدید غزل اور نظم کو نئے معنی اور وسعتوں سے آشنا کردیا۔ آپ ایک صاحبِ نظر محقق بھی ہیں اور کہانی کار بھی۔

کامل کی تصانیف میں ان کے شعری مجموعے "مس ملر" (شراب کی لہریں) اور لوہ تہ پردہ (شبنم اور شعاع) شامل ہیں۔ "لوہ تہ پردہ" پر انہیں ساہتیہ اکادمی کا انعام مل چکا ہے۔ آپ نے ٹیگور کے دو ڈراموں "راجہ اور رانی" اور "ڈاک گھر" کا کشمیری ترجمہ بھی کیا ہے۔ حبہ خاتون اور کشمیر کے صوفی شاعروں پر اپنے تحقیقی اور تنقیدی مقالات تحریر کئے ہیں۔ کامل نے "بہاواللہ اور نیا زمانہ" نام کی کتاب بھی کشمیری میں منتقل کی ہے۔ نور نامہ میں کامل نے شیخ العالم شیخ نورالدین نورانی کے سوانح اور کلام پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

آپ کشمیر میں بزمِ ادب۔ انجمن ترقی پسند مصنفین اور کاشر مرکز کے ساتھ بھی وابستہ رہے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

امین کامل

کتنی صُبحیں آج تک لہرا گئیں

مسکرانے لگی پھر آج بہاروں کی دلہن
آج پھر سر بہ گریباں ہے خزاں کا موسم
کوہساروں پہ دمکنے لگیں زریں کرنیں
عرش کی رحل پہ پھر کھل گئی تابندہ کتاب
لوریں دیتی ہوئی سر شار پون جاگ اُٹھی
جام کھنکاتی ہوئی آئی بہار نورس
موذن صبح نے توڑا ہے سکوت پیہم
پردۂ ساز سے پھر آج ترانے پھوٹے
جامہ گل کی تہیں کھل گئیں طائر چہکے
وسعت دہر، یہ ماحول کا بھرپور شباب
دودھیا چشمے سے پھر آج نہا آئے ہیں

آج سے پہلے بھی ان پھول سی سحروں کے لئے
میں نے راہوں میں نگاہوں کو بچھا رکھا تھا
آج سے پہلے بھی خاموش فضا جاگی تھی
گنگناتی ہوئی آئی تھی نسیم سحری

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مسکرا اُٹھے تھے بے نور جہاتوں کے چمن
دست شبنم نے ہر اک گل کو جگایا لیکن
سوزشِ قلب میں کچھ فرق نہیں آیا ہے
بے کلی، درد، جلن، سوزش پیہم کی کسک
اپنے ہمراہ ہے اب بھی وہی جاں سوز خلش
آرزو کی وہی پھسلن وہ خیالوں کا ہراس
کاش اس درد کی منزل کا پتہ مل جائے
پہلوئے شب سے کوئی صبح کھلے رات بجھے
کوئی مدھ ماتی سحر جاگ اُٹھے شام ڈھلے

بار ہا آج تلک سحر کھلی رات مُچھی
بھنگ جلنے لگی سمجھے کہ خمارِ مئے ہے
بار ہا چونکے سماوار کو شاید دنیا
لذت قہوہ کی پھر آج طلبگار ہوئی
بار ہا یار کے آنے کا گمان ہونے لگا
دل کے میزان میں لیکن جو حقیقت تولی
اپنی آنکھوں کی کسوٹی پر جو پرکھا میں نے
آن کی آن میں کھل گئے پھر اسرار نہاں
غازۂ روئے بہاراں کی شفق راکھ ہوئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یاد آنے لگے لالے کے سیہ داغ جگر
نرگسیں کرنے لگیں روشنی آنکھوں کی تلاش
گریۂ نالۂ بلبل کی صدا یہ آئی
بے وفا موسم گل تھا یہاں موجود ابھی

کبھی تسکین کے میلے نہ لگے اور نہ کبھی
ناؤ کا نام ہی آندھی سے رہا ہے محفوظ
نعمتِ لطف تو قابوں میں ہوئی پیش مگر
آخرش لطف نظر آیا عذاب پیہم

میرے ارمانوں کو چھوڑو یہ ہیں بچپن سے یتیم
تُو ہی کچھ اپنی سُنا خواب ہیں دلکش کتنے ؟
سوچ کیا کوئی کمی ہوتی ہے محسوس تمہیں؟
نرم بستر پہ کسی گیسوئے پیچاں کی شکن
تیری نیندوں کے شبستاں سے الجھتی تو نہیں
فکر کر فکر کوئی جرم نہیں ہے ہمدم
تیری آنکھوں سے ٹپکنے لگے آنسو کیونکر
یہ تمنائے سکوں کس سے نہ اُلجھی جا کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کل کی اُمید پہ آتش میں جلے لاکھ خلیل
ہائے اس کل کے لئے مجھ سے ہزاروں شاعر
گیت بنتے رہے گاتے رہے گاتے ہی رہے
کتنی لیلائیں ہوئی دفن لئے داغِ جگر
لاڈلے کتنے سر عام ہوئے ہیں رسوا
کتنے گوکل کے گوالوں کا مہکتا سنگیت
پیار کی بنسی پہ لہراکے بھی خاموش ہوا
ہائے فردا کی یہ اُمید ہے لمبی کتنی
خضر کی طرح ملا اس کو بھی ہے عمرِ دوام

کتنے ہی شام و سحر دیکھے ہیں اے دل تونے
کتنے مسموم پیالوں کو دیے ہیں بوسے
آج بھی جرات بے باک کا دامن تھا موا!
آج کی سحر ابھی باقی ہے مغموم نہ ہو !
صُبح کی راہ کو تکتے ہیں یہ اونچے کنگرے
انگبیں زیست میں گھولا ہے مصائب نے مدام
زیست ہر لمحہ مہا بھارت سے ہو آئی ہے
چشمِ یعقوب سے روٹھی تھی بشارت لیکن
یادِ یوسف میں ہر اک زخم بنا ماہِ منیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اُٹھ کہ پھر بھی جو تمنا ہے ترے دل میں نہاں
اس کی تزئین کا سامان بہم کر ڈالیں
علم و عرفاں کو نراشا کی نہ دیمک چاٹے
کہکشاں جاگی ہے تاروں کے دئے ہیں روشن
رہرِ وانِ غم اُلفت کے عزائم ہیں بلند
یہ زمیں کیا ہے فلک اُن کی ہے اک راہ گذر

زیست صدیوں سے ہے فردا کی یہ اُمید لئے
نہ سہی آج تو کل آئے گی وہ ساعت نیک

(فاروق نازکی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پراسرار شہر

بے بھروسہ ہے یہ پراسرار شہر
راستہ رستے کو کاٹے
راستہ رستے کو کھائے
شنکھ بجاتے ہوئے لوگے راہ جو پریاگ کی
آسمان کی اور کر لوگے اُڑان
آنکھ کھل جائے کہیں پاتال میں
ہر گھڑی ہر پل بدلتے ہیں نشاں اپنا روپ
ایک اک چیز ہے رنگوں کی دھنک
گرگٹ نما
خواب ہی خوابوں کو چونکا دیں کھلائیں
راستے چھلاوے، راہی سادہ دل
تم اگر حق الیقیں کی حد تک
راستہ پاؤ گے کوئی بے مثال
رات دن چل کے وہ پہنچائے تمہیں
اس شہر سے لے کر اسی شہر تک

(غیب الرحمان)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مرثیہ

دوستواے ساتھیو!
کچھ تو کہو
ہے کسی کو یاد کچھ جیسی بھی ہو
پھول ہوتا ہے بھلا کیسا کہو
دوستواے دوستو!
کچھ تو کہو!

ہائے میں بھولا ہوا ہوں ہمدمو!
نوجوانی مل گئی مٹی میں میری سر بسر
یاد کتنا رکھ سکے گا
یہ تھکا ماندہ دماغ
اب تو یگ بیتے
نہیں دیکھی بہار
آج تم کچھ تو کہو!
دوستواے دوستو!

(امین کامل)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کل کہاں جاؤ گے ؟

دھوپ میں نکلوں تو سینے میں پگھل جائے جگر
چھاؤں میں بیٹھوں تو جم جائے جسم کا سب لہو
کوئی بھی موسم نہیں رُوح و بدن کی نو بہار

دلِ بیتاب! سہو گے وہ گھڑی کیسے، کہو
یہ ستارے جب بجھائیں گے دیئے اپنے تمام
رہ مسافر رات کے اندھوں کی مانند چلیں
راستوں کے پیچ و خم میں خود ہی کھو جائیں گے
جھاڑیاں آندھی کے جھکڑ سے جو اکھڑیں گی تمام
رنگ اڑ جائیں گے، خوشبو خاک میں مل جائے گی
موج وہ اٹھے کہ بھاگے اور بھی دور آسمان
وہ قیامت جاگ اُٹھے عشق بھولیں گے حبیب
دل بیتاب! سہو گے وہ گھڑی کیسے، کہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دوست مل جائے تو گذرے اجنبی صورت کوئی
سامنے آئے نہ کوئی بھی جو کچھ تسکین دے
زخم سہلائے نہ کوئی اور نہ ہی پھا ہا رکھے
شعر لکھو گے تو کوئی بحر بھی دے گی نہ ساتھ
چیخ مارو گے تو پڑ جائے گلے میں پھانس سی
وقت ہوگا، حاملہ اک دردِ زہ میں مبتلا
بھیڑ لگ جائے گی یاروں کی مگر النفسی

سمت چلنے کی دکھائے گا نہ کوئی نقش پا
ہر قدم ہوگا کسی آوارہ دیوانے کا خواب
چند اک نیزے ہی ہوگا دور اوپر آفتاب
چند اک نیزے ہی ہوگا دور نیچے زمہریر
آج اگر من میں سماؤ گے نہ موجیں نہ الاؤ
دل بیتاب کہاں جاؤ گے کل، بولو سہی!

(امین کامل)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام نبی خیال

غلام نبی خیال سری نگر میں 4 مارچ 1939ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اُس زمانے کے مشہور تعلیمی ادارے سری نگر کے اسلامیہ ہائی اسکول میں حاصل کی۔ 1957ء میں آپ ریڈیو کشمیر کے ساتھ وابستہ ہوگئے لیکن 1958ء میں آپ کو "پاکستان نوازی" کے جُرم میں مُلازمت سے سبکدوش کر کے نظر بند کیا گیا اور آپ کو محاذ رائے شماری اور کشمیر پولٹیکل کانفرنس کے سینکڑوں رہنماؤں اور کارکنوں کے ساتھ رُسوائے زمانہ حضرت بل کیس میں ملوّث کیا گیا۔ یہ بے بنیاد مقدمہ بعد میں ریاستی سرکار نے واپس لے لیا اور پھر خیال ریاست کی کلچرل اکادمی میں شعبہ مطبوعات کے سربراہ بنائے گئے۔ جہاں انہوں نے کشمیری زبان وادب کے سلسلے میں کئی تحقیقی کارنامے سرانجام دئے جنہیں اکادمی پہلے ہی کتابی صورت میں منظر عام پر لا چکی ہے۔ اسی دوران آپ نے پرائیوٹ مطالعہ کے ذریعہ جموں وکشمیر یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کرلی۔

1964ء میں شیخ محمد عبداللہ اور مولانا محمد سعید مسعودی کی درخواست پر خیال محاذ رائے شماری کے ترجمان ہفت روزہ "محاذ" کے مدیر مقرر ہوئے کیونکہ اس سے قبل انہیں ایک سرکار دشمن اقدام کے سلسلے میں اکادمی کی ملازمت سے بھی سبکدوش کیا گیا تھا۔ محاذ پر ریاست کی حکومت نے صرف ایک سال کے اندر اندر پابندی عائد کردی۔

اپریل 1965ء خیال نے کشمیری زبان کا پہلا سنجیدہ اخبار ہفت روزہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

"وطن" جاری کیااور بعد میں وہ1984ء تک اُردو روزنامہ "اقبال" کے مدیر اعلیٰ رہے۔ اس سے قبل آپ نے کشمیری زبان کے دو مقتدر ادبی رسائل "کونگ پوش" اور "گلریز" کی بھی ادارت کی۔ اس دوران خیال نے انگریزی صحافت کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ ریاست جموں وکشمیر کے سیاسی۔ معاشی۔ ثقافتی اور سماجی حالات پر اُن کے مضامین ہند اور بیرون ہند کے مشہور جرائد اور اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ خیال1983ء سے تین سال تک مشہور امریکی رسالے ٹائم میگزین کے بھی نامہ نگار رہے۔

غلام نبی خیال کی مطبوعات میں رباعیات عمر خیام۔ ارسطو کی بوطیقااور یوری پیڈیز کے یونانی ڈرامے میڈیا کے کشمیری تراجم۔ شاعری کے دو مجموعے پراگاش اور زنجورہ ہند ساز (سازِ زنجیر)۔ محمود گامی۔ لخمن کول بلبل اور کشمیری لوک کہانی اکہ نندن پر تحقیقی تصانیف اور دُنیا کے ممتاز شعراء کے سوانحی اور تنقیدی مقالات کا مجموعہ "گاشری منار" (روشنی کے مینار) شامل ہیں۔ آپ کشمیری زبان کی نثر کا ایک مبسوط انتخاب بھی اوتار کشن رہبر کی معیت میں مرتب کر چکے ہیں۔ ان کی "اقبال اور تحریک آزادیٔ کشمیر" 1997ء میں اشاعت پذیر ہو کر اس طرح ہاتھوں ہاتھ لی گئی کہ اس کی طبع شدہ ایک ہزار جلدیں صرف گیارہ دن کے اندر سری نگر۔ جموں اور دہلی میں فروخت ہوئیں۔

"گاشری منار" کے لئے خیال کو1974ء میں ریاست جموں وکشمیر کی کلچرل اکادمی اور1975ء میں ساہتیہ اکادمی کے انعامات سے نوازا گیا۔ نئی دہلی کے "العرب" رسالے کی طرف سے منعقد کردہ شاعری کے مقابلے میں بھی آپ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام نبی خیال

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام نبی فراق

مظفر عازم

واسدیو ریہہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کو "فلسطین کا سپاہی" نام کی نظم پر پہلا انعام دیا گیا۔ 1982ء میں آپ نے نئی دہلی میں آل انڈیا ریڈیو کی طرف سے منعقدہ گل ہند مشاعرے میں کشمیری زبان کی نمائندگی کی۔

صحافت کے میدان میں خیال کو ممتاز خدمات سر انجام دینے کے عوض 1976ء میں کلکتہ کی ناگری پرچارنی سبھا کے اعزاز سے نوازا گیا۔ 1982ء میں آپ کو نئی دہلی کی صحافیوں سے متعلق فاؤنڈیشن نے بھی انعام دیا۔

غلام نبی خیال کی زیر طبع اور زیر تکمیل کتابوں میں کشمیری شاعری اور ادبیات سے متعلق اُردو مقالات کا مجموعہ " کاروان خیال"۔ شعری مجموعہ "الہام" اور "رباعیات عمر خیام" کا طبع ثانی شامل ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام نبی خیال

مناجات

مضطرب دلِ صبر کا خواہاں یہ دِل
جس پہ زخموں کے کئی نشتر چلے
درد کا درماں، کوئی درماں بھی ہے؟

اِس زمانے نے ہمارے سامنے
رنگ کیا بدلے ہیں ہم دیکھا کئے
آخرش اپنی بصارت کھوگئی

رات اندوہناک، جنگل کی یہ رات
کالے کالے کوہساروں میں اسیر
روشنی کیا اب نہ پھر دیکھیں گے ہم؟

اک کنواں بے نُور ہے پیشِ نظر
کل یہاں ہوگا کوئی چاہِ عمیق

یہ ہمارا ایک کمرہ جو سدا ویران ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بارہا اس میں لکھے سورج کے گیت
کنج زنداں کی طرح تیرہ ہے آج
کیسے پہچانیں وہ گیسوئے حبیب
کس طرح دیکھیں ادائے دلبری
ہمدمو! کوئی چراغاں تو کرو
دل جلاؤ ! شمع کی حاجت نہیں

شعلے برساتی ہوئی کل دھوپ تھی
میں تو تھا تاریک کمرے میں اسیر
یہ میرا کمرہ کہ جس کے روز و شب
بیت جاتے ہیں کہ نابینا کے دن

بے نہایت تیرگی میں پر فشاں
لے چلے تھے کس طرف؟ کیا یاد ہے؟
بس فقط احساس کچھ اتنا سا ہے
آگ کے شعلوں پہ پڑتے تھے قدم
نیم بسمل پیاس کے مارے طیور
نیم جاں تھے سوختہ تھے بال و پر
آگ برساتی تھی ہر موج ہوا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بس فقط اتنا مجھے اب یاد ہے
اُس جگہ پر تھا خزاں دیدہ شجر
"ایلیٹ" کی نظم پھر کس نے پڑھی؟
" آگ کے پتھر ہیں چٹانیں ہیں منہ کھولے ہوئے
ایک قطرہ آب کا ناپید اِس صحرا میں ہے
کس قدر سنگلاخ ہے دھرتی، ٹھہر جائیں، چلیں؟
کاش اک چھوٹا سا چشمہ اس جگہ ہوتا رواں
ہم بھی تو سستا ہی لیتے دو گھڑی تھک ہار کر
تشنگی اپنی مٹاتے اور لیتے اپنی راہ" ☆
یاد ہے اتنا ہی کل کا واقعہ

پھر وہی کمرہ وہی سنسان جگہ
پردہ داری میں مگن ہے تیرگی
نیند آنکھوں میں سمٹ کر آگئی
اب تو سوجانے کا وقت آ بھی گیا
کاش مل جاتا سکون دل مجھے

☆ ٹی۔ایس۔ایلیٹ کی نظم The Waste Land کے کچھ اشعار تحریف وترمیم کے ساتھ۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جاگتا ہے دل میں درد بے امان
ایک پل اس کو قرار آجائے ہے
دل کو مل جائے سرور یک نفس

پڑھ رہا تھا شوق سے "انجیل" ابھی
"ایک دن کی بات ہے ہنگام شام
نیند ابراہیم پر طاری ہوئی
نیند نے کچھ ایسا جادو کردیا
تیرگی میں شب سے پہلے کھو گیا
پھر خداوند جہاں نے یہ کہا
سن لے ابرہیم تیری نسل ہوگی تیرہ بخت
چار صدیوں تک رہے گی وہ غلام" ☆

اب تو میرا وقت خنثن ڈھل چکا
نیند بھی آنکھوں میں جل کر رہ گئی
میرے بس کی بات ہوتی چیختا
چیختا، چلاتا، روتا خون دل
دو جہاں کے رب سے کرتا التجا

☆ عہدنامہ عتیق: پیدائش 15:14-13

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رب اعلیٰ! بخش دے میری خطا
مجھ سے نادانستہ اگر سرزد ہوئی
فکر کے گہرے سمندر سے نکال
اے خدا! انگشتِ خامہ تھام لے
رہبری تا منزل مقصود کر
دیکھتا ہوں نیلگوں جھیلوں کے خواب
پھر نہ ٹکرائیں نگاہوں سے سراب
اے خدا ! اے کرد گار عالمین
بخش دے مجبور بندے کی خطا!

(قیصر قلندر)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

امن اور زندگی

میں صبح و شام منزلوں کو پھاند تا چلا گیا
کبھی نشیب کا سفر کیا کبھی فراز کا
کبھی فلک کو چھو لیا
کبھی زمین کی تہوں میں ڈوبنے کی فکر کی
خیال کا خیال تھا کہ سرحدِ نظر تو مل ہی جائے گی

مگر یہ زندگی اور اس کی وسعتیں
نہ اس کی ابتد کہیں نہ اس کی انتہا کہیں
کہ جیسے ایک جوئبار تیز گام و بے قرار
نہ جانے آئی ہے کہاں سے اور رواں ہے کس طرف
رکے نہیں مرے قدم اور میں دیکھتا چلا گیا
یہ زندگی کی وسعتیں
نئے نئے فسانے اور نئی نئی حقیقتیں

سحر کا وقت نازہے
وہاں پہ مرغ زار میں ہیں فاختائیں نغمہ سنج
ہے چشم نرگس حسین سرمہ سے بھری ہوئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چمن کی شاخ شاخ پر بہار کا شباب ہے
روش روش کو اوس نے نگار خانہ کردیا
کہ شاید ایک لالہ رخ چمن میں آئے سیر کو
میں دیکھتا رہا حیات کے یہ روپ اور رنگ

ڈھلی فضا میں دوپہر کو اُس چنار کے تلے
سنائی دے رہی ہیں دو دلوں کی تیز دھڑکنیں
جو دیکھتے ہیں ایک دوسرے کو گھور گھور کے
اور ڈوبتے ہیں پیار کے طلسم خواب زار میں
قسم وہ کھا رہا ہے اے میری حیات میری جاں
میں تیرا ہوں تو میری ہے نہ ہوں گے ہم کبھی جدا
اور حسن کے صبیح رخ پر سرخیاں سی چھا گئیں
یہ دیکھ کر میری نظر مہک اُٹھی
اور میں نے زندگی کو اک دوام کی دعائیں دیں

میں دیکھتا چلا گیا
غروب ہونے کو ہے آفتاب اب
وسیع "ڈل" کے اس شکستہ پل کے سائے میں ابھی
وہ اک مچھیرا جال پھینک کر لگائے آس تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نظر جمی تھی اُس کی سطحِ آب پر
وہ چونک سا پڑا ہے بس ابھی ابھی
اب اُس کے روئے زرد پر مچل رہی ہے زندگی
خدا کا شکر بار بار کر رہا ہے وہ ادا
اگر چہ سارے دن کا ہے حصول یہ
چلو بھی کل کا دن تو کٹ ہی جائے گا
وہ گونجنے لگا ہے ایک نغمہ طرب فزا
کہ زور زور سے وہ کھے رہا ہے اپنی ناؤ کو

اُبھر رہا ہے ماہتاب تارے جگمگا اُٹھے
صحن میں جمع ہو گئی ہیں مہہ وشاں، سمن براں
وہ بج رہی ہیں پایلیں کھنک رہی ہیں چوڑیاں
وہ گونجتے ہیں نغمہ ہائے عشق نو
اشاروں ہی اشاروں میں سلام ہے پیام ہے
سہیلی ! آ کہ گیت گائیں مدھ بھرے
میرا سجن گیا ہے آج "تیل بل"
میں ساری رین جاگ جاگ اُس کی راہ دیکھ لوں
وہ آئے گا اور مجھ کو اپنے سینے سے لگائے گا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں دیکھتا چلا گیا میں سوچتا چلا گیا
وہ دشمنانِ زندگی
وہ چاہتے ہیں جو شکستِ زندگی
جو دم زدن میں لوٹتے ہیں باغ کی بہار کو
غلط نظر جمی ہے جن کی حسن کائنات پر
جو تیرگی کی نذر کرنا چاہتے ہیں نور کو
دلوں کی دھڑکنوں کے پہرہ دار وہ
جو چاہتے ہیں زندگی کے راستے ہوں بے نشان

میں سوچتا چلا گیا میں سوچتا چلا گیا
کہ اُن کا سوچنا ہے مُردہ فکر اور کچھ نہیں
ابھی حسیں ہے شالہ مار سایۂ چنار میں
طیور ڈل کی بولیاں جواں ہیں مست ہیں ابھی
شگفتہ تیل بل کو چھین لے گا کون ؟
سحر ہے دوست آج بھی اُجالے کی
کبوتروں کے جوڑے آج بھی ہیں اِن فضاؤں میں
کسان کی کلائیوں کو کون موڑ سکتا ہے
رفوگروں کی سوئیاں کھلا رہی ہیں پھول شال پر ابھی
چراغ جھونپڑی میں جلتا ہے ابھی اُسی طرح

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اور عورتوں کے چرخوں کی صدا ابھی بلند ہے
ابھی ستاروں سے تو چاند کھیلتا ہے رات بھر
کنواریوں کے دل میں شوق آج بھی ہیں موجزن

یہ سوچ اب فقط ہے ایک وہم اور کچھ نہیں
یہ زندگی امر ہے یہ حیات لازوال ہے

(کمال احمد صدیقی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خلش

یاد کیوں آتے ہیں پھر وہ روز و شب
وہ سہانے دن تو کب کے کھو گئے
گردش دوراں پہ قرباں ہوگئے
ہائے وہ دن جب تیرا ہمراز تھا
اک خیال دل گرفتہ دل بدست
نقش پا سے پوچھتا تھا جا بجا
منزل اُلفت کا رہ رہ کے پتا

یاد آتی ہیں حسیں صُبحیں تجھے؟
جو میرے گلنار بوسوں کے طفیل
کوثریں لب سے کھل اُٹھتی تھیں صدا
میرے نغمے سنتے سنتے رات بھر
تیری نیندیں تجھ سے ہوتی تھیں وداع
تو کہا کرتی بصد شوق و سرور
میرا سپنا تھا ترا، سپنا ترا
قربت احساس سے مدہوش ہوں
وہ حسیں صُبحیں تجھے کیا یاد ہیں ؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یاد ہیں اب بھی تجھے کیا یاد ہیں ؟
ہاڑ کے جلتے جھلستے سخت دِن
بستیوں سے دور لوگوں سے جدا
خواب اُلفت کے چناروں کے تلے
دیکھتے رہتے تھے دلکش چھاؤں میں

سینۂ شفاف پر رکھتا تھا سر
کاکلوں کے عقب میں عارض کے پھول
مجھ پہ کرتے نکہتوں کی بارشیں
مور چھل کرتیں وہ شب گوں کا کلیں
یاد ہے جلتا ہوا کوئی وہ دن!

شام کے سایوں کی کھل جاتی ردا
وصل کی شب پھر سرک آتی قریب
ہر مسرت جاں چھڑکتی شام پر
میں کہا کرتا۔ بہت اب پی چکے
تو کہا کرتی سبو کر نوش جان

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چودھویں کا چاند ہوتا نُور پاش
راہ لیتے تھے کسی گلزار کی
چاندنی گلگشت کرتی ساتھ ساتھ
اور بلائیں ریشمی ملبوس کی
لے رہی ہوتی بہ ناز و تمکنت
آنکھ لڑتی بار ہا تاروں سے پھر
مسکرا اُٹھتے تمناؤں کے پھول
وہ حسیں راتیں تجھے کیا یاد ہیں ؟

وہ گذشتہ روز و شب یاد آگئے
شادماں فرحاں غزل خواں روز و شب
آہ لیکن ، دل نشیں دھوکا ، مدام
زندگی کی راہ میں کھاتا ہے دل
تھی صدائے ساز صبح آرزو
یا بہار تازہ کی موج صبا
آج کیوں یاد آگئے وہ روز و شب
تو نے پھر مغموم کیوں مجھ کو کیا؟

(قیصر قلندر)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شمع اور شاعر

(سری نگر کی سنٹرل جیل میں لکھی گئی)

گلنار شفق تو راکھ ہوئی اب رات کے پردوں میں لپٹا
اُس کوہ کی چوٹی کے پیچھے پھر دن کا سورج ڈوب گیا

پھر ہولے ہولے دن ڈوبا اور جاگے رات کے افسانے
اب کس سے کہوں شب کا قصہ اب کون اس غم کو پہچانے

اشجار بھی ہیں خاموش کھڑے شاخوں پر پنچھی سوئے ہیں
خلوت نے پر پھیلائے ہیں سائے بھی کھوئے کھوئے ہیں

وہ تخت سلیمان کے اوپر بس ایک چراغ سا جلتا ہے
جیسے کوئی غول صحرائی رہ گیر کو دیکھ مچلتا ہے

یہ کوہ بھی ایسا لگتا ہے جیسے ہو سڑک پر لاش پڑی!
یہ چاندنی پیلی پیلی ہے بے نور ہے یہ تاروں کی جھڑی

سازوں کے لب ہیں سر بمہر آواز بھی ہے بے صوت و زباں
اس وحشت ناک سیہ شب میں ہر جذبہ دل ہے نوحہ کناں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

وہ جھاڑیوں کے اُس جھرمٹ میں سہمی سی ہوائیں بیٹھی ہیں
اس صحن میں بید کی ٹہنی پر پتوں کی صدائیں اینٹھی ہیں

پھر وقت کے پاؤں رُک سے گئے آنکھوں میں تیند کا نام نہیں
تنہائی پوچھے رہ رہ کر اس رات کا کیا انجام نہیں !

وہی بے چینی وہی محرومی زخموں سے کراہیں اُٹھتی ہیں
ہو دردِ جگر کی چاہ گری ہر طرف نگاہیں اُٹھتی ہیں

اے شمع ! تجھ پر جاں قرباں کیا نور کی دولت پائی ہے
اس قفس کے عالم ہجر میں بھی تو وصل کا مژدہ لائی ہے

ہاں تیرے لئے بھی شام ڈھلے قسمت میں یوں ہی جلنا ہے
اپنے پروانوں کی خاطر رو رو کے تجھ کو پگھلنا ہے

یہ رنگ جہاں بھی دیکھتا جا پر سوز دروں سے دور نہ ہو
بے دم احساسوں کے مارے مغموم نہ ہو مجبور نہ ہو

جو درد تمہاری سرشت میں ہے وہی دکھ میرا بھی ہمدم ہے
تیرہ بھی تاک میں آندھی ہے اور میرا عدو بھی عالم ہے

نزدیک تو آ زنداں کی شمع! میں ایک کہانی سناؤں تجھے
یہ حکایت سنگ اور سہر کی ہے پھر بھی تھوڑی سی بتاؤں تجھے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

فرہادوں کی قسمت ہے وہی بس جوئے شیر ہی لاتے ہیں
نمرود بنے ہے شاہ جہاں سقراط کو زہر پلاتے ہیں

اُس خام کے ہاتھ میں جام چلے یہ عاشق تلخابہ پی لے
اُس قبرستان میں پھول کھلیں یہ گلشن اک ویرانہ بنے

کتنے ہی نورانی چہرے مٹی میں مل کر خاک ہوئے
کتنے ہی ہنستے بستے گھر لمحوں کے اندر خاک ہوئے

کتنی ہی ڈولیاں بابل کے آنگن میں پڑی ہیں برسوں سے
بے نام سفر کی اُمیدیں راہوں میں کھڑی ہیں برسوں سے

وہاں خوشیوں کے ہنگامے ہیں یہاں رنج والم کے نالے ہیں
سُورج ڈُوبے تو چاند اُبھرے یہ رنگ بھی کیسے نرالے ہیں

مرنے کی بات مسلم ہے میں سچ سے کیوں منہ موڑوں بھلا
ہاں بات فقط اتنی سی ہے مر کے بھی کوئی زندہ ہے سدا

کوئی موت کا سن کے لرزتا ہے کوئی نغمہ گا کر مرتا ہے
چیونٹی کی موت ہے بس اُڑنا پروانہ رقص بھی کرتا ہے

اک نظر تو میری طرف اُٹھا مر کے میں بھی جیتا ہوں
اک جام عشق کے لب چھوکر امرت میں پیار کا پیتا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آنکھیں دے کر تارے سمٹے اشکوں کے عوض شبنم لے لی
پستی میں اور بلندی پر ہر غم سے خوشی ہر دم لے لی

اس بزم میں روشن کرتا رہا معصوم تمناؤں کے دیے
چپ چاپ جگر پر زخم سہے اس محفل میں شکوے نہ کیے

اے شمع تجھے وہ کونسا غم پھر یاد آیا تو گریاں ہے
ہر حال میں تجھ کو جلنا ہے جو شمع ہے وہ سوزاں ہے

میں نے بھی اشک بہائے جو دامن پر گر کر آب ہوئے
پر دل کے غم دل میں رکھے جو آہوں سے سیراب ہوئے

گر عشق ہوا محبوس تو کیا دِل کے نغمے آزاد تو ہیں
نظریں ہیں نظر بند آج اگر رنگیں جلوے آزاد تو ہیں

دل کا بلبل بے چین ہوا جب باغ و بہار کی بات چلی
جیسے مجنوں تھا مجد نشیں اور لیلےٰ کی بارات چلی

میں آج بھی اُس کے خوابوں سے راتوں کو منور کرتا ہوں
میں آج بھی اُس کی یاد لئے گل کی مانند نکھرتا ہوں

شب چار دہم جس کے صدقے روشن ہے میرا یار ہے وہ
کوثر میں دھلی چاندی جیسی جس کی تن ہے میرا یار ہے وہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اُس سر و قد کی بات چلے جو ارمانوں کا سہارا ہے
اُس چشم غزل کا ذکر کرو مدہوشی جس کا اشارا ہے

اس ہجر کا درد بھی سہنا ہے سہنے کے سوا کیا چارہ ہے
جو مر بھی گئے پھر بھی زندہ رہنے کے سوا کیا چارہ ہے

اُمیدوں کا جو خون ہوا اُمیدوں کا ماتم کیوں ہو
گل لالہ داغ سجائے ہے لالہ کو داغ کا غم کیوں ہو

جہاں زمزم وصل کی مستی ہو وہاں دوری کا بھی سراب سہی
جہاں راحت جاں کے قصے ہوں وہاں درد کا پیچ و تاب سہی

میں نے بھی نور کی آشا میں اپنا ہی خون جلایا ہے
جب ہوس جوانی کی اُبھری تو بچپن کو بھی لٹایا ہے

جب خون جگر ارزاں ہوا لالے میں رنگ سجایا ہے
جب دل ٹوٹا اسے جوڑ دیا ایسے ہی سمے بتایا ہے

تجھ پر بھی پیہم بیتی ہے، یہ لمبی حکایت رہنے دے
یہ حوادث کا اک ماتم ہے اب اس سے شکایت رہنے دے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہاں یہ تو کہوں غمِ عشق ہوا تو ساری خوشیاں بے معنے
جب غم کے پھول ہی پھول کھلے خوشیوں کی کلیاں بے معنے

یہ حیات جو ہے بس ایسی ہے گویا بہار کی بادِ صبا
گویا دھڑکن ہر اک دل کی گویا وہ یار ہے جلوہ نما

یہ حیات جو ہے ہاں ایسی ہے اک زہر بھرا ہو جام یہاں
سر رہِ اک لاش پڑی ہو یہاں اس زنداں کی ہو شام یہاں

اب چھوڑ یہ ذکر درد و الم اب تجھ سے یہی میں کہتا ہوں
تیرا بھی مقدّر ہے جلنا اور میں بھی جلتا رہتا ہوں

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بھیانک راستہ

یہ بھیانک راستہ
رہ رہ کے رکتے ہیں قدم ہر موڑ پر
کوہ کی چوٹی پہ ہر پل
لکہ ہائے ابر کی شکلیں بدل جاتی ہیں
پل پل بار بار

اور پھر راون کے سر پر سینگ ہوتے ہیں عیان
رام اک حجرے کے اندر ہے عبادت میں مگن
شیر وہ جھپٹا ہرن پر

کنڈلی مارے ہوئے بیٹھا ہے گم سم اژدہا
اور درختوں پر مچایا طائروں نے شور و غل

ایک مرد پیر کی نظروں میں جلوے طور کے
مصر کے بے اعتقادوں کے لئے دست بستہ وہ
خیر و برکت کی دعائیں مانگتا ہے بار بار
خشم گیں ہے لشکر فرعون کا ہر اک سپاہ
یہ بھیانک رہ کہ رکتے ہیں قدم ہر موڑ پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یہ بھیانک راستہ چھایا اندھیرا چار سو
ژالہ باری کی یہ ٹپ ٹپ اور بجلی کی کڑک
چیڑ کے اشجار کی چیخ و پکار
دیوداروں کی قطاریں گر رہی ہیں ٹوٹ کر

زور سے وہ بہہ رہا ہے آگ کا دریا اُدھر
اور چرواہا کوئی چلا رہا ہے دور سے
اور وہ اک جھونپڑی کا سارا ملبہ
ڈھہہ گیا ہے ایک نالے میں ادھر
ہو رہا ہے رام سیتا کا ملن
دیکھ وہ سونے کی لنکا جل رہی ہے
پار وہ اترا ہے موسیٰ
اور چھلکا ہے کناروں سے پرے دریائے نیل

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شہر نامہ

یاد ہے جب مسکرائی تھی سحر اس شہر میں☆
روشنی تب سے نہیں آئی نظر اس شہر میں

درد کے شعلوں میں جل کر کتنے آنسو پی لئے
کتنا زہریلا ہے شبنم کا اثر اس شہر میں

کس طرح دامن بچھاؤں میں گلابوں کے لئے
موسمِ گل پھر رہا ہے در بدر اس شہر میں

چشم بینا بند کرکے اہل دل روپوش ہیں
اب فقط وحشی ہیں بے خوف و خطر اس شہر میں

تیرگی میں چیختی ہے کیوں یہاں آواز دل
کھا گئی ہے نور کو کس کی نظر اس شہر میں

اب کہاں وہ آسمان اور اونچی پروازیں کہاں
ٹوٹ کر بکھرے ہیں میرے بال و پر اس شہر میں

جو بہاروں کا شہر ہے اور اٹھتا ہے دھواں
میرے شاعر پی لے اب خون جگر اس شہر میں

☆ پندرھویں صدی عیسوی کے دور بدشاہی کی طرف اشارہ ہے جس کے بعد کشمیری قوم کو کوئی انصاف پسند اور عوام پرور حکومت آج تک نصیب نہیں ہو سکی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بے ادب جو تھے سکھاتے ہیں تجھے آداب فن
شاعری کا تو بھی اب دعویٰ نہ کر اس شہر میں

رہبروں نے خود ہی چھوڑی راہِ حق ہر گام پر
صدقِ دل کے قافلے ہیں در بدر اس شہر میں

کس طرح اپنوں کے رشتے جا گزیں دل میں رہیں
اب تو بیگانوں کے ہیں شام و سحر اس شہر میں

غیر اس بستی میں آکر صورت گل کھل اُٹھے ☆
کھو گیا مجھ سے مگر میرا نگر اس شہر میں

(غلام نبی خیال)

☆ مراد اُن بیرونی حملہ آوروں سے ہے جو صدیوں سے کشمیر کی سرزمین اور اس کے دارالحکومت شہر سری نگر پر بار بار یلغاریں کر کے زیر قبضہ لاتے رہے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

احمد شمیم

بر صغیر ہند وپاک کی آزادی اور 1947ء میں تقسیم کشمیر کے بعد سرحد کے اُس پار جس کشمیری شاعر نے اردو اور اپنی مادری زبان میں ایک ممتاز مقام حاصل کیا وہ احمد شمیم ہیں۔

شمیم 1929ء میں سری نگر میں پیدا ہوئے۔ 1948ء میں انہیں کشمیر میں گرفتار کیا گیا اور جیل سے رہائی کے بعد وہ بھی کئی مظلوم کشمیری بھائیوں کے ساتھ پاکستان ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے۔ یہ وہ دن تھے جب ریاستی حکومت اُس وقت کے وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ کی سربراہی میں ان کشمیری مسلمانوں کو چن چن کر یا تو زنداں خانوں میں ڈال دیتی تھی یا انہیں سرحد کے اُس پار آزاد کشمیر یا پاکستان جانے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ جو اُس دور استبداد میں "پاکستان نوازی" میں ملوث پائے جاتے تھے۔

مظفر آباد پہنچنے کے بعد احمد شمیم کچھ عرصہ تک آزاد کشمیر ریڈیو سے وابستہ رہے اور بعد میں آزاد کشمیر کے ناظم اطلاعات مقرر ہوئے۔ آپ 1982ء میں انتقال کر گئے۔

احمد شمیم اُردو اور کشمیری میں شاعری کرتے تھے۔ اُردو میں ان کی منظومات شائع ہو چکی ہیں اور کشمیری میں ان کے چند شعری فن پارے سری نگر میں کلچرل اکادمی نے "دگ تہ داغ" (درد اور داغ) کے عنوان سے 1989ء میں شائع کیے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غزل

جس ستم گار نے دل کو میرے برباد کیا
دل نے ہر لمحہ اُسے شوق میں بس یاد کیا

غم جاناں غم دوراں کو بسایا دل میں
اور اسی درد سے اس گھر کو بھی آباد کیا

دہر کی خاطر سبب ہے فخر کا میرا وجود
ہاں یہی غم ہے کہ تو نے مجھے برباد کیا

(غلام نبی خیال)

اشعار

کتنا پیارا ہے خزاؤں میں بہاروں کا خیال
دشمنوں کے نرغے میں گویا کہ یاروں کا خیال

دیس سے پردیس آکر روز و شب کی یہ کسک
صبح ہو یا شام ہو آئے چناروں کا خیال

دیکھئے کس نوع کا شاعر ہے یہ احمد شمیم!
آتش نمرود ہے اور گل عذاروں کا خیال

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

طاؤس بانہالی

غلام رسول طاؤس بانہالی فلک بوس برفانی پہاڑوں میں گھرے قصبے بانہال کشمیر میں 28 نومبر 1933ء کو پیدا ہوئے۔ 1961ء میں ریڈیو پاکستان کے شعبۂ ترجمہ کے ساتھ وابستہ ہونے کے بعد آپ نے 1963ء میں اُردو میں ایم اے کی ڈگری لی۔

طاؤس بھی کشمیر سے ہجرت کر کے پاکستان چلے گئے اور آج کل وہیں رہائش پذیر ہیں۔

کشمیری زبان کے جن چند شعراء نے آزاد کشمیر اور پاکستان میں اپنی مادری زبان کا نام زندہ رکھا ہے طاؤس بانہالی کا نام ان میں ایک اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔

طاؤس نے شیخ العالم شیخ نورالدین نورانی کے کلام کا منظوم اردو ترجمہ کرنے کے علاوہ جے ہٹن نولز کی انگریزی میں تحریر کردہ کشمیری لوک کہانیوں کا بھی ترجمہ کیا ہے۔ یہ مطبوعات پاکستان کے لوک ورثہ نامی ثقافتی ادارے نے اہتمام کے ساتھ شائع کی ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شہدائے کشمیر کی یاد

راہ و رسم کہن کی بات چلی
قیس اور کوہکن کی بات چلی

اک تبسم کناں کلی چٹکی
پھر کسی گلبدن کی بات چلی

یاد آکر رہے وہ دیوانے
جب بھی دار و رسن کی بات چلی

جلتی یادوں کی جگمگاہٹ ہے
ہائے کس انجمن کی بات چلی

کنج غربت میں یوں رہے طاؤس
دھڑکنوں کے وطن کی بات چلی

(طاؤس بانہالی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مسعود کشفی

مسعود کشفی بانڈی پور کشمیر کے ایک پر فضا گاؤں داچھی گام میں یکم ستمبر 1940ء کو پیدا ہوئے۔ آپ ایک ممتاز علمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے دادا میر سلطان کشمیری زبان کے صوفی شاعر اور خدا دوست بزرگ تھے۔ کشفی کے والد میر غلام احمد کشفی ایک کہنہ مشق ادیب۔ صحافی۔ شاعر۔ڈرامانگار اور عالم تھے۔

کشفی نے 1947ء کے بعد کشمیر سے پاکستان کی طرف ہجرت کی۔ آپ کشمیری کے ساتھ ساتھ اُردو میں بھی لکھتے ہیں۔ آپ کے کئی ڈرامے آزاد کشمیر ریڈیو سے نشر ہوتے رہے ہیں۔ کشفی نے اقبال کی چند منظومات کا بھی کشمیری میں ترجمہ کیا ہے۔ آپ روزنامہ "نوائے وقت" اور "تعمیر" راولپنڈی کے ساتھ بھی وابستہ رہے ہیں۔

کشفی اردو اور کشمیری کے علاوہ فارسی۔ پنجابی۔ انگریزی اور پہاڑی زبانوں پر بھی عُبور رکھتے ہیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور فاضل عربی کی سندات حاصل کی ہیں۔

آپ کے کشمیری اور اردو کلام کے مجموعے اور مسئلہ کشمیر پر ایک کتاب زیر اشاعت ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مسعود کشفی

اے میرے پھولوں کے دیوانو سنو!

میرے محبوبو! میرے پھولوں کے دیوانو سنو
کھل اُٹھے ہیں میرے سینے میں غم و حرماں کے داغ
دید کے قابل ہیں یہ غم ناک یہ آزردہ پھول
اف تمہارے ہجر میں ہے میری رعنائی ملال

خونچکاں تنہا میرا دل ہی نہیں ہے دوستو!
زخم کھاتے ہیں جوانان وطن بے امتیاز
جام لبریز مئے الفت جو تھے بشکستہ ہیں
غم گساران وطن سب خستہ و پا بستہ ہیں

داستان ظلم زخمی دل کے پردوں میں چھپائے
مضطرب ہوں تاکہ تم آجاؤ اور تم کو سناؤں
میرے ارمانوں کی پامالی کا یہ انداز ہے
میری ہر سسکی اک آوازِ شکستہ ساز ہے

نرگس و سنبل سے اُن کی مسکراہٹ چھن گئی
غاصبوں کی دست اندازی سے بستاں ہے اجاڑ
ڈل کے دامن میں میرے آنسو ہیں تابندہ تمام
اللہ اللہ یہ بیانِ حالِ دل کا اہتمام

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گلشنوں میں دیو استبداد ہے خنجر بدست
نکہت و ظلمت کو ہے بے مہر آنکھوں میں چھپائے
عظمت یونان ثانی شان ایران صغیر
کھاتی ہیں سینوں پہ استبداد کی نخوت کے تیر
جنتِ ارضی کے بسنے والے ہیں نخچیر ظلم
ہر طرف آہ و فغاں ہے نالہ ہے فریاد ہے
اور زنجیروں کی جھنکاریں ہیں نالوں کا جواب
"ایں کہ می بینم بہ بیداری است یارب یا بہ خواب؟"
یہ ہے پیغام جہاد اے ساکنانِ ملکِ حسن
شمع آزادی کے منوالو! اُٹھو وقت آگیا
اے وطن پر جاں چھڑکنے والو آؤ جلد آؤ
ظلم کی زنجیر کاٹو ظلم کی دیوار ڈھاؤ

(عبدالعزیز فطرت)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام رسول سنتوش

سنتوش کشمیری شاعر ہونے کے علاوہ بین الاقوامی شہرت کے مصور بھی ہیں۔ آپ نے 1929ء میں سری نگر میں ولادت پائی۔ 1950ء میں سنتوش ترقی پسند مصورین کی انجمن میں شامل ہوئے اور اس انجمن کی سالانہ نمائشوں میں باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتے رہے۔

سنتوش نے مصوری کے فن میں بروڈہ یونیورسٹی گجرات میں تربیت حاصل کی اور اب اُن کا شمار ہند کے ممتاز مصوروں میں ہوتا ہے۔ انہیں اس فن میں اپنے کارنامے دکھانے کے لئے کئی انعامات سے نوازا گیا ہے جن میں نئی دہلی کی للت کلا اکادمی کا اعزاز بھی شامل ہے۔

سنتوش کا اردو میں بھی ایک ناول "سمندر پیاسا ہے" شائع ہوا ہے۔ ان کے کشمیری مجموعہ کلام "بے سوکھ روح" (مضطرب روح) کے لئے انہیں ساہتیہ اکادمی کا انعام مل چکا ہے۔

کشمیر کو چھوڑ کر سنتوش نے دہلی میں مستقل طور پر سکونت اختیار کر لی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام رسول سنتوش

بحرِ طویل

ہاہاکار مچی ہے جگ ہے سارا دُھواں
فلک پہ سورج کالا پتھر دھواں دھواں ہے کالا کالا
رات کی تاریکی نے نگلا
اُجلا اُجلا چاندی جیسا چاند کا چہرہ

دھویں سے لپٹے رنگیں پیکر انسانوں کی سوچیں ساری
چیخیں اُبھریں تاریکی میں بھٹک رہے ہیں کالے سائے
لمحہ پہلے جو روشن تھے پیکر سارے وہ بھی گم ہیں
لال بھبھو کے انگارے تھے راکھ ملی اور بجھ گئے سارے
کوئی کس سے کیا پوچھے گا کوئی کس سے کیا مانگے گا
پنجر پنجر ڈھانچے ڈھانچے بھٹک رہے ہیں چیخ رہے ہیں

شور یہی ہے
کوئی اپنا جانا سا پہچانا سا
ہمرے سنگ وہ اٹھ بیٹھا ہے
لے کے بھاگا جو کچھ بھی تاپاس ہمارے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خالی رہ گئے ڈھانچے سارے
ہوا چلی طوفاں کی ایسی
آندھی کے منہ زور تھپیڑوں کی زد میں ہیں خالی ڈھانچے
پنجر پنجر چیخ رہا تھا

کون ہے جس نے انسانوں کے نام مٹائے
بچپن کے وہ ساتھی سنگی بچھڑ گئے ہیں
بھٹک رہے ہیں اندھے سائے

ہرے بھرے تھے جنگل جنگل پتا پتا جھڑ گئے سارے
خاموشی وہ چیخ پڑی ہے
ڈربوں میں سوئے تھے کبوتر خوف سے جاگے
ایک ہی جست میں اُڑ گئے پنچھی
پھر نہیں دیکھا اُن کو اب تک
ہائے یہ ہاہاکار مچی ہے
کس نے دن کو رات میں بدلا
سارے ڈھانچے چیخ رہے تھے پنجر اپنے
اپنی ہڈیوں سے دھرتی کو کھرچ رہے تھے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گونگے سائے زباں کو اپنی سکھا رہے تھے
پھر سے بولے
لفظ کا سر گم پھر سے گائے

کہاں چھپی ہو؟
صدا بھجرا گونج رہا ہوں
تم چپ سادھے کیوں بیٹھی ہو
دیوی دکھ جا درشن دیدے اک پل اپنا
اب کے پوجا تیری کروں گا من مندر میں

الجھیں اب میری بھی سانسیں
منی کا ساگر وہ من موجی
موجوں سے جو کھیل رہا تھا
یخ بستہ ہے برف کی مانند
عمر کے میرے بیتے لمحے
جو کچھ دیکھا ان آنکھوں سے وہ سچ پایا
سنا جو اب تک اِن کانوں سے وہ سچ جانا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تم ہو مجھ سے چھپی ہوئی ہو
تم نے یہ کیسے جانا ہے ؟
دور ہوں تم سے اب بھی تمہرے سنگ بیٹھی ہوں
سانس کی ڈوری پکڑے گوری ناچ رہی ہوں
میں جیتی تھی تو نے دفنایا ہے مجھ کو
زرّیں جوڑے اُتر چکے ہیں رہ گیا پنجر دھویں میں لپٹا
حور سا چہرہ کالا دھبہ
گھل گئی میں تو پل پل اپنے جسم کو اوڑھے
بدن وہ لپٹا مجھ سے میرا
دھاگا دھاگا بکھر چکا ہے
پنجر پنجر ڈھانچہ ڈھانچہ یہی کہانی سنا رہا ہے
جگ کی زینت کہاں رہی وہ
تاریکی میں سب کچھ کھویا
حور سا چہرہ سیمیں تن بھی
قدرت کے رنگیں نظارے جل گئے سارے
اجڑ گئی ہے دُنیا ساری

کون تھا وہ جو لے بھاگا ہے
اندر دھنش کا رنگیں سپنا
پھن پھیلائے ناگ ہیں کالے تاریکی کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہائے مری میں ہائے مرا میں ہر پنجر کی یہی صدا ہے
صدا کا معنی شبد کا سر گم
ڈوب رہا ہے شور ہے ایسا
ہؤ ہؤ ہؤ ہؤ اللہ ہؤ ہؤ
صدا کو لے کے کن ہاتھوں سے ہوا کا دامن تھاموں بولو
پیڑ جھڑا ہے اسی ہوا سے
شاخیں ٹوٹیں اسی ہوا سے
بکھر چکے ہیں اسی ہوا سے

چپ بیٹھی ہو
چھپ کر مجھ سے کہاں کھو کچھ
اب یہ دوری سہہ نہیں پاتا لوٹ کے آجا
دکھ جا پھر سے درپن درشن دے جا مجھ کو
اب سنگ اب لے جا مجھ کو
کس کے سنگ ہے پی لی تم نے اس نے تم کو پی ہی لیا ہے
کیوں میزان ہے تم نے کھویا کچھ تو بولو
پلڑے کیوں ہیں اوپر نیچے کیا تولا ہے
یہ تو کہہ دو پلڑا پلڑا تم نے تولا
ماشہ ماشہ تولہ تولہ تم نے کھویا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تم نے چاہا خود کو بیچوں
بکتے بکتے بک گیا سارا تن من تمہرا
ایک بچا وشواس تمہارا
آخر بازی میں وہ ہارا ہاتھ تمہارے رہ گئے خالی
خالی ہاتھوں بج گئی تالی
لمحہ وہ بھی بیت چکا ہے
تم نے خود کو کھایا بھی ہے
رہ گیا خالی برتن وہ بھی دھویا تم نے
پانی اس کا راکھ میں پھینکا
کہاں؟ تو یہ بھی یاد نہیں ہے؟

رادھا میری تھام لے مجھ کو
بندرابن کو پھر سے مل کر راس وہ کھیلیں
گوپی سنگ میں تمہرے ناچوں چھن چھنا چھن
پائل چھنکے بن بنا بن
سات سُروں کا سرگم اُبھرے تک دنا دن
بانہوں میں ہوں بانہیں تمہری
ڈوری باندھے گوری ناچے
ناچ اُٹھے گی جگ کی کایا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لنکا میں ہوں سیتا تمہری
تم نے چاہا چاہ میں تیری جل جاؤں میں
اُجڑی اس دنیا کی بستی پھر سے میں آباد کروں گی
رنگ بکھیروں تیری خاطر
رنگ رنگیلی دُنیا کے منڈپ میں عریاں رقص کروں گی
پھر سے نظریں جھکیں نہ تیری
بدن پہ اپنے مل لوں گی میں کالک تیری
رنگ تمہارے لوٹا دوں گی
روشن تمہرا سورج ہوگا
چمک اُٹھے گا چاند کا چہرہ
درپن پیکر دیکھو گے تم
خود سے چھپ کر خود کو جانو
اپنا اندر خود پہچانو!

(قیصر قلندر)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کون مرا؟

میں سویا تھا
نیند کا امرت پی کر خود سے غافل ہو بیٹھا تھا
میری تمنا شوخ تمنا چنچل اور بدمست تمنا
اٹھلاتی مسکاتی
جیون جوت جگاتی جھوم رہی تھی
ہر لمحے کو چوم رہی تھی
اور اچانک ساری فضا میں ایک صدا نے چیر کے رکھا:
مارنے والو اپنے ہاتھوں کو اب روکو
یہ بے چارہ مر بھی گیا ہے

موت کی کلہاڑی سے مجھ پر وار ہوا
تو مجھ پر سکتہ طاری تھا
میرا جسم ہوا یخ بستہ
میں نے اپنے جسم پر یونہی راکھ ملی
تو وقت ہوا سارا یخ بستہ
آنکھ اٹھا کر دیکھ لیا تو ہر مکھ پر نظریں کیا ٹھہریں
ہر جانب سے خون میں لت پت چہرے دیکھے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں نے سوچا کون مرا ہے ؟
دھرتی کی آغوش سے چھن کر کون گرا ہے ؟

میری بات سنی تو بولے
ذہن کے پردے پر اُبھرا ہے
ایک تصوّر آنکھ کی پتلی سے نازک تر
نیل گگن پر تاروں کے جُھرمٹ میں
جیسے چاند کا چہرہ
اُبھرے جیسے ایک جواب اور ڈوبے جیسے ایک سوال
چاند کی کوکھ سے پیدا ہونے والا جیسے ایک ہلال
ننھا منا پیارا پیارا اپنا انگوٹھا چوس رہا تھا
اور اچانک موت کی گود میں جا سویا
بس اتنی سی بات ہوئی

ایک تھا بوڑھا ایک پرانے بید کی مانند
دور سڑک کے ایک کنارے کمر جھکائے جا بیٹھا ہو
ایک عمارت اپنے مرکز سے اکھڑی سی
ایک دوشالہ دیمک جس کو چاٹ گئے ہوں
مٹی کی دیوار کہ جس کی چھت اجڑی تھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مٹی کی دیوار گری ہے
بس اتنی سی بات ہوئی ہے

ہمت کے ماتھے کا جھومر ایک جوان
دہکے تو انگارا دہکے مہکے تو خوشبو کا ساگر
موسم گل میں ڈھلے ہوئے آکاش کی مانند
یا افسانہ در افسانہ یا آئینہ در آئینہ
وقت کے صحراؤں کا مسافر ایک جوان سرور وان
کٹ کے گرا ہے
بس اتنی سی بات ہوئی ہے

نار سجل مدھماتی گاتی موسم گل کی نرگس شہلا
عہد جوانی کی دیوانی بھنورے کی خاطر مسکائی
آگ کے ڈھیر سے شعلے اُٹھے
پلکیں نیند سے بوجھل بوجھل گھر سے پانی بھرنے نکلی
جانے کیا کیا کرنے نکلی
اور اچانک اپنے گھر کے دروازے پر
بے سدھ اور بے جان پڑی ہے
جیسے پتھر کی ایک سل ہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بس اتنی سی بات ہوئی ہے

ایک تھا لکھک سیدھا سادا اصل و نقل کا شتیل سر گم
ظلمت شب میں نجم در خشاں
آگ سے نکلا نور کا دھارا شہر غزل کا شجر تمنا
ثمر تخیل امن کا یا ہو دام میں آکر تڑپ تڑپ کر
اپنی جان گنوا بیٹھا ہے
بس اتنی سی بات ہوئی ہے

اک رقاصہ رقص کناں تھی
خون میں ڈوبی تیغ رواں نے ضرب لگادی
مدرائیں بے جان پڑی ہیں
پایل کی جھنکار شکستہ
رقص طرب ہے ساکت ساکت
پائے طلب ہے زخمی زخمی
کل کی آس کا روئے منور کھلنے سے پہلے مرجھایا
بس اتنی سی بات ہوئی ہے۔

ساز کا زیر و بم ٹوٹا ز نجیر رم آہو ٹوٹی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جنگل جنگل صید زبوں میں گردش دوران
آہوئے رقصاں ویراں ویراں شہر تمنا
آنگن آنگن ویرانی ہے
بس اتنی سی بات ہوئی ہے

پوچھو مت "سنتوش" کا عالم غیروں کے سنتوش کا عالم
اپنوں کے سنتوش کا عالم اپنی لاش لئے کاندھوں پر
وہ دیکھو خاموش پڑا ہے
اک کورے کینواس کی جانب دیدے پھاڑے دیکھ رہا ہے
بس اتنی سی بات ہوئی ہے

انسان پھر اک بار مرا ہے میرے ہی قاتل ہاتھوں سے
تیرے ہی قاتل ہاتھوں سے خون گرا اور پھیل گیا ہے
اپنا خون بہایا ہم نے اپنی پیاس بجھادی ہم نے
پیاس بجھا کر پیاس بڑھادی
ہم پیاسے ہیں اپنے لہو کے
بس اتنی سی بات ہوئی ہے

(فاروق نازکی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مظفر عازم

محمد مظفر میر المتخلص بہ عازم کی پیدائش 29 اپریل 1934 کو ننگ مرگ کے صحت افزا مقام کے پاس ہوئی۔ سری نگر کے ایس پی کالج سے گریجویشن کرنے کے بعد کچھ عرصہ تک محکمہ تعلیم کے ساتھ وابستہ رہے اور بالآخر جب محکمہ ابریشم کے سربراہ بن گئے تو خود ہی ملازمت کو خیر باد کہ کر گوشہ نشینی اختیار کرلی۔

عازم نے 1955ء سے کشمیری میں لکھنا شروع کیا اور اُن کی تخلیقات پہلے پہل رسالہ "کونگ پوش" (زعفران کا پھول) میں شائع ہوتی رہیں۔ شاعری کے علاوہ آپ نے کئی تنقیدی مضامین بھی لکھے ہیں۔ 1961ء میں آپ نے دہلی کے کُل ہند قومی مشاعرہ میں کشمیری زبان کی نمائندگی کی۔

عازم کی منتخب شاعری کا مجموعہ "زولانہ" (زنجیریں) کے نام سے شائع ہو چکا ہے جس پر ریاستی کلچرل اکادمی نے 1965ء میں اُنہیں پہلا انعام بھی دیا۔ 1974ء میں آپ کا ایک اور مجموعہ کلام "منہ کامن" (درد دل) کے نام سے اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔

1978ء میں عازم کو سویت لینڈ ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ یہ انعام اُنہیں ٹالسٹائی کے شہرہ آفاق ناول "جنگ اور امن" کا کشمیری ترجمہ کرنے پر دیا گیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مظفر عازم

عازم ہے فقط پیار

محبوب نے پوچھا کہ بتا کون ہے تو کون؟
رسوائیوں کے دوست اے زخموں کے خریدار
میں نے کہا کہ میں ہوں فقط پیار فقط پیار

کرتی ہے مجھے گنگ تیری شوخیٔ گفتار
مدہوش نگاہوں نے کیا ہوش سے بیزار
ہم تیری جدائی میں جلے شمع بہ دیوار
ہیں جنبش نظر سے عیاں زیست کے اسرار
میں ہوں تیرے گیسوئے مشک زو کا گرفتار
ابرو ترے ہیں کام دیو کے ناوک دلدار

اے جان جہاں جان تمنائے بہاراں
بھولے سے اگر تونے مجھے یاد کیا ہے
تو میں نے غم دل کا گلا گھونٹ دیا ہے
وہ تیرا تبسم کہ پیاسوں کی بجھے پیاس
تو رقص میں جھومے تو دل زار ہو رقاص

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جب چشم غزالاں سے ٹپکنے لگے موتی
اس وقت یہ اسرار نہاں مجھ پہ کھلے ہیں
برداشت کے قابل نہیں ہے درد جدائی
یہ بات دل زار نے کر لی نہ گوارا
تو میں نے ملاقات کو پھر عام کیا ہے
اور دورِ الم بیت گیا بیت گیا ہے

جب حُسن تھا مسرور تو دل جھوم اُٹھا ہے
یہ سوچ کر کہ آئے گی تو وادیٔ دل میں
معصوم تمناؤں کے پھوٹے ہیں مدھر راگ
دیکھا جو کبھی حسن کو مغموم و پریشاں
تو دل کی خلش تیز ہوئی تیز ہوئی ہے

آوارگی شوق کا عالم ہے عجب شے
ہوتا ہوں کبھی گم میں ستاروں کی دمک میں
پنگھٹ کے مچلتے ہوئے پانی کی صدا میں
گاتی ہوئی ندیوں کی چمک اور دمک میں
کاٹے سے جو کٹتے نہیں ایام جدائی
بازیچۂ اطفال میں خود طفل بنا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پر کیف بہاریں جو مہکتی ہیں چمن میں
آرام دل و جان کے پڑجاتے ہیں لالے
فردوس نظر راحت جاں شوخ نظارے
بے جام و صبو مجھ کو بنا دیتے ہیں مدہوش

جب شام ہوئی ڈھونڈے پر ندوں نے نشیمن
امبر پہ ستاروں کے دیئے ہوگئے روشن
بیدار رکھے میں نے جوانی کے خریدار

کلیوں کے لبوں پر جو تبسم لگے کھلنے
اور گیت پرندوں نے گلستاں میں بکھیرے
تو میں نے فضاؤں میں بکھیرا وہ ترنم

(فاروق نازکی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بازدیدہ

جگ جگ بیتے
کاخ بلند کا شیشہ شیشہ چور ہوا
کھڑکی کھڑکی دروازہ دروازہ ٹوٹا
اور چھت ٹپکی ٹپ ٹپ ٹپ
روشن دانوں پر مکڑوں نے جال بنے ہیں
دھوپ کی کرنیں ٹھٹھر ٹھٹھر کر بھاگ آئیں
نور کے آقا!
اس ظلمت میں سانس اکھڑ جائے گی
بچا!

میرے شوق کی نظروں کے رنگیں پروانے
رینگتے رینگتے گھس جاتے ہیں
کھوجتے ہیں دیواروں پر
چھت سے رستی بوندوں کی تصویر کشی کو

بھاگتے لمحوں کے البیلے نقش قدم
بن مینا کی کالی پلکوں کے سائے میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اُبلتے چشموں کی بل کھاتی لہریں ہیں
جانے کب سے بے چاری اس کھڑکی سے یوں لٹکی ہے
تھکی ہوئی ہے
اور اُدھر اک سبز کبوتر
آرزوئے پرواز میں چھت کے اک تختے پر آویزاں ہے
رحم طلب نظروں سے اپنے
خاک و خس میں بجھنے والے
شعلۂ خوں کو گھور رہا ہے
کھڑکی کی دہلیز سے آگے
جانے اس چوہے کی جاں کیسے نکلی ہے
بلی بے چاری تو یہاں آنے سے رہی
چوہا بھی آبادی میں ہی جی سکتا ہے
کیا تم کو بھی چوہے سے گھن آجاتی ہے؟
کھا تو نہیں جاتا ہے کسی کو
لیکن اس کی تڑپن سے
آدم کی شریف اور پاک اولاد کی راتیں
اکثر لٹ جاتی ہیں
کیسے کیسے زیرک فلسفہ دان چوہے نے کتر لئے ہیں
اس کی آہٹ پاتے ہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تیز اساڑھ کی دُھوپ میں وہ سب موم کی صورت پگھلے ہیں
میں نے بھی اک نٹ کھٹ چوہا
دانے دانے کو ترسا کر مار ہی ڈالا
لیکن مجھ پر ٹوٹ نہ پڑنا
جب ہر عالی شان عمارت کی چھت ٹپکے
کون کہاں سے دانہ پانی ڈھونڈ کے لائے

بن مینا اور نیم بریدہ سبز کبوتر
میں اور میرا جاں سے گذرتا نٹ کھٹ چوہا
پھسلن والی اک ڈھلوان پہ اٹکے ہیں
آگے کو جو پاؤں اُٹھا ہے
پیچھے کو پھیلا جائے ہے

(مظفر عازم)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اِلف

الف!

تیری قامتِ راست!

میری آنکھوں کی بینائی

ب پ ت ث

کچھ نقطوں کے اوپر نیچے

اوندھے مُنہ اُفتادہ ہیں

ج اور چ ہیں ٹیڑھے میڑھے

ع اور غ ہیں آڑے ترچھے

د اور ذ ہیں پشت خمیدہ

ق اور ن کا پھولا پیٹ

ک ہو گ ہو

ل ہو م ہو

تیری راست نصیبی کس نے پائی ہے

تو۔

حرفوں کے اس صفحے پر

تنہا سیدھی قامت والا

اور میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جس نے اس جھرمٹ میں
بس اک تجھ کو ڈھونڈ نکالا
تو بھی لاثانی ہے
اور میں بھی ممتاز
الف!
میری ایک خواہش اُبھری
تیرے نور کی مدح میں
اِک سیپارا لکھوں
تیری یکتائی کو تحفہ پیش کروں
قلم اُٹھا تو بات کا روزن بند ہوا
ب پ ت اورث کو چھوڑوں
تو کیسے جوڑوں الفاظ
اس اُلجھن میں
تیری اکہری سیدھی قامت پلٹ پلٹ کر
چشم قلم نے کیا دیکھا

ب پ ت اورث میں لپٹا
ع اوزغ میں اکڑوں بیٹھا
ق اورن میں وا آغوش

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ک اور گ میں خود ہی خود کو سہارا دیتا
اچھرا اچھر میں بھیس بدلتا
ایک ہی عشوہ طراز
لام کی گود میں ایک الف ہے
اور الف میں ل اور ف
الف! مرے تنہا خوش قامت
تیرے نام کی مدح کروں
کس اچھر سے کنی کاٹوں
کس اچھر کو غیر کہوں؟

(مظفر عازم)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نظم

میری پسلی کے نیچے سے
جو اِک مشت خاک کریدی
حوّا کی تخلیق تھا اُس مٹی کا مصرف
اُس کا خلا اب تک باقی ہے
تب سے اس کو پاٹ رہا ہوں
تب سے اب تک سرگرداں ہوں

(حکیم منظور)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام نبی فراق

غلام نبی فراق 15 جولائی 1922ء کو سری نگر میں پیدا ہوئے اور 1949 میں آپ نے شاعری شروع کی۔ آپ کچھ عرصہ تک ایس پی کالج میں لائبریرین کے فرائض انجام دیتے رہے اور بعد میں ایم اے کرنے کے بعد اُسی کالج میں مُدرس ہو گئے۔

اپنی طبع زاد شاعری کے علاوہ فراق نے کئی انگریزی منظومات کا خوبصورت ترجمہ کیا ہے جن میں جان کیٹس اور شیلے وغیرہ کی نظمیں شامل ہیں۔

ابھی تک فراق نے اپنے کلام کو مجتمع کر کے اسے منظر عام پر نہیں لایا ہے البتہ ان کی کچھ ابتدائی نظمیں رحمان راہی کی منظومات کے ساتھ "یم سانی آلو" (یہ ہماری صدائیں) نام کے کتابچے میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ فراق نے کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ کشمیری کے لئے "نئی شعری شیرازہ بندی" اور "ادبی اصطلاح" نام کی دو کتابیں لکھی ہیں۔ آپ نے کرسٹوفر مارلو کے ڈاکٹر فاسٹس کا ایک حصہ اور مولیئر کا ایک ڈرامہ بھی کشمیری زبان میں منتقل کیا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

غلام نبی فراق

انجان نہیں ہوں

ہر بات تیری دل میں اپنے
دانستہ چھپائے رکھتا ہوں
ٹپکے ہے تیرے انداز سے یہ
ایسا نہ کہیں ہو
واکر کے
بے کل سوچوں کی گرہوں کو
تُو میرے خلوص الفت کو
کچھ اور ہی معنی پہنادے
انداز تغافل پر میرے
اک طنز کرے
لب بستہ ہوں تیری خاطر
اور اس خاموشی کی قیمت
سر تا بہ قدم ہر ایک رُواں
کانٹے کی مانند چبھ جائے
اور باتوں باتوں میں اکثر
خود بات کی ڈور الجھ جائے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تری بات بھی سچ
مری راہ بھی سچ
انجان نہیں ہوں میں لیکن
ہر ایک صداقت حسن ازل
میں دل کا حال کہوں کس سے
لب وا کرنا آسان نہیں
شعلوں کو نگلنا پڑتا ہے

لب وا کرنے کا مطلب ہے
تیزاب کی جلتی جھیلوں میں
کچھ پھول کنول کے بو دینا
نرگس کو دہکتی بھٹی میں
شعلوں کی بھینٹ چڑھا دینا
اب تم ہی کہو میں کیسے کہوں
اظہار سے ہیں لب شعلہ فگن

معصوم ادائے طفلانہ
اے جان ادا!
بس ایک لگن ہے دل میں ترے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

الفت کی ریت نبھالینا
بج اٹھے کہیں پر شہنائی
ارمان نکھر آتے ہیں ترے
اک پیار کی ہلکی سرگوشی
دیتی ہے خرام ناز تجھے
ہر صبح تمنا لاتی ہے
پیغام محبت تیرے لئے
ہر شام سجاتی ہے دل میں
ارمانوں کا اک شیش محل

کس نام سے دوں آواز تجھے
برسات کے رنگیں موسم کی
بل کھاتی ہوئی اک جل دھارا
یخ بستہ فضاؤں میں جیسے
سورج کی کوئی دوشیزہ کرن
یا جیسے سکوت گلشن میں
کوئل کی کومل گوگو
یا موسم گل میں وقت سحر
ہو نرگس شہلا جوبن پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ترے ہونٹوں کی معصوم ہنسی
خوابوں کا شبستان خواب محل

اِن لمحوں کی قیمت جانے
جس پر یہ لمحے بیتے ہوں
اک کربِ مسلسل کی صورت
اس دل میں سمائی رہتی ہے
اے کاش یہ لمحے لوٹ آئیں
انجان نہیں ہوں میں لیکن
وہ کون ہے جو یہ چاہے گا
معصوم کنول کی شادابی
خونیں پیکر میں ڈھل جائے
اور لالے کا یہ داغ جگر
اس کا بھی مقدر ہو جائے
شعلوں کی دہکتی بھٹی میں
نرگس کی جوانی راکھ بنے
معصوم سا دل خوں ہو جائے
مسکان لبوں پر دم توڑے
اور خاموشی کی دولت پر
رہزن کوئی ڈاکہ ڈالے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آباد ہے تیرے سینے میں فردوس یقین محکم کا
ایسا نہ ہو اس گلشن میں
پیدا ہو پاپ کا تلخ شجر
وہ کون ہے جو اس جنت میں
تشکیک کے افعی کی صورت
داخل ہونے کا لائے جگر
اور تیرے سکوں کو ڈس جائے
خوابوں کا یہ رنگیں شیش محل
بھولے سے بھی مسمار نہ کر
گر تیرے قدم بھولے سے کبھی
دہلیز سے اُس کی پار ہوئے
کھو جائے گی تو میری ہی طرح
تپتی ہوئی ریت کے صحرا میں
خود کو بھی نہ تو پھر پائے گی
بھٹکے ہوئے راہی کو کوئی
منزل کی راہ بتاتا ہے؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نامحرم سانامحرم ہوں
میں کیاایسے میں خاک کہوں
کچھ بات جو کھل کر کی جائے
جنبش دی جائے لب کواگر
اس کا تو یہی مطلب ہوگا
اس کے تو یہی معنی ہوں گے
پیاسے نے کہیں پانی کے عوض
پیاس اپنی بجھائی شعلوں سے
ڈھارس جو مجھ کو تجھ سے ہے
شاداب رہے سرسبز رہے
اور اُمڈے میرا پیار اگر
میرے دل کی گہرائی سے
فی النار تجھے کردے جو کوئی
مرجاؤں میں کھاکر زہرابھی

(فرحت گیلانی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بلبل کے نام!

کنج خلوت میں تری شوخ صدا جو آئی
دل بیتاب مرا ہوگیا پاگل جیسے
ایک لمحے میں بدل دی مری دنیا تو نے
پھول ہی پھول ہر اک سمت کھلائے تو نے

خاطر ذوق نظر خود کو بھلا بیٹھا تھا
ایک یونان کی تمثیل میں کھویا کھویا
اس میں ڈوبی ہوئی جیون کی کتھا پڑتا تھا
کتنے فتنوں کو نئے فتنے سلا کر جاگے

تیری مہکی ہوئی آواز رسیلے نغمے
گونج اُٹھے تو ٹھٹھکنے لگا احساس شعور
میں کسی اور ہی دنیا میں بہک کر پہنچا
مجھ کو آنے لگا جاڑوں میں بہاروں کا سرور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سر بسر سیم میں لپٹا ہوا ماحول سہی
تیری آواز سے احساس میں کلیاں پھوٹیں
شوق آوارہ نے لہرائیں پتنگیں دل میں
موسم گل میں نظر ہوتی ہے بیتاب بہت

سرّ افلاک نظر آیا مجھے مہر تمام
ابر شفاف کا اک ٹکڑا فضا میں اُبھرا
محو گل گشت تھا میں یار کے ہمراہ جیسے
"لانک" پر میں نے کیا "ڈل" کا حسیں نظارا ☆

دفعتاً یار نے در باز کیا کمرے کا
اس حسین خواب سے یک لخت نظر جاگ اُٹھی
سرد آندھی مرے کمرے میں لپک کر آئی
میں نے خود کو وہیں پایا کہ جہاں پہلے تھا

بند کمرے میں بڑی دیر سے بیٹھا ہوں میں
شیشیاں یخ کی ہر اک سمت چمک اُٹھتی ہیں
آسمان آج بھی تاریک ردا میں گم ہے
آندھیاں آج بھی رُم رُم کو ڈسے جاتی ہیں

☆ لانک سے مراد کشمیر کی مشہور جھیل ڈل میں واقع دو جزیرے Kashmir Tourism Corporation Srinagar (ڈل کی جزیرہ) اور روپہ لانک (نقرئی جزیرہ) میں سے ایک کا تذکرہ ہے۔

Digitized By eGangotri

یوں لٹکتا ہے ادھر پیڑ پہ تنہا پتا
لاش جس طرح لٹکتی ہو سر دار کوئی
تمکنت حسن زمستاں میں بھی پوشیدہ ہے
تہہ ملبوس ادھر آگ بھی جم جاتی ہے

تو پرندوں میں نرالا ہے پرندہ بلبل
تیری مدھ ماتی صدا معجزے دکھلاتی ہے
تیری آواز کا رس جوں ہی فضاؤں میں گھلا
گل کدوں سے میں زمستاں ہی میں ہو کر آیا

(فاروق نازکی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

واسدیو ریہہ

ریہہ کشمیری زبان کے نابینا شاعر ہیں لیکن ان کی شاعری میں رنگ و نور کا جو حسین امتزاج ملتا ہے اُسے کردۂ الٰہی کے ایک معجزے ہی کا نام دیا جا سکتا ہے۔

واسدیو ریہہ 27 دسمبر 1926 کو سرینگر کے مغرب میں 50 کلو میٹر دور واقع سیبوں کے قصبے سوپور میں پیدا ہوئے۔

آپ ڈھائی سال کی عمر میں ہی ایک موذی مرض میں مبتلا ہو کر قوت بینائی سے محروم ہو گئے۔

آج تک ان کا ایک مجموعہ کلام "شب گرد" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ جس پر آپ کو ریاستی اکادمی کا انعام بھی مل چکا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

واسدیو ریہہ

شب گرد

سمجھو میں نے جو بھی کہی ہے ہوش رکھو ہشیار رہو
میری صدا ہر شام یہی ہے ہوش رکھو ہشیار رہو
مری ندا ہر اک کے لئے ہے کیا خواص اور کیا ہے عام
میری صدا ہر شام یہی ہے ہوش رکھو ہشیار رہو

کیسے میری بیداری سے ہوگا بیڑا پار ترا
محوِ خواب اگر دیکھے تو تجھ پر لٹیرا وار کرے
جنم جنم کی پونجی تیری لینے سے کیوں عار کرے

چھیل چھپٹ کی کمی نہیں ہے ہوش رکھو ہشیار رہو
میری صدا ہر شام یہی ہے ہوش رکھو ہشیار رہو

میری صدا ہے خالص اتنی ہوش رکھو ہوشیار رہو
اس دھرتی سے اُس دھرتی تک جانے پر تیار رہو

ہاتھ پہ ہاتھ دھرے رہنے کا محل نہیں موقع بھی نہیں
ہمّت کا دامن نہ چھوٹے ہوش رکھو ہشیار رہو

میری صدا کو یونہی سمجھ کر سن کر ان سنی مت کرنا
اپنے آج اور کل کی باتیں اوروں پر مت چھوڑو تم

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دین و دھرم کی سوگندھ کھائیں لاکھ لٹیرے مت مانو
نظروں میں انجام کو رکھ لو ہوش رکھو ہشیار رہو
میری صدا ہر شام یہی ہے ہوش رکھو ہشیار رہو

میری صدا کو سن کر کوئی یہ نہ کہے ہم کو کیا ہے
ایک بھکاری چلاتا ہے چلائے ہم کو کیا ہے
جب تک کوئی گھر بھی جلائے تم کہدو ہم کو کیا ہے
نگر نگر اور گاؤں گاؤں میری ہے آواز یہی
میری صدا ہر شام یہی ہے ہوش رکھو ہشیار رہو

ایک ذرا سا سے کٹھن ہے دیکھیں انسان کیا کرتا ہے
جیون کی بہتی دھارا میں دیکھیں انسان کیا کرتا ہے
چھیل چھپٹ کی بازی ہار کے دیکھیں انسان کیا کرتا ہے
ایسے دنوں کا ہوش رکھو تم ہوش رکھو ہشیار رہو
میری صدا ہر شام یہی ہے ہوش رکھو ہشیار رہو

گیت ملن کے آنکھ مچولی یہ سب کچھ مسمار نہ ہو
آنے والے وقت کا دامن زور سے تھامو جائے نا
آوازے کو بین سمجھ کر ناگ کی مانند سو مت جاؤ
جوڑے دُلہن کے "ریہہ" نہ جلائے ہوش رکھو ہشیار رہو
میری صدا ہر شام یہی ہے ہوش رکھو ہشیار رہو

(فاروق نازکی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

محی الدین گوہر

گوہر کشمیر کے مشہور صنعتی قصبے سوپور میں 1941ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1956ء نے اپنی شاعری کی شروعات کیں اور آپ کی کئی نظمیں کشمیری شاعری میں قابل توجہ قرار دی گئی ہیں۔ گوہر نے خاص کر کشمیری نظم میں اپنے منفرد رنگ کو قائم رکھنے میں کامیابی حاصل کرلی جو درد و کرب اور زمانے کے بدلتے حالات کی عکاس ہے۔

گوہر نے اپنی زندگی میں اپنا کوئی مجموعہ کلام شائع نہیں کیا البتہ اُن کی غزلیات اور نظمیں کشمیر کے رسائل و جرائد میں اکثر شائع ہوتی رہی ہیں۔

محی الدین گوہر 1995 میں کچھ عرصہ تک علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

محی الدین گوہر

زندگی

گھس بھی چکا ہے ریشہ ریشہ میرے بدن کا
جسم کے اعضا الگ ہوئے ہیں
بن کے سارے درخت بھی آخر
سہہ سہہ کر گر ہی جاتے ہیں
میری کالی کالی زلفیں
برف کی مانند ہوئیں سفید
تاروں نے اب میرے سر پر کیا چراغاں
اُدھر خزاں نے باغ کی بند قبا کو کھولا
اور بہار کی تن کو بخشی نئی جوانی
خزاں کی دُلہن مہندی رچائے ہاتھ اُٹھا کر
خدا سے مانگ رہی ہے دُعا
عطا مجھے کر نئی حیات!
لیکن ہوا کے ایک جھونکے نے
زرّیں جامے اُڑا لئے!

(نشاط انصاری)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چمن لال چمن

چمن لال کول چمن کی پیدائش سری نگر میں 18 اپریل 1937ء کو ہوئی۔ آپ کا تعلق ایک شریف کشمیری پنڈت گھرانے کے ساتھ تھا۔ سری نگر کے گاندھی کالج سے ڈگری حاصل کرنے کے کچھ عرصہ بعد آپ تپ دق کے مرض میں مبتلا ہو گئے لیکن مسلسل علاج کی بدولت بعد میں صحت یاب ہوئے۔

چمن کے شعری مجموعہ "شبنمی شار" (شبنمی اشعار) پر انہیں 1964ء میں جموں و کشمیر کلچرل اکادمی کی طرف سے دوسرا انعام دیا گیا۔ آپ خود سالہا سال تک اکادمی سے وابستہ رہے۔

چمن 1995ء میں جموں میں آنجہانی ہوئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چمن لال چمن

تقاضا

اب یہ تقاضا ہے دیکھو
اُس سے اپنی آنکھیں موندو
شبنم کو تیزاب بنا کر
ہر بوٹے کو آگ لگادو
جن راہوں سے گذروان کو کھود کے رکھو
اور قبروں کے منہ ڈھادینا
جس دفتر میں روزی روٹی کی ہو سبیل
اسی کے بام ودر کو جلانا
جس مکتب سے آشاؤں کی کونپل پھوٹے
اسی کو ایک الاؤ بنا کر
شعلوں کے مرغولوں میں سر راہ اڑانا
بہتی ندیوں سے منبع کی آس مٹانا
خون میں ہاتھوں کو رنگ رنگ کر
سڑک کے بیچوں بیچ لگانا ہر دن دھرنا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

احمد شمیم

سیدہ آمنہ بہار رونا

مسعود کشفی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

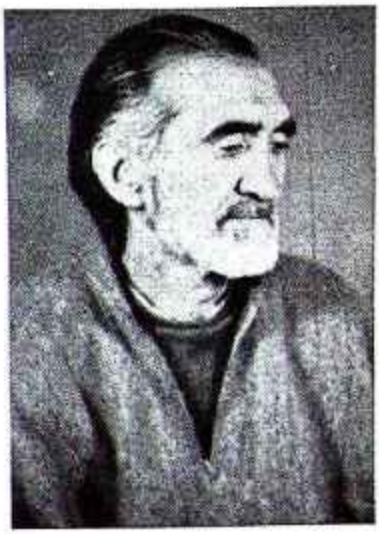

محی الدین گوہر

چمن لال چمن

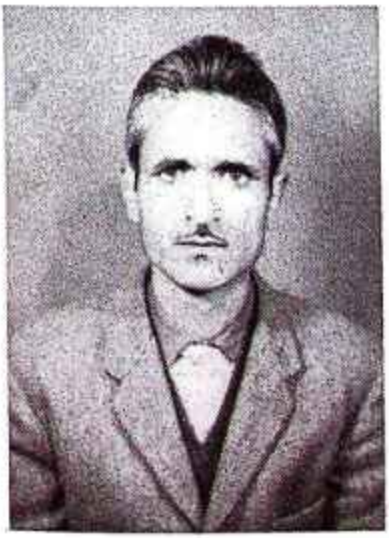

مشعل سلطان پوری

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کیا میں سوچوں میں کتنا فرسودہ ہوں
آج بھی اپنے ارد گرد جب نظریں ڈالوں
تو یہ سوچوں
یہ بستی اب آگ کے ہتھے نہیں چڑھے گی
اور اس دور نا ہنجار میں
جب اسکولوں پر بمباری کر کے نام کمائیں گے
تب بھی بچوں کو بھیجتا ہوں اسکول
کتنا سادہ لوح ہوں میں
میں کتنا فرسودہ ہوں

(غلام نبی خیال)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مشعل سلطانپوری

ان کا اصلی نام محمد رمضان بٹ اور قلمی نام مشعل سلطانپوری ہے۔

آپ 27 دسمبر 1936ء کو پیدا ہوئے۔

مشعل اُردو اور کشمیری میں لکھتے ہیں اور نصف درجن کتابوں کے خالق ہیں جن میں اُن کی شاعری کے مجموعے "ہی ون" اور "د براے" شامل ہیں۔ شاعری کے علاوہ آپ افسانہ نویسی۔ تنقید و تحقیق اور ترجمہ کاری کا بھی شوق رکھتے ہیں۔

مشعل سلطانپوری نے اردو اور فارسی میں ایم اے کرنے کے علاوہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کرلی ہے۔ آپ محکمہ تعلیم سے وابستہ ہیں۔

مشعل ادبی مرکز کمراز سوپور کے صدر اور ساہتیہ اکادمی نئی دہلی کے کشمیری صلاح کار بورڈ کے رکن بھی رہے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مشعل سلطانپوری

اس موسم میں

اس موسم میں کیا کیا دیکھا
ریت بھرے تپتے صحرا میں
پانی کا ایک میٹھا چشمہ
لیکن ماں کے دودھ کو ترسے
نو مولود اک ننھا بچہ

جس نے سنا وہ افتاں خیزاں
بس اُس جانب دوڑ پڑا تھا
لیکن وہاں پہنچتے ہی
وہ اپنے آپ میں ہو گیا گم
اُس کی زباں منہ سے نکلی تھی

لکہ ابر کو جو نہی دیکھا
وہ آکاش میں جھوم رہا تھا
ہر اک سمجھا بارش ہو گی اور نزول رحمت ہو گا
جلتے کریوے
جن کے پھولتے پھلتے ارمان مچلے جھومے
اک لمحہ گزرا تو دیکھا
آسمان تھا صاف اور خالی اور کریوے جلتے رہے

(مشعل سلطانپوری)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پیتامبر ناتھ درفانی

فانی 27 اگست 1919 کو سری نگر میں تولد ہوئے۔

ابتداء میں شاعری میں قیس شیروانی۔ طالب کشمیری اور وشوانا تھ در "ماہ" سے اُردو شاعری میں اصلاح لیتے رہے لیکن بعد میں کشمیری کی طرف متوجہ ہوئے جس کے نتیجے کے طور پر آپ نے اپنے پانچ مجموعے شائع کئے ہیں۔ جن میں "حباب"۔ "تفسیر حال" اور "ترانۂ زندگی" بھی شامل ہیں۔

آپ سالہا سال تک ریاست جموں کشمیر کے محکمہ تعلیم سے بحیثیت مدرس وابستہ رہے اور 1964 میں ریٹائر ہو گئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پیتامبر ناتھ درفانی

نغمہ حیات

سوز درد و داغ سے راکھ ہوگئے حسیں
عشق کی صلیب پر سر بکف ہیں نازنیں

کچھ نہ سمجھے دیدہ ور اس کا سوز اندرون
دن میں ورنہ کیوں جلی شمع لالہ لعل گوں؟

سیلِ مرگ میں پھنسی کشتیٔ حیات ہے
موت دوش پر لئے زیست کی برات ہے

تھام کر جو خفتگاں دامن کنارہ تھے
نذر موج ہو گئے یادِ حادثات سے

برق و باد سے ہلے عرش و فرش و لا مکاں
کیا ہو رقص ہوش سے انقلاب کا سماں

بادلوں کی ہو گرج آندھیوں کا شور ہو
مست ان کی تان پر محو رقص مور ہو

کھوئیں جان باز کیا اپنے قلب کا سکون
لاکھ اُن حسن کی جلوہ ہا لالہ گوں ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جن کے خون سے ہوئیں خوب لالہ کاریاں
آئیں کب فریب میں اُن کی جاں نثاریاں

کیوں نہ بلبلیں وہی نظم گلستاں کریں
آشیاں جلا کے جو رات ضوفشاں کریں

عندلیب و گل کا ہے کون درد آشنا
کون اِن سے باخبر غیر شبنم و صبا؟

کیوں رہین خضر ہو؟ لوٹ آئی بے پئے
غیرت سکندری چشمۂ حیات سے

دیر کا طواف ہو کعبہ میں نماز ہو
ہے وہ بندگی عبث جس میں حرص و آز ہو

تیری لے نے "فانیا" ! نیند سے جگائے لوگ
ہم نوائے مطر باں ! گیت تیرے گائے لوگ

(پیتامبر ناتھ درفانی)

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سیّدہ آمنہ بہار رونا

رونا سرزمین کشمیر کی وہ دختر ہیں جنہوں نے 1954ء میں آزاد کشمیر کی وادیٔ نیلم کے ایک گاؤں میں آنکھ کھولی۔ والد سید بہارالدین بہار اپنے زمانہ طالب علمی ہی میں اپنی جائے پیدائش دلنہ بارہ مولہ کشمیر سے ہجرت کر کے پاکستان گئے تھے اور بعد میں مظفر آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔

سیدہ رونا نے بی ایڈ کر کے مظفر آباد کے ایک سرکاری ہائی سکول میں مُلازمت اختیار کرلی۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے اُردو میں ایم اے کی ڈگری بھی حاصل کی ہے۔

رونا کا ایک مجموعۂ کلام "چناروں کی آگ" شائع ہو چکا ہے جو بقول طاؤس بانہالی "ہم جیسے پرانے کشمیری مہاجرین کی اُس نسل سے تعلق رکھتی ہیں جنہوں نے وادیٔ سے باہر آنکھ کھولی لیکن وادی کی جدائی کا درد اُنہیں ورثے میں ملا اور انہوں نے اردو زبان کو اپنا وسیلۂ اظہار بنایا۔ غریب الوطنی کے اس درد کی دولت سے مالامال رونا نے شاعری کے جو موتی لٹائے ہیں اُن کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے"۔

رونا کا کہنا ہے کہ "میں بچپن ہی سے موسموں، تتلیوں اور بادلوں سے متاثر رہی ہوں"۔

رونا کی نظمیں اور غزلیں پاکستان کے رسائل و جرائد میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

حمد

تیر نظر عطا کر دست ہنر عطا کر
رب جلیل میرے حرف اثر عطا کر

اسرار زندگی کے کتنے ہیں خوبصورت
منزل مجھے عطا ہو شوق سفر عطا کر

الفت کے خواب تیرے کیسے عذاب میرے
صحرا نورد دل کو دیوار و در عطا کر

ہر دم رہے فروزاں اک شمع جاودانی
جس کی نہ شام ہی ہو ایسی سحر عطا کر

نذرانہ جسم و جاں کا میرا قبول کر کے
مفہوم زندگانی بارِ دگر عطا کر

نور غم جہاں کی دوری میں کیسے جھیلوں
ہر خواب تیرگی میں شمس و قمر عطا کر

(سیّد عارف بہار)

☆ ☆ ☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

Printed at : **J.K. Offset Printers**, 315, Jama Masjid, Delhi-6
Phones : 3279852, 3267633, Fax : 011-3237241

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.